

Desire of a beast

writer hifza javed

المیر اور آن دونوں زمینوں پر آئے ہوئے تھے۔ امیر 18 سال کا ہو چکا تھا امیر کی تمام عادات بدل چکی تھی رفتہ رفتہ میر آن کے بہت زیادہ قریب ہو رہا تھا جبکہ آن اسے ہمیشہ بچوں کی طرح ٹریٹ کرتی آئی تھی۔ آن کو امیر خود باہر گھومانے لاتا۔

آن نہیں جانتی تھی آج یہاں کیا ہونے والا ہے۔

المیر تھوڑی دیر کے لیے آگے گیا ایک آدمی سے بات کرنے اور آن کو بٹھا کر گیا کے میں آرہا ہوں۔

میر واپس آیا تو آن اسے ایک انجان لڑکے سے بات کرتی نظر آئی۔ وہ لڑکا آن سے شاید کچھ پوچھ رہا تھا۔ المیر دیکھ ہی رہا تھا جب آن کے ہاتھ کو اس لڑکے نے پکڑا۔ المیر برداشت نہیں کرتا تھا کہ آن کو کوئی عورت بھی ہاتھ لگائے یہ تو پھر لڑکا تھا۔

المیر غصے سے آگے بڑھا۔ ناصر سائیں کو غصے میں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"چھوٹے شاہ جی۔۔۔۔۔ چھوٹے شاہ جی۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

ناصر اس کے پیچھے بھاگا جبکہ میر نے آن کے پاس کھڑے لڑکے کو پیچھے سے پکڑا اور اٹھا کر فرش پر پھینکا۔ سامنے گرا لڑکا سمجھ نہیں پایا اس کے ساتھ ہو گیا ہے۔

"میر۔۔۔۔"

"بس آن۔۔۔۔۔ اس نے آپ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔ میری آن کا۔۔۔۔۔ ہاتھ توڑ دوں گا اس کے میں۔۔۔۔"

آن نے میر کے سامنے اپنا ہاتھ کیا جہاں سے خون فواروں کی صورت بہہ رہا تھا۔
"دیکھ لو شوق سے میر۔ وہ صرف میرا خون روکنے کے لیے رستے میں رک گیا۔۔۔۔۔:
آن کے ہاتھ کو دیوانوں کی طرح تھامے میر نے آن سے سوال کیا۔
"کیسے ہوا یہ۔"

"وہ گندم کاٹنے والی مشین دیکھ رہی تھی مجھے نہیں پتا چلا کہ وہ ہاتھ کاٹ دے گی۔ چلنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔"
www.kitabnagri.com
"ناصر۔۔۔۔۔ ناصر۔۔۔۔۔"

"جی چھوٹے شاہ۔۔۔۔"

"ابھی کے ابھی فارغ کرو سب کو اس زمین سے۔ سب کی عقل گھاس کھانے گئی تھی کہ تم لوگوں کی شاہ بی بی کا ہاتھ زخمی ہو گیا اور کسی کو خبر نہ ہوئی۔"

Posted on Kitab Nagri

آن کی آنکھوں سے آنسو آنے لگ گئے۔

"دادی صاحبہ-----ماں-----"

اپنی ماں کو دیکھ کر آن سے رہانہ گیا۔

"ماں-----ماں-----"

آن اپنوں کے قریب آئی اور پکارنے لگ گئی۔ گارڈ جو خصوصی طور پر آن کے لیے مقرر تھا فوراً آگے آیا۔
آن کی دادی کی نظر آن پر پڑی۔ آن کی والدہ آن کو دیکھتے ہی اس کی طرف پڑھنے کی کوشش کرنی لگی مگر دادی صاحبہ نے روک دیا۔

"رک جاو بہو۔ شاہوں کی بہو ہیں یہ۔ ہمارا حق نہیں ان پر اب۔ میرا شاہ کی بیوی ہیں یہ۔ آن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے مرشد کی بہو ہیں ہم ان سے مرشد کی اجازت کے بغیر نہیں مل سکتے۔"
آن کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔ دادی صاحبہ بہت سفاکی دیکھا گئی۔ آن کی والدہ آنکھوں میں آنسو لیے بیٹھی کے نقاب والے چہرے کو دیکھ کر آگے بڑھ گئی۔

"ماں-----ماں-----دادی صاحبہ-----میں آن-----"

گارڈ فوراً آگے آیا۔

"بی بی-----معاف کر دیں مگر اس حد سے آگے جانے کی اجازت نہیں آپ کو-----"

Posted on Kitab Nagri

"دانیال وہ ماں ہیں میری۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے چھ برس ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ماں کی آغوش کو ترس گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ دانیال میر کو بلاؤ نہ۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے ایک بار ان سے ملنے دیں۔۔۔۔۔۔ ایک بار" دانیال نے آنکھ میں آئی نمی صاف کی۔

"بی بی آپ شاہ خاندان کے قانون سے واقف ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ شاہ بی بی کو اجازت نہیں ہوتی عام لوگوں سے ملاقات کی۔۔۔۔۔۔"

"وہ عام نہیں ماں ہیں میری۔ میری ماں ہیں دانیال۔۔۔۔۔۔۔۔ تم بھی تو اپنی ماں کو یاد کرتے ہو نہ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ تو مر چکی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ میری ماں کو زندہ ہوتے ہوئے میرے لیے مار دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

دانیال پانچ سال سے آن کے ساتھ تھا۔ آن کا ہر دکھ اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا جس دن آن شاہ حویلی میں آئی تھی اس دن بھی آن کو اس نے دیکھا تھا اور آج بھی آن کو دیکھ کر اسے معلوم پڑ گیا تھا کہ شاہ حویلی میں عورت جتنے مرضی بڑے مرتبے پر ہو مگر وہ رہتی ہمیشہ قیدی ہی ہے۔ آن حویلی کی سب سے بڑی بی بی تھی۔ اس کے سر پر خود میر نے شادی کے بعد اپنی چادر پہنائی تھی یعنی اس کا حکم مانا ہر کسی پر فرض تھا مگر پابندیاں ایسی لگ گئی کہ آن سے زندگی جینے کی امیدیں واپس لے لی گئی۔

"بی بی شاہ جی آگئے ہیں۔"

آن کو روتا دیکھ کر میر فوراً اسے اس کے پاس آیا اور اسے اپنے بازو کے حلقے میں لیا۔

"کیا ہو گیا آن آپ کو۔ درد ہو رہا ہے میری جان۔۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"شاہ جی بی بی نے اپنی والدہ کو دیکھ لیا۔۔۔۔۔ وہ بی بی سے ملے بغیر چلی گئی۔۔۔۔۔"

دانیال نے نظریں جھکائے میر کو جواب دیا۔

"آن میں انہیں حویلی بلا لیتا ہوں۔ آپ ان سے وہاں مل لینا۔ آپ فون پر بات کریں گی ان سے۔"

میر نے آن کے آنسو صاف کیئے۔ یہ ایک ایسا جھوٹ تھا جو ہمیشہ آن سے بولا جاتا۔ جب چوہدری خاندان کی لڑکی شاہ حویلی آتی تو اس کی زندگی شاہ خاندان کی نظر ہو جاتی۔ وہ چاہے رانی بن کر رہتی مگر اپنے خاندان سے سابقہ تمام تعلقات توڑ آتی۔

شاہ ابراہیم کبھی بھی اپنی روایات نہیں توڑتے تھے۔ آن کو وہ اپنی پوتی کہتے مگر آن بھی روایات کی غلام بنادی گئی۔

"حویلی چلتے ہیں آپ بہتر محسوس کریں گی۔"

میر اسے ساتھ لگائے گاڑی تک لایا۔ گاڑی میں آن کی خاموش سسکیاں تھیں جو اس کے سوا کوئی نہیں سن سکتا تھا۔

www.kitabnagri.com

حال

وجاہت آج اپنے بہنوئی کے کالج میں آیا ہوا تھا وجاہت کو پڑھائی ختم کئے دو ماہ ہوئے تھے تب سے اسے بڑے لالہ یعنی اس کے بہنوئی نے کہا کہ کالج میں کچھ عرصے کے لیے پڑھانے آجائے بڑے۔ "آپا کے بے حد اسرار پر یہ کالج آگیا۔ کالج کے ماحول کو دیکھ کر اسے عجیب لگا

Posted on Kitab Nagri

یہ سارا گر لڑکا لچ تھا آپا کے شوہر نے یہ کالج یہاں سرگودھا میں کھولا تھا۔ وجاہت وقت گزارنے کے لیے پڑھانے آگیا ورنہ اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا کالج آنے گا۔

وجاہت سٹاف کی طرف لالہ سے ملنے کے لئے جا رہا تھا جب راستے میں اسے بہت ساری لڑکیاں بیڈ منٹن کھیلتے ہوئے نظر آئیں۔ لڑکیاں کھڑی ہو کر اسے دیکھنے لگ گئی کیونکہ وجاہت کی پرسنلٹی ہی ایسی تھی کہ جب کوئی ایک بار دیکھ لیتا تو بار بار دیکھنے کی خواہش کرتا۔

وجاہت ابھی دو قدم آگے ہی بڑھا تھا کہ ایک لڑکی نے اسے تھام لیا۔
"پکڑ لیا۔۔۔۔۔"

وجاہت بھی شکوہ ہو گیا اور ارد گرد لڑکیاں بھی۔ مہرماہ نے پٹی آنکھوں سے اتاری تو سامنے کھڑے اس چھ فٹ 2 انچ کے لڑکے کو دیکھ کر چونک گئی۔

"سوری۔۔۔۔۔ سوری مجھے لگا میری دوست ہے۔۔۔۔۔"

مہرماہ کا شرمندگی سے بڑا حال ہو گیا۔ زہرہ جو پیچھے کھڑی ہوئی تھی فوراً اسے آگے آئیں اور مہرماہ کو پکڑا۔

"سوری سر غلطی ہو گئی۔ ہم معذرت چاہتے ہیں۔"

زہرہ جلدی سے مہرماہ کو لے کر آگے بڑھی۔

وجاہت ابھی بھی مہرماہ کی ہماری آنکھوں کو سوچ رہا تھا۔ 18 سالہ مہرماہ بہت نازک سی تھی۔ معصومیت اس کے چہرے سے عیاں تھی۔ شہد رنگ آنکھیں اور میدے جیسی سفید رنگت اسے اور حسیں بناتی۔

Posted on Kitab Nagri

"سر آپ کو سٹاف روم میں بلارہے ہیں۔"

وجاہت ہاں کرتا سٹاف روم کی طرف بڑھ گیا مگر آنکھوں میں کسی پری پیکر کا چہرہ سما گیا تھا۔

ماضی

آن دو دن تک بہت زیادہ اب سیٹ رہی تھی مگر اس کے بعد آن کو دوبارہ سے اپنی ذمہ داریاں نبھانی تھی آن جانتی تھی کہ وہ جتنی مرضی کو شش کر لے یہ شاہ حویلی کی قید میں ہے۔

علیزہ شاہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آرہی تھی اس گھر میں ایک ہی خاتون تھی جو بہت زیادہ عجیب تھی علیزہ شاہ۔ علیزہ شاہ آن کی ساس اور المیر کی ماں تھی۔ آن کی پھوپھی تھی علیزہ اور آن کی طرح ہی اس حویلی کی قیدی۔ یہ اس وقت جوان ہی تھی اور ان کی عمر 35 برس تھی۔ جب میر پیدا ہوا تو یہ سترہ برس کی تھی اور نائل شاہ میر کے والد 22 برس کے۔ نائل شاہ کی آن سے بہت دوستی تھی۔ آن ان کے لیے ایک بیٹی اور بہت پیاری دوست تھی۔

Kitab Nagri

سالار بھاگتا ہوا آیا اور آن کی ٹانگوں سے چپک گیا۔
www.kitabnagri.com

"ادی ادی۔۔۔"

ایک سال کا سالار آن کی جان تھا۔ آن کا چھوٹا دیور اور میر کا اکلوتا بھائی تھا یہ جو ایک سال پہلے شاہ خاندان میں آیا۔ اس کی جڑواں بہن عمارہ شاہ نائل شاہ کی بہت زیادہ لاڈلی تھی۔ آن اور میر دونوں نے سالار کو بیٹا بنایا ہوا تھا۔ آن نے اس کی پیدائش کے بعد زیادہ تر اسے اپنے پاس ہی رکھا۔ علیزہ شاہ بہت لا پرواہ تھی سوائے اپنی بیٹی

Posted on Kitab Nagri

عمارہ کے وہ نہ تو میر سے پیار کرتی اور نہ سالار سے۔ باوجود اس کے نائل شاہ علیزہ شاہ پر جان لٹاتے تھے۔ میر کو بہت انور کرتی تھی علیزہ شاہ جبکہ میر ماں سے اتنی ہی محبت کرتا۔

"ارے اٹھ گئے ہمارے چھوٹے شاہ۔"

راحیل شاہ جو میر کے تایا تھے وہ ٹیبل پر آئے اور سالار کو اٹھا کر بولے۔

"ادی۔۔۔۔"

سالار آن کی بازو میں مچل رہا تھا کہ آن کے پاس جانا ہے۔ اموا اور راحیل دونوں میاں بیوی تھے مگر اولاد کی نعمت سے محروم۔ بے جی میر کی دادی جبکہ شاہ سائیں میر کے دادا جہنیں سب ابو جان ہی کہتے۔ نائل شاہ علیزہ شاہ کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔ علیزہ کی گود میں عمارہ رو رہی تھی۔

"لیزا کیا ہوا اسے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نائل شاہ نے بہت پیار سے علیزہ سے پوچھا۔

"صبح سے رو رہی ہے نائل۔ مجھ سے نہیں سنبھالی جاتی۔ آپ نے اسے بہت زیادہ فری کر دیا ہے ہر وقت بابا بابا کرتی رہتی ہے۔"

"ہماری بیٹی ہے تو یہی کرے گی نہ۔ لائیں دیں اسے آپ ناشتہ کریں لیزا۔"

میر ٹیبل پر آیا اور سب کو سلام کیا۔ ماں کی طرف دیکھ کر میر آگے آیا اور آن کا ہاتھ پکڑ کر آنکھوں سے لگایا۔

Posted on Kitab Nagri

علیزہ شاہ ہمیشہ کی طرح اس سے بے نیاز ہی تھی۔ میر اپنی ماں کے لیئے جان بھی دینے کو تیار تھا مگر علیزہ نجانے کیوں اپنے بیٹوں سے محبت نہیں کرتی تھیں۔

"ہمارا ہیر و کیسا ہے۔" میر نے آن کی گود سے سالار لیا۔ "ادا۔۔۔۔۔ ادی نینی۔۔۔۔۔"

سالار میر کو کہہ رہا تھا کہ اسے نیند آئی ہے ادی کے پاس سونے دے۔

"یار کیا ہر وقت نینی لگائی رکھتے ہو۔ وہ دیکھو عمارہ کیسے سب کو تنگ کرتی ہے تم بھی کیا کرو۔ آن آپ ناشتہ کریں۔ میں یونیورسٹی لیٹ جانوں گا میری کلاس دیر سے ہے۔"

"میر بیٹا وہ ذرا پرانی حویلی تو ایک چکر لگاتے۔"

"جی ابو جی میں لگاتا ہوں وہاں ایک چکر۔ آن کو ساتھ لے جانوں گا وہاں کچھ دن رہ لیں گے۔"

"بیٹا یہاں حویلی میں بھی کام ہوتے ہیں تم بعد میں آن کو لے جانا۔"

"میں نے رائے نہیں مانگی بے جی۔ میری بیوی ہیں آن جہاں جانوں گا ساتھ رکھوں گا۔ سالار کو سنبھلنے کے لیئے امو ہیں۔ سالار میر بیٹا نہیں بھائی ہے۔ ماں کو چاہیئے کے اس کی طرف دھیان دیں۔ یہ ماں کو ماں نہیں آن کو ماں سمجھتا ہے۔ میں نہیں چاہتا یہ وہ محرومی دیکھے جو میرے نصیب میں لکھی گئی۔"

"کون سی محرومی ہاں۔۔۔۔۔ سب کچھ دیا تمہیں میں نے۔۔۔۔۔"

علیزہ شاہ غصے میں چیخی۔

Posted on Kitab Nagri

"کچھ نہیں ہوا لیزا۔۔۔۔۔"

نائل نے علیزہ شاہ کو اپنے حصار میں لیا۔

"تو سنبھالیں اپنے بیٹے کو پھر۔ یہ 10 دن کا تھا تو آن کی گود میں آیا تھا۔ کیوں یہ آپ کے بجائے آن کو ماں سمجھتا ہے کبھی سوچا آپ نے"

"خاموش ہو جاو میر۔ اپنی ماں سے سوال جواب کا حق نہیں رکھتے تم۔"

"میں نے جواب مانگا بھی نہیں۔ آن کمرے میں آئیں۔"

میر غصے میں سالار کو امو کی گود میں ڈال گیا جو روتا ہوا اپنے ادا کو پکارتا رہا۔



ماضی

امو جان کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ میر کی شادی کے لیے چوہدری خاندان میں رشتہ بھیجا جا رہا ہے تو انھوں نے فوراً سے میر کو اپنے پاس بلا یا وہ چاہتی تھی کہ میرے کو آگاہ کر دیا جائے کہ مستقبل میں اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

یہ کہانی شروع ہوتی ہے آج سے سو سال پہلے سے جب شاہ عنایت کی حکومت تھی شاہ خاندان میں۔ شاہ عنایت کو معلوم تھا کہ شاہ خاندان میں جو گدی نشین ہوتا ہے اس کی شاہ خاندان میں ہی کی جاتی ہے مگر ان کو اپنے ہاں آنی والی ایک لڑکی بے انتہا پسند آگئی۔ شاہ عنایت نے پتا کروایا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکی چوہدری خاندان سے ہے جو شاہ خاندان کہ مرید ہیں۔ شاہ عنایت جانتے تھے کہ یہ شاہ ہیں تو انہیں شادی خاندان میں ہی کرنی ہوگی جبکہ یہ اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتے تھے۔

شاہ عنایت نے ایک نئی رسم ڈالی کہ شاہ خاندان میں خوشیاں صرف چوہدری خاندان کی لڑکی ہی لاسکتی ہے۔ گدی نشین کا چوہدری خاندان میں شادی کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ شاہ عنایت اپنی بیوی سے بہت محبت کرتے تھے اور انہیں ڈرتھا کہ خاندان والے یہ نہ کہہ دیں کہ خاندان سے بھی شادی کرو۔ شاہ عنایت نے یہ رسم ڈالی کہ یک ہی شادی کرے گا گدی نشین وہ بھی صرف چوہدری خاندان کی لڑکی سے۔

انہوں نے یہ رسم تو ڈال دی مگر آگے آنے والے شاہوں کے لیے بہت مشکل ہو گیا تھا اس رسم کو نبھانا۔ زیادہ نقصان لڑکیوں کو ہوا جو یا تو لڑکوں سے عمر میں بہت بڑی ہوتی یا بہت چھوٹی۔ گدی نشین کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں کسی بہن یا بھائی کا بچہ گدی پر بیٹھا۔ اس طرح گدی خاندان میں ہی رہی۔

امو کو ڈرتھا کہ کہیں علیزہ شاہ کی طرح آن بھی میر کے ساتھ اگر اس رشتے کو قبول نہ کر پائی تو کیا ہوگا۔

میر بہت خاموش بچہ تھا۔ اس کا قد اس وقت 5 انچ 4 فٹ تھا۔ عام بچوں کے مقابلے میں میر بہت سمجھدار تھا یا شاید حالات نے میر کو وقت سے پہلے بڑا کر دیا۔

Posted on Kitab Nagri

میرامو کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ امو میر کے بہت قریب تھی۔ بچپن سے میر کو انہوں نے ہی پالا تھا۔ میر شاہ خاندان میں اکلوتا لڑکا تھا جس کے باعث میر سب کا لاڈلہ تھا۔

"میر تم جانتے ہو نہ بیٹا تمہاری شادی ہونے والی ہے۔"

"جی امو مجھے ابو جی نے بتایا ہے۔"

"تو بیٹا اب تمہیں آن کا خیال رکھنا ہے۔ وہ اپنا گھر چھوڑ کر تمہارے لیے آئے گی۔ اس کی حفاظت اور عزت تمہاری ذمہ داری ہے۔"

"امو جان وہ کیوں آرہی ہیں یہاں۔"

"رسم ہے ہمارے ہاں تم جانتے ہو نہ۔ آن جب اس حویلی آئی گی تو باہر کی دنیا سے تعلق توڑ کر آئے گی۔ اپنے ماں باپ سے ملنے کی اجازت نہیں ہوگی جیسے علیزہ شاہ کو نہیں ہے۔"

"کیوں امو وہ کیوں اپنے والدین سے نہیں مل سکتی۔"

"بس یہ رسم ہے۔ جب تک مرشد اجازت نہ دیں۔ شاہ بی بی عام لوگوں سے نہیں ملتی۔ تم سمجھ رہے ہو نہ جو میں تمہیں کہنا چاہ رہی ہوں۔"

"جی امو۔۔۔۔۔"

"تم بڑے ہو جاؤ اب۔ چلو جاؤ جا کر تایا جان سے ملو۔"

Posted on Kitab Nagri

امواسے بھیج کو خود علیزہ شاہ سے ملنے چلی گئی۔

شاہ خاندان سے آن کا رشتہ آنے کے بعد چودھری حویلی میں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔ اس خاندان کی بہت ساری بیٹیاں اپنی زندگی ہار گئی تھیں فضول رسموں کے پیچھے۔ وجاہت باپ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ اس وقت دونوں میں سرد جنگ چل رہی تھی۔

"اباجی پلیز آپ مرشد سائیں کو منع کر دیں۔ وہ کیوں آن کی زندگی کے ساتھ اتنا بھیانک مذاق کر رہے ہیں۔ مجھے یہ ہر گز برداشت نہیں ہے۔ علیزہ پھوپھی کا انجام کیا سب کے سامنے نہیں ہے۔ وہ آج تک آپ سے ناراض ہیں۔ کیوں چاہتے ہیں آپ کے آن کی زندگی بھی پھوپھی جیسی ہو۔"

"تم ہوتے کون ہو میرے معاملات میں بولنے والے۔"

"بیٹا ہوں آپ کا۔ جس کے متعلق بات کر رہا ہوں بہن ہے وہ میری۔"

ہم فیصلہ سنا چکے ہیں اب ہم اپنے فیصلے سے ہر گز نہیں پیچھے ہٹیں گے۔ تم جانتے ہو کہ یہ رسم اب سے نہیں سو سالوں سے چلتی ہوئی آئی ہے۔ اس رسم کی بدولت ہی چودھری زیادہ ترقی کر رہا ہے۔"

"کیسی ترقی۔ یہ سب تو تو آپ کی اپنی کمائی ہوئی محنت کا نتیجہ ہے۔ کیوں کرتے ہیں آپ لوگ ایسی فرسودہ باتیں جس سے مجھے سخت چڑھوتی ہے۔ کیوں کرتے ہیں آپ لوگ ایسے۔ آج سے پانچ سال بعد جب وہ لڑکا جو ان ہو

Posted on Kitab Nagri

جائے گا تو میری بہن کے ساتھ محبت نہیں کرے گا۔ بہت زیادہ فرق ہے عمروں کا۔ جنریشن گیپ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے ابا جان "

"ہم کسی جنریشن گیپ کو نہیں مانتے ہیں جب ایک دفعہ فیصلہ ہو چکا ہے تو ہو چکا ہے۔ آن کی شادی میر شاہ سے ہی ہوگی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ میر شاہ آن کو بہت زیادہ خوش رکھیں گے۔"

"آپ ہمیشہ سے اپنی بیٹیوں کے ساتھ ایسا ہی کرتے آئے ہیں ابا جان۔ یاد رکھیے گا میں اپنی بہنوں کے ساتھ زیادتی برداشت نہیں کر پاؤں گا۔ اس گھر کی دو بیٹیاں پہلے ہی رسموں کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں آپ دونوں کا انجام دیکھ چکے ہیں۔"

"جو ہو چکا ہے چھوٹے چودھری اسے بدلا نہیں جاسکتا۔ تم جاسکتے ہو میں نے فیصلہ دے دیا ہے اور تم اختیار نہیں رکھتے اسے بدلنے کا۔"

وجاہت غصے سے کمرے سے نکل گیا۔ وجاہت کیا کر سکتا تھا کچھ نہیں۔ آن اور وجاہت اس دن خوب روئے جس دن آن کا نکاح اور بارات تھی۔

www.kitabnagri.com

آن کا نکاح ہو چکا تھا۔ اسے علیزہ ہی لینے کمرے سے آئی تھی۔ خوبصورت گرین رنگ کا فراک پہنے علیزہ زیور سے لدی ہوئی تھی۔ خوبصورتی علیزہ پر ختم ہوتی تھی۔ کالی سحر آنکھوں والی علیزہ گڑیا تھی بالکل۔ کوئی انہیں دیکھ کر یہ اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ یہ 13 سالہ بیٹی کی ماں ہیں۔

"یہ مت سمجھنا کہ تم آج خوشی سے اپنے گھر جا رہی ہو آن۔ ایک زندان میں قید کر دیا جائے گا تمہیں۔ اپنے گھر والوں سے آخری بار مل لینا پھر نجانے ملاقات ہونہ ہو۔"

Posted on Kitab Nagri

آن نے اپنی پھوپھو کو پہلی بار دیکھا تھا۔ علیزہ چوہدری حویلی آئی تو سہی مگر کسی سے ملی نہیں۔ علیزہ اپنے گھر والوں سے سخت نفرت کرتی تھی۔ دادی صاحبہ بہت ظالم تھی۔ آن کی شادی پر بھی وہ بہت سفاک رویہ رکھنے سے باز نہ آئی۔ علیزہ نائل شاہ کے ساتھ ہی بیٹھی رہی سارے فنکشن میں۔ چوہدری خاندان میں دادی صاحبہ آن، آن کے والد والدہ، وجاہت، بڑے بہن بہنوئی، بھانجے اور بھی بہت سارے لوگ تھے۔ علیزہ سوائے بھابھی کے کسی سے نہ ملی اور اب جب وہ آن کو لینے آئی تو آن کو حقیقت سے باور کروانا ضروری سمجھا۔

آن اپنی ماں کا ہاتھ تھامے باہر آئی۔ شاہ ابراہیم آگے آئے۔ امیر آن کے ساتھ کھڑا تھا۔ آن نے پہلی بار امیر کو دیکھا۔

"شاہ اپنی دلہن کو چادر پہناؤ۔ آج سے یہ شاہوں کی عزت ہے۔"

امیر چادر آگے لایا اور گھوگھٹ کی صورت آن کو پہنادی۔ آن کا چہرہ مکمل چھپ چکا تھا۔ رخصتی کے لیے ساری عورتیں آن سے ملنے آئیں۔ بس وجاہت ہی نہ آیا۔ آن بھائی کو تلاش کرتے اس کے کمرے تک آگئی۔

آن دروازے میں کھڑی اپنے لاڈلے بھائی کا انتظار کر رہی تھی۔ آن کو آج شاہوں کی طرف سے آئی ہوئی چادر پہنادی گئی۔ خود سے پانچ سال چھوٹے امیر شاہ سے اس کا نکاح کر دیا گیا۔ آج آن کی اٹھارویں سالگرہ پر اسے بہت عجیب تحفہ ملا تھا۔ شاہوں کی حویلی کی قید آن کے نصیب میں لکھ دی گئی۔

"وجاہت میری جان باہر آؤ۔ آپا سے ملو۔ میں اب گھر نہیں آپاؤں کی کبھی۔ وجی تم سے ملاقات بھی نہیں ہو پائے گی۔ آپا سے مل لو۔"

وجاہت دروازہ کھول کر آیا اور آن کے گلے لگ گیا

Posted on Kitab Nagri

:آپامت جاو۔ میں ہوں نہ بچالوں گا تمہیں۔"

آن نے پندرہ سالہ وجاہت کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا۔

"نہیں وجاہت مرشد سائیں کا حکم ہے۔ بابا نہیں کر سکتے انکار۔ تم جانتے ہو نہ مرشد سائیں کے کتنے احسانات ہیں ہم پر۔"

"آپا تمہیں کیوں قربان کیا ان رسموں کے لیے۔ آپا۔۔۔۔۔"

"وجی تمہاری آپا ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔ یاد رکھنا ان رسموں کا خاتمہ تمہارا مقصد ہے۔ آج تمہاری آپا قربان ہوئی کل کوئی اور لڑکی نہ قربان ہو۔ وعدہ کرو مجھ سے تم اچھی زندگی گزارو گے۔"

وجاہت آن کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہا تھا۔ امو آن کو لینے آئی۔ آج چوہدری حویلی سے آن کا تعلق ٹوٹ رہا تھا۔ آن آج سے المیر شاہ کی رانی تھی۔ آن آج سے شاہ خاندان کی قیدی تھی جس کی دنیا صرف شاہ حویلی تھی۔

وجاہت دروازے پر کھڑا بہن کو جاتا دیکھ رہا تھا۔ علیزہ وجاہت کے پاس آئی۔

www.kitabnagri.com

"کیسے ہو بھتیجے۔"

"علیزہ پھوپھو۔"

"پھوپھو مت کہو مجھے۔ شاہ بی بی ہوں تمہاری۔ لگتے تو اپنے والد جیسے ہو مگر ایک بات کہہ دیتی ہوں تمہیں۔ آج

آن قربان ہوئی کل تمہاری بیٹی قربان ہوگی۔ یاد رکھو قیدی کو حق نہیں ہوتا خوشیاں منانے کا۔ اپنی نسل کی

بہتری کے لیے تم خود کچھ کر سکتے ہو لوگ نہیں۔"

"پھوپھو-----"

"میں زیادہ بات نہیں کروں گی تم سے۔ چلتے ہوں میری باتیں یاد رکھنا وجاہت چوہدری۔"

علیٰ نقاب کرتے نائل شاہ کے پاس آئی جو انہیں اپنے ساتھ پیار سے لگائے حویلی سے باہر لے گئے۔ چوہدری حویلی کی دیواریں نے آج نہ صرف وجاہت کو زخمی کیا بلکہ اس گھر میں رہنے والے ہر مکین کو۔

حال

وجاہت کلاس کے اندر آیا اسے سیکنڈ ایئر کی کلاس دی گئی تھی جن کے پیپر پانچ ماہ بعد ہونے والے تھے۔ بڑے لالہ وجاہت کو لے کر اندر آئے تو اس کے سامنے ہی بہت ساری لڑکیاں جو بیٹھی ہوئی تھی فوراً ہی کھڑی ہو گئی۔ وجاہت کو دیکھ کر سب لڑکیاں آپس میں سرگوشیاں کرنے لگ گئی۔ وجاہت نے اس وقت کالے رنگ کا کرتا پہنا ہوا تھا جبکہ کالا کوٹ اس کی پرسنلٹی کو اور زیادہ ابھار رہا تھا۔ وجاہت کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھی جبکہ چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی تھی۔ مہرما کو مونچھوں والے لوگوں سے سخت چڑھتی تھی اور اس کے سامنے اس کا ٹیچر مونچھوں کے ساتھ آیا تھا تو اس کو دیکھتے ہی غصہ آ رہا تھا۔

"یار یہ سڑکی مونچھیں کتنی عجیب ہیں نابڑی بڑی۔ مجھے تو لگتا ہے کسی گاؤں کے چوہدری ہیں یا پھر ایسا لگتا ہے تھانے دار ہیں کہیں کے۔"

Posted on Kitab Nagri

زہرہ نے مہر کی بات پر اسے تھپڑ لگایا۔ یہ دونوں فرنٹ پر تھی اور وجاہت مہر کے خیالات بخوبی سن سکتا تھا اپنے بارے میں۔

وجاہت کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ مہر کے بال بینڈ میں قید تھے جبکہ ڈوپٹہ گلے میں تھا۔ بال آگے آئے ہوئے تھے۔ وجاہت جاکر ڈانس پر لالہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا لالہ نے سب کے ساتھ وجاہت کو انٹروڈیوس کر دیا کہ وجاہت نے ایگر لیکچر میں ماسٹر ز کیا ہے پنجاب یونیورسٹی سے اس کے بعد یہ کچھ عرصے کے لیے ان لوگوں کو پڑھانے آیا ہے اکنامکس۔

لالہ وجاہت کا تعارف کروانے کے بعد باہر چلے گئے جبکہ وجاہت اپنی کرسی پر آگیا۔ وجاہت کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور باری باری سب لڑکیوں کا انٹروڈکشن لے رہا تھا۔ ہر لڑکی شرماسرما کر وضاحت کو اپنا انٹروڈکشن دے رہی تھی جبکہ وجاہت کی نظر مہر پر تھی جو نیچے کاپی پر نظر جمائے ہوئی تھی جیسے اسے وجاہت سے کوئی لینا دینا نہ ہو۔

"مس آپ جو فرنٹ پر بیٹھی ہوئی ہیں۔"

زہرہ نے بے نیاز بیٹھی ہوئی مہر کو کہنی ماری۔ "یس سر۔"

"اپنا تعارف کروائیے۔"

"سر آئی ایم مہر ماہ خان۔"

"بس۔۔۔۔"

وجاہت نے وضاحت مانگی۔

Posted on Kitab Nagri

"یس سر میرا خیال ہے اور کچھ بھی اہم نہیں۔"

"او کے مہرماہ بیٹھ جائیں آپ۔ کلاس میں آپ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں کسی تھانے کا تھانیدار نہیں بلکہ آپ کا ٹیچر ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ مجھے بہت اچھا رسپانس دیں گے ورنہ سختی کرنے کی طرف میں بہت زیادہ سخت ہوں۔"

مہرماہ کو وجاہت کی بات سمجھ آگئی۔ مہرماہ نے شرم سے نظریں نیچے کر لیں۔ شہد رنگ ہنستی آنکھوں میں شرارت ہمیشہ رہتی جو مہرماہ کا خاصہ تھی۔

پڑھانے کے دوران بار بار وجاہت کی نظر میں مہرماہ کی طرف جارہی تھی جو اپنی رجسٹر پر لکھ نہیں رہی تھی بلکہ نیچے بیچ پر نظر رکھی ہوئی تھی

"مس مہرماہ۔۔۔۔"

"جی سر۔۔۔۔"

"کون سے خیال دیکھے جارہے ہیں۔ ذرا ہمیں بھی تو پتا چلے کہ ایسی کیا چیز ہے جو پڑھائی سے اہم ہے۔"

"ایسا کچھ نہیں سر۔۔۔۔"

مہرماہ نے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا سوچا جارہا تھا۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

وجاہت کا لہجہ کسی بھی جذبے سے آری تھا۔

"سوری سر----- آئیندہ نہیں ہو گا ایسا۔"

"آئیندہ ہونا بھی نہیں چاہئے کیونکہ ایسے لوگوں کی میری کلاس میں کوئی جگہ نہیں۔ سمجھ آئی آپ کو۔۔۔۔"

"جی سر۔۔۔"

مہرماہ کا غصے سے برا حال تھا جبکہ وجاہت بورڈ کی طرف مڑ کر ہنس رہا تھا۔

کلاس ختم ہوئی تو مہرماہ نے وجاہت کے بارے میں زہرہ سے خوب برائیاں کی۔

"یار میں ہی نظر آئی انہیں بھری کلاس میں۔"

"مہر و غلطی تیری ہی ہے یوں تو لیکچر کے بجائے کسی خیال میں کھوئی ہوئی تھی۔"

"کچھ نہیں سوچ رہی تھی میں زہرا اب تو بھی ایسی ہی باتیں کر رہی ہے۔ میں ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی یار نیند آ

رہی تھی رات کو ٹھیک سے سوئی نہیں۔"

www.kitabnagri.com

"تو سویا کرو نہ لیٹ۔ تیرے ساتھ میرا بھی کام خراب ہو گا۔ چل سر کرمانی کی کلاس ہونے والی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

آن کو حویلی لا کر اس کا بہت اچھا استقبال کیا گیا۔ سب نے اسے بہت اچھے سے شاہ حویلی میں خوش آمدید کیا۔ اموا سے میر کے کمرے میں چھوڑ آئی جسے مکمل طور پر سرخ گلابوں سے سجایا ہوا تھا۔ آن خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ یہ شادی عام شادیوں سے بہت مختلف تھی آن اس بات سے اچھے سے واقف تھی۔

میر کمرے میں داخل ہوا۔ میر کو اپنی شادی کے مطلق بس اتنا معلوم تھا کہ اسے اب آن کا محافظ بن کر رہنا ہے۔ اس کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے ایک اور وجود کا اضافہ ہو چکا ہے کمرے میں۔

میر بیڈ پر بیٹھا اور سامنے بیٹھی ہوئی آن کو نرمی سے بولا۔

"آپ کو کمرہ اچھا لگا آن۔"

آن نے سر ہلا کر ہاں میں جواب دیا۔

"امو کہتی ہیں کہ میر تمہارے لیے ایک دوست لے کر آئے ہیں ہم جو ہر وقت تمہارے ساتھ رہے گی۔ مگر میں اس حقیقت سے واقف ہوں کہ آپ میری بیوی ہیں جیسے ماں بابا کی۔ میں ابھی بہت چھوٹا ہوں شاید اپنی بہت سی ذمہ داریاں پوری نہ کر پاؤں۔ مگر میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں جتنا ہو پائے گا میں آپ کا خیال رکھنے کی کوشش کروں گا۔ بس ایک وعدہ کرنا ہو گا آپ کو مجھ سے۔"

آن نے میر کو دیکھا جس کی کالی آنکھوں میں کوئی جذبہ نہیں تھا۔

"بولو کیسا وعدہ میر۔"

"مجھے کبھی چھوڑ کر مت جائیے گا۔ میں جیسا بھی ہوں آپ کو وعدہ کرنا ہو گا کہ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔"

Posted on Kitab Nagri

"میر اب تو میر او ہی گھر ہے جہاں تم ہو۔"

میر نے اپنے گلے سے ایک چین اتاری۔ یہ سلور رنگ کی تھی اور اسکے پینڈنٹ میں ایک دل بنا ہوا تھا۔ دل کا اندرونی حصہ خالی تھا۔

"یہ مجھے تب ملا تھا جب میں دس سال کا تھا۔ ہیرے کی چین ہے اور پینڈنٹ بھی ہیرے کا ہے۔ دل کا اندرونی حصہ میرے پاس ہے۔ امونے کہا تھا کی آپ کو ایک تحفہ دینا ہے۔ یہ تحفہ مجھے دادانے دیا تھا۔ آج آپ کو دیتا ہوں۔ یہ ہمیشہ ظاہر کرے گا کہ آپ کا ایک حصہ دل میرے پاس ہے اور میرا پورا دل آپ کے پاس ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے۔"

میر نے آگے بڑھ کر یہ خوبصورت تحفہ آن کے گلے کی زینت بنا دیا۔ میر کے اپنے گلے میں بھی دوسری چین تھی جس میں اس کا آدھا حصہ تھا۔

آن میر سے بہت زیادہ متاثر ہوئی جو اپنے عمر کے بچوں سے بہت زیادہ بڑا بے ہیو کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

"آپ ایزی ہو جائیں۔"

میر یہ کہہ کر بیڈ سے اتر گیا۔ آن نے اپنے کپڑے تبدیل کیئے۔ یہ وضو کر کے باہر آئی تو میر نماز پڑھ رہا تھا۔ آن نے اس کے پیچھے ہی جائے نماز پچھائی۔

میر کو معلوم تھا کہ اس نے آج کی رات شکرانے کے نوافل ادا کرنے ہیں۔ میر اور آن دعا کرنے کے بعد اٹھے تو میر نے آن کو بیڈ پر آنے کے لیے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ یہ والی سائیٹ لے لیں۔ مجھے لفٹ پر سونے کی عادت ہے۔"

آن سونے کے لیے لیٹ گئی۔ آن کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ آن اپنے تمام خواب ختم کر کے اس حویلی آئی تھی۔

"آپ رو رہی ہیں۔"

میر نے آن کا کندھا ہلا کر پوچھا۔

"نہیں تو ایسا کچھ نہیں ہے۔"

"آپ کو ڈر لگ رہا ہو گا نہ۔ اپنا گھر چھوڑنا کسی کے لیے آسان نہیں ہوتا۔ آپ آئیں میرے کندھے پر سر رکھ لیں۔ جب مجھے ڈر لگتا تھا تو بابا ایسے ہی میرا سر اپنے کندھے پر رکھتے تھے۔"

میر نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔ آن خاموشی سے میرے پاس آئی۔ میر نے اپنا ایک ہاتھ آن کی کمر پر رکھا جیسے یہ اسے حوصلہ دے رہا ہو کہ سب ٹھیک ہے۔

www.kitabnagri.com

میر نے دوسرے ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کیئے۔

"آپ ڈریں مت۔ مجھے پہلے بہت ڈر لگتا تھا اب بالکل نہیں لگتا۔ آنکھیں بند کریں اور میرا ہاتھ پکڑیں۔ آپ کو ڈر لگے تو آنکھیں کھول کر دیکھیے گا میں آپ کے پاس ہی ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

آن نے سر ہلایا۔ میر نے اس کا سر کندھے پر رکھا۔ آن بہت دیر روتی رہی پھر اس کی آنکھ لگ گئی۔ میر آج بہت عرصے بعد سکون کی نیند سویا تھا آن کے ساتھ۔ شاید آن نہیں جانتی تھی کہ میر راتوں کو ڈر کر سوتا نہیں۔ آج آن کا ہاتھ تھام کر درحقیقت میر کا مطمئن نیند سویا تھا۔

وقت کا تو کام ہی ہے گزرنا وہ گزر ہی جاتا ہے۔ ایسے ہی آن اور میر کی شادی کو چار ماہ ہو گئے تھے۔ ان دونوں کا بہت شاندار ولیمہ ہوا تھا۔ ان چار ماہ میں اتنا فرق آگیا تھا کہ میر آن کے ساتھ بہت زیادہ فرینک ہو گیا تھا۔ آن کی کوئی بھی بات ہوتی تو میر پوری کرتا اور میر جو فرمائش کرتا آن اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتی۔ علیزہ شاہ کا رویہ آن سے بہت نارمل تھا۔ بے جی اور علیزہ شاہ کی آپس میں نہیں بنتی تھی۔ علیزہ ہمیشہ بے جی کی باتوں کو نظر انداز کر دیتی تھیں۔ نائل شاہ اور علیزہ شاہ بالکل جوان تھے۔ آن نے اس حویلی میں دیکھا کی نائل شاہ سب سے مختلف تھے۔ علیزہ شاہ شاید حویلی والوں سے نفرت کرتی تھی۔ نائل ان کی ہر بات مانتے۔ علیزہ نے ایک بار بھی میر کو پیار نہیں کیا تھا۔ میر خود ان سے ملنے آتا۔ علیزہ میر کو بیٹوں کی طرح ٹریٹ نہیں کرتی تھی جبکہ میر ماں کی ایک نظر کو ترس جاتا۔ میر اپنی عمر کے بچوں سے بہت آگے تھا۔ اسے بہت کم عمر میں سکول داخل کروایا گیا اسی لیے میر ابھی 9 کلاس میں تھا۔ نائل شاہ نے آن کو پرائیوٹ پڑھنے کی اجازت دی کیونکہ آن بی اے کا پہلا سال مکمل کر چکی تھی تو نائل نے اسے اجازت دی کہ پرائیوٹ ماسٹرز تک پڑھ لے۔ میر پڑھا لکھا ہو گا تو آن کا بھی پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے۔ علیزہ کو نائل نے ہی بی اے کروایا تھا۔ بے جی سخت مخالف تھی تعلیم کے اور وہ بھی خصوصاً لڑکیوں کی۔ علیزہ آن کے لیے خود ہی لڑ لیتی اور جب بے جی نے آن کی تعلیم کی مخالفت کی تو

Posted on Kitab Nagri

علیزہ نے لڑکر آن کا ساتھ دیا۔ علیزہ بہت عجیب تھی کبھی سخت تو کبھی نرم۔ علیزہ اپنی دنیا میں مگن رہنے والی تھی۔ آن ان کے مقابلے میں بہت میچیور تھی۔

میر کا سکول میں ٹیسٹ تھا۔ آج اس نے سب سے زیادہ نمبر لیئے۔ میر کو آن ہی اکثر پڑھاتی۔ میر آج بہت خوش واپس آ رہا تھا مگر حویلی آتے ہی اس کا سامنا اپنی ماں سے ہوا۔

"ماں کیسی ہیں آپ۔"

میر نے علیزہ کا ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگایا۔

"ٹھیک ہوں۔"

"ماں آپ کو بتا ہے میں نے آج اپنے سکول میں ہونے والے کونز میں پوزیشن لی ہے۔"

علیزہ نے ہنس کر طنز کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"شاہوں کے بیٹے ہو تمہارے ٹیچرز کیسے تمہیں پوزیشن نہ دیتے۔"

"نہیں ماں میں نے بہت محنت کی ہے۔ آن اور میں پچھلے دو ہفتوں سے رات کو جاگ کر تیاری کر رہے تھے۔"

"ایک بات کہوں تمہیں میر۔ اگر تمہیں اچھی لگے تو۔"

"جی ماں آپ حکم تو کریں۔"

Posted on Kitab Nagri

"آن کے ساتھ اتنا پیچ مت ہو۔ تم شاہوں کے بیٹے ہو تمہاری فطرت میں ہے کہ جو تمہارے بہت نزدیک ہوتا ہے اسے توڑ دیتے ہو۔ جو چیز تمہیں آج بہت زیادہ اچھی لگ رہی ہے وہی تمہیں کل بہت زیادہ بری بھی لگے گی۔ یاد رکھو آن میری بھتیجی ہے مجھے آن سے بہت محبت ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ اس کو ٹوٹے ہوئے دیکھوں۔ تم اپنے خاندان پر ہی جاؤ گے۔ ایک سانپ کی طرح آن کو ڈسو گے۔ عشق کے جال میں سانپ کی طرح شکار کرو گے۔"

میر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"نہیں ماں آن مجھے بہت عزیز ہیں۔ انہیں تو تکلیف دینے کے بارے میں، میں سوچ بھی نہیں سکتا۔" علیزہ شاہ میر کو دیکھ کر ہنسی۔ ان کی ہنسی میں طنز واضح تھا۔

"قیدی بنانے والے کبھی بھی خوش نہیں رکھ سکتے تھے۔ انتہائی خوبصورت ہے آن۔ تم نے کبھی دیکھا ہے۔ اس کی آنکھیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسی کسی دیس کی شہزادی ہو۔ مگر تم نے کیا کیا۔ اس کو قید کر لیا۔ کل کو تم کسی اور لڑکی کو پسند کرو گے تو آن کی کیا زندگی ہو گی ہاں۔ آن تو اس حویلی کی قیدی بن کر رہ جائے گی۔ تمہارے بچوں کی ماں بن کر محض تمہاری غلام۔"

میر کا سر میں درد کی لہریں اٹھی۔

"نہیں میں ایسا نہیں ہوں۔ میں چھوٹا ہوں مگر جانتا ہوں کی آن ہی میری بیوی ہیں۔ کسی اور لڑکی کی طرف دیکھنا میں بے عزتی سمجھتا ہوں اپنی۔"

Posted on Kitab Nagri

"میرے بیٹے ہو تم میرا اس لیے میں جانتی ہوں فطرت نہیں بدلتی۔ تمہاری ماں بھی قیدی ہے اور یہاں آنے والی ہر لڑکی قیدی ہوگی۔ تمہیں کیا اس حویلی میں زندہ دفن ہوئی لڑکیوں کی چیخوں کی آوازیں نہیں آتی میرا۔ اس حویلی کی ہر ایک دیوار پر خون لگا ہے۔ یہ حویلی معصوم لوگوں کی زندگیوں کی قیمت پر بنی ہے۔"

میرا اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ نائل اسی وقت حویلی میں آئے۔ میرنے آن کو ہنستے ہوئے اپنی طرف آتا دیکھا۔ میر کو دورہ پڑ گیا تھا۔ پاس پڑا ٹیبل میر نے زور سے پھینکا۔ نائل اور آن دونوں شاک ہو گئے۔ نائل فوراً آگے آئے۔ آن کی چیخیں نکل گئی۔

علیزہ خاموشی سے بیٹھی سب دیکھ رہی تھی۔ نائل نے میر کو پکڑا۔

"بابا میں نے کچھ نہیں کیا۔ ماں کیوں کہتی ہیں میں ظالم ہوں۔ دیکھیں نہ مجھے اس حویلی سے وحشت ہوتی ہے۔ آن، آن کو دور کرنا چاہتے ہیں نہ آپ سب۔ آن میری ہیں۔ آن کے آنے سے مجھے ڈر نہیں لگتا۔ وہ میرے ساتھ رہتی ہیں ہر جگہ۔ وہ بھی میر سے نفرت کریں گی۔ میر شاہوں کا بیٹا ہے نہ۔۔۔۔۔"

"نہیں بیٹا آن کہیں نہیں جائے گی۔ میر تو بہت اچھا ہے۔ آن بیٹا آگے آؤ۔"

آن کا خوف سے برا حال ہو رہا تھا۔ میر کی کالی آنکھیں سرخ آنکھوں کی طرح ہو گئی تھی۔

"آن۔۔۔۔۔"

میر باپ کا بازو چھڑوا کر آن کی طرف آیا۔ میر کا قد آن کے برابر تھا اس وقت۔ آن بہت نازک سے تھی۔ میر نے آن کی بازو کو پکڑا۔

Posted on Kitab Nagri

"شاہ صاحب یہ کسی سے بہت زیادہ قریب ہیں۔ آپ جانتے ہیں انہیں دورے پڑتے ہیں مگر آج شدید نوعیت کا دورہ میر شاہ کو پڑا ہے۔"

"آن میری بہو اس کے بہت قریب ہو گیا ہے میر"

نائل کے جواب پر ڈاکٹر نے آن کو اکیلے بلانے کا کہا۔

آن خاموشی سے ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی تھی۔

"شاہ بی بی میں میر کا ڈاکٹر اب سے نہیں بہت سالوں سے ہوں۔ میر کو بچپن میں ایک حادثے کی وجہ سے یہ دورے پڑنا شروع ہوئے تھے۔ میں آپ کو اس حادثے کی نوعیت نہیں بتا سکتا کیونکہ وہ صرف میرے اور بڑے شاہ کے درمیان ہی ہے مگر میر کسی سے اتنی شدت سے قریب نہیں ہو جتنا آپ سے ہو گیا ہے۔ میر چار ماہ سے گولیاں بہت کم لے رہا ہے۔ آپ شاید بہت کم جانتی ہوں مگر میر کو ocd ہے۔ ویسے یہ بیماری بچوں میں نہیں ہوتی مگر میر کو ہے اور شدید ہے۔ وہ آپ سے اس قدر اٹچ ہو گیا ہے کہ اس کے دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا ہے کہ شاید آپ اسے چھوڑ جائیں گی۔"

www.kitabnagri.com

"کیا اس کا کوئی حل نہیں ڈاکٹر۔"

"حل صرف آپ ہیں آن۔ پہلے کبھی میر نے خود کو زخمی نہیں کیا۔ مگر اب آپ کے دور جانے کے ڈرنے یہ سب کروانا شروع کر دیا ہے اس سے۔ میر عام بچا نہیں ہے۔ میر کا دماغ عام بچوں سے بہت تیز ہے۔ میر آج تک کسی سے نزدیک نہیں ہوا آپ وہ پہلی انسان ہیں جو میر کے قریب ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

۔ مجھے نفرت ہے شاہ خاندان کے ہر فرد سے آپ یہ بات جانتے ہیں اس میں آپ بھی شامل ہیں شاہ۔ آپ سے بھی مجھے اتنی ہی نفرت ہے جتنی اس خاندان کے ہر فرد سے۔"

"پلیز آپ میرے سزاوارے رہی ہیں اور مجھ سے کب تک آپ نفرت کرتی رہیں گی۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لیز آپ کی نفرت سے۔"

"جانتی ہوں شاہ۔ قید کرنے والوں کو کبھی قیدی کی تکلیفوں سے فرق پڑا ہے۔ دیکھیں اس حویلی کی ہر دیوار پر خون لگا ہوا ہے۔ کیا اس حویلی میں قید ہوئی لڑکیوں کی چیخوں کی آوازیں آپ کو نہیں آتی۔ یہاں بہت ساری لڑکیاں زندہ دفن ہیں۔ دیکھیے شاہ میں محسوس کرتی ہوں ان کی تکلیف۔"

"لیز ایسا کچھ نہیں ہے۔ یہ ہمارا گھر ہے۔ آن میرے بہت زیادہ قریب ہو چکی ہے آپ نے میرے کو کیوں کہا کہ آن اسے چھوڑ جائے گی۔ میرا ایک آن کے قریب ہی تو گیا ہے اس کو جینے دی زندگی۔"

"میری دعا ہے شاہ اس خاندان میں بیٹی نہ ہو خصوصاً ہماری۔ آن کو کیوں قید کیا آپ نے۔۔۔۔۔۔"

"یہ رسم ہے لیز اور وہ۔۔۔۔۔۔" www.kitabnagri.com

رسم۔۔۔۔۔ شاہ خاندان اپنے نام کے پیچھے اور کتنے لوگوں کو قید کرے گا۔ کیا آپ سب کو لوگوں کی سسکیوں سے فرق نہیں پڑتا۔ آن بھی قیدی ہے میری طرح ایک حسیں زندان میں قید۔۔۔۔۔۔"

"نہیں لیز۔۔۔۔۔۔"

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔۔ شاہ مجھے آپ سے۔۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

لیزا کے بولنے سے پہلے ہی نائل نے آن کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"مجھے نہیں پسند یہ نفرت کا اظہار۔ نہ کریں مجھ سے محبت لیزا مگر یوں کھلے عام نفرت کا اظہار بھی مت کریں
"-----"

نائل کی گرفت علیزہ کی کمر پر تھی۔ علیزہ نے نائل سے خود کو چھڑانا چاہا مگر ہمیشہ کی طرح بے سود۔
ایک طرف میر تھا اور دوسری طرف علیزہ۔ نائل دونوں سے کسی ایک کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔

وجاہت آن کی شادی کے بعد شہر آگیا تھا۔ اس نے واپس مڑ کر اپنے گاؤں نہیں دیکھا تھا حالانکہ کئی مرتبہ گاؤں
سے ابا جان کی کال بھی آئی گے تم واپس آ جاؤ۔ مگر یہ گاؤں کی طرف نہیں گیا۔ اس کا اعتراض تھا کہ کیوں اس
کی مرضی کے بغیر اس کی بہن کی شادی کر دی گئی۔ اس کے ابا جی بہت زیادہ ناراض تھے مگر یہ ہر گز راضی نہیں
تھا۔
www.kitabnagri.com

دادی صاحب شائستہ بیگم کو ڈانٹ رہی تھی۔ ان کا کام بھی یہی تھا حویلی میں ہر وقت حکم چلانا۔ ملازمہ ان کے
پاؤں دبا رہی تھی جبکہ شائستہ بیگم فرش پر بیٹھی ہوئی تھی اور ملازموں سے چاول صاف کروا رہی تھی۔ شائستہ
بیگم آن کی والدہ تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"بہو سنتی ہوں تم نے کال کیوں نہیں کی وجاہت کو۔ ایک لڑکی کی وجہ سے وہ اپنی حویلی سے دور ہے۔ پاگل ہے وہ۔ لڑکیاں ہوتی ہی پر ایامال ہیں۔ آن کی بدولت وہ اپنی جدی جائیداد چھوڑ کر کیوں شہر بیٹھا ہے۔ کہہ دو اب تو پڑھائی بھی ختم ہو گئی ہے چپ کر کے واپس آئے اور گھر بیٹھے۔ یہ سب اسی نے سنبھالنا ہے۔ اتنا سارا کاروبار ہے سب کچھ وجاہت کا ہی تو ہے۔"

"اماں جی آپ تو جانتی ہیں نہ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔ جب آنا ہو گا تو آ جائے گا۔ پچھلے اتنے سالوں سے وہ نہیں آیا تو اب کہاں میری بات مانے گا۔"

"تیرے ہتھال جان نہیں ہے چنگے طریقے نال دبا مینوں۔ بہو سن لے میری بات کہہ دے وجاہت سے آجائے اب واپس۔ میں چاہتی ہوں جلد از جلد شادی ہو اس کی۔ گھر میں کوئی پوتا پوتی آئے رونق ہو۔" شائستہ بیگم ملازمہ کو کام بتا کر اوپر تخت پر دادی صاحب کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"اماں وہ کوئی گاؤں کی لڑکی پسند نہیں کرے گا۔ خود ہی شہر سے کوئی لڑکی پسند کر کے آئے گا اور اس کی فکر مت کریں مجھے امید ہے کہ وہ بہت اچھی لڑکی سے شادی کرے گا۔"

"ہائے ہائے زمانہ بدل گیا ہے۔ ہمارے وقتوں میں ماں باپ جس گھونٹی سے باندھتے تھے بچے وہیں بندھے رہتے تھے۔ میں تو کہتی ہوں آج کل کے لڑکے لڑکیاں ہی خراب ہیں۔ کیا دور آگیا ہے ماں باپ کی مخالفت کرتے ہیں۔ ایسی کیا بڑی بات ہوگی کہ اس کی بہن کو شاہوں کے خاندان میں بیاہ دیا تو قیامت ہی آگئی۔ ہمارے خاندان کی بہت بیٹیاں شاہوں کے خاندان میں بیاہی گئی۔ میری اپنی بیٹی شاہوں کے خاندان میں بیاہی گئی۔"

Posted on Kitab Nagri

ایک بیٹی شہر بیاہی گئی۔ دونوں میں سے کوئی آتا ہے کیا کبھی یہاں۔ ہم نے کبھی سوال نہیں کیا۔ زبان نہیں چلائی تو اتنا اویدا کیوں مچا رہا ہے وجاہت۔"

دادی نے پان بھی منہ میں رکھا۔

"اماں نئے دور کا بچہ ہے۔ میں کیا کر سکتی ہوں آجائے گا واپس۔ میں ذرا چوہدری صاحب کے لیے کھانا دیکھ لوں پہنچے والے ہیں حویلی واپس۔"

شائستہ بیگم کچن میں چلی گئی۔ دادی صاحب ایسی ہی تھی۔ اس چوہدری حویلی میں بیٹیاں ایک کونے میں پڑی رہتی۔ ان کی اہمیت بس اتنی تھی کہ ان کی شادیاں کر دی جاتی پھر چاہے وہ ماں باپ سے ملنے آئیں یا نہ آئیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

وجاہت شازیہ آپا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ آج بہت عرصے بعد اس کی شازیہ آپا سے سکون سے بات ہو رہی تھی۔ شازیہ کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا تھا۔ یہ زیادہ تر لالہ کو وقت دیا کرتی تھی جو ان کے شوہر تھے۔ لالہ نے کالج تک بنایا جب شازیہ اور ان کی شادی ہوئی تھی۔ لالہ شازیہ اور وجاہت کے دور پار کے کزن تھے۔ جب شازیہ کی ان سے شادی ہوئی تو بہت زیادہ خوش تھے چوہدری خاندان کے لوگ۔ لالہ بہت زیادہ اچھے انسان تھے۔ ان کے ماں باپ کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا پھر پڑھ لکھ کر انہوں نے کالج کھولا اور یہ بہت زیادہ ترقی کر گئے تھے۔ شازیہ کے دو بچے تھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔ دونوں اس وقت آٹھ اور نو برس کے تھے۔ شازیہ وجاہت کے بہت زیادہ قریب تھی مگر وجاہت جتنی محبت ان سے کرتا تھا اتنی کسی سے نہیں کر سکتا تھا۔ ان سے وجاہت نے زندگی کے مطلق بہت کچھ سیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"وجی یار گاؤں کب جاؤ گے۔ تم جانتے ہو دادی صاحب تمہارا انتظار کر رہی ہیں کتنے سالوں سے۔ وہ چاہتی ہیں کہ تمہاری شادی کر دی جائے۔ میں بھی یہی چاہ رہی ہوں کہ تم شادی کر لو۔ حویلی میں کچھ تو رونق ہو۔ آن کے بعد تو سب کچھ اداس اداس سا لگتا ہے۔ ہر چیز بے رنگ ہو گئی ہے۔"

"آپا میرا دل نہیں کرتا اب گاؤں جانے گا۔ کیا فائدہ جب وہاں آپ کی بات کی کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔"

"وجی ایک بار تم جرگے میں چوہدری کی حیثیت سے فیصلے لینا شروع کر دو گے تو یقیناً جانو کہ جو چاہو کے کر سکو گے۔ مگر اس مقام تک پہنچنے کے لیے تمہیں محنت کرنی ہے۔ لوگوں کا دل جیتنا ہے۔ تم جانتے ہو نہ گاؤں کے لوگ بہت سادہ ہوتے ہیں۔ جو کہو کے تمہاری بات مانیں گے۔"

"ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ آپا۔ میں کچھ عرصہ یہاں رہنا چاہتا ہوں پھر کچھ سوچوں گا۔"

"وجی ایک بات تو بتا۔ تجھے کیا کوئی لڑکی پسند ہے۔"

"کیوں آپا آپ نے یہ سوال کیوں کیا۔"

"بہت دنوں سے دیکھ رہی ہوں کچھ الجھا ہوا ہے تو۔ بتانہ کوئی لڑکی پسند ہے۔"

وجاہت کے چہرے پر سکون تھا جو پہلے نہیں ہوتا تھا۔ وجاہت کو معلوم تھا کہ اس کی بہنیں اس کے دل کے رازوں سے واقف ہو جاتی ہیں۔

"آپ کبھی سیکنڈ ایئر کی کلاس میں کئی ہیں۔ وہ سیکشن بی والی۔"

"ہاں میرا تو روز ہی چکر لگتا ہے۔ خیر ہے کیا بات ہے جلدی سے بتاؤ ذرا۔"

Posted on Kitab Nagri

"وہاں ایک لڑکی ہے مہرماہ خان 18 سال کی۔ مجھے وہ بہت اچھی لگتی ہے۔ اسے جب سے دیکھا ہے نہ بار بار دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے آپ۔"

"نہ کرتھے ایک 18 سال کی بچی پسند آئی ہے۔ دادی تو کبھی نہیں مانیں گی۔ وہ تو گاؤں کی کسی لڑکی سے تمہاری شادی کریں گی۔"

"آپا گاؤں کی لڑکی کا مسئلہ نہیں ہے۔"

بات یہ ہے کہ جو مجھے پسند ہو وہ میرا ہو ہی جاتا ہے۔ مہر مجھے اپنی اپنی سی لگی۔ آپ سمجھ رہی ہیں نہ۔ اسے دیکھ کر لگتا ہے وہ مجھ جیسے انسان کو سمجھ جائے گی۔ آپ مل لیں اس سے۔"

کمال بے نیازی تھی۔ بس اطلاع دی تھی وجاہت نے اپنی بہن کو۔ وجاہت ایسا ہی تھا اپنی زندگی کے فیصلے خود لینے والا۔

"حد ہے ویسے وجی۔ چلو ملتی ہوں میں اپنی ہونے والی بھابھی سے زرا۔ تم بیٹھو کھانا لگواتی ہوں میں۔"

www.kitabnagri.com

مہرماہ سکون سے سوئی ہوئی تھی جب اس کے اوپر کسی نے پانی کا گلاس پھینکا۔ یہ ہڑبڑا کر اٹھی اور پھینکنے والے کے پیچھے تیزی سے بھاگی۔

"بھیا آپ نے یہ کیا کیا ہے۔ آپ کو شرم نہیں آتی سوئی ہوئی بہن کو ایسے اٹھاتے ہیں۔ آج آپ نہیں بچیں گے۔"

Posted on Kitab Nagri

مہرماہ ارسلان عرف ارسی کے پیچھے بھاگی۔ یہ تقریباً روز کا معمول تھا گھر میں جب بھی ارسی یونیورسٹی سے آتا تو مہرماہ کے پیچھے لگ جاتا۔ شرارتوں میں دونوں بہن بھائی سب سے آگے تھے۔ ان کے والد ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ نہ جانے کیا کھا کر بڑے ہوئے ہیں۔ ان کے والد اور والدہ دونوں بہت زیادہ سلجھے ہوئے تھے جبکہ بچے بے انتہا شرارتی کے لوگ کانوں کو ہاتھ لگاتے ان کی شرارتیں دیکھ کر۔

ارسی آگے آگے بھاگ رہا تھا جبکہ اس کے پیچھے مہرماہ بھاگ رہی تھی اور ہاتھ میں پانی والا گلاس اٹھایا ہوا تھا۔ ارسی ایک جگہ پر رکا تو مہرماہ نے پانی اس کے اوپر پھینکا مگر قسمت پیچھے سے ان کے والد آگئے۔ ان کے اوپر سارا کے سارا پانی گر گیا۔ وہ شاک ہو گئے۔ پورے گھر میں ارسی کی ہنسی گونج رہی تھی۔ جمیل صاحب پہلے تو کھڑے رہے پھر ہنسنے لگ گئے۔

"یہ کیا ہر وقت تم دونوں نے گھر کو مچھلی منڈی بنایا ہوتا ہے۔ آنے دو ذرا اپنی والدہ کو دیکھنا کیا حال کرتی ہیں تم دونوں کا۔"

"بابا بھیا تنگ کرتے ہیں مجھے۔ میں جب بھی سوئی ہوتی ہوں میرے اوپر پانی گرا دیتے ہیں۔ ان کو کیا تکلیف ہوتی ہے اگر میں تھوڑی دیر کے لئے سو جاؤں تو۔ ان سے رہا نہیں جاتا مجھے تنگ کیے بغیر۔"

"تھوڑی دیر سوئی ہو مہر و بیٹا تم۔"

جمیل صاحب نے مہر و کا مذاق بنایا تو ارسی بھی ان کے ساتھ اور زور سے ہنسا۔

Posted on Kitab Nagri

"بابا آپ بھی۔۔۔۔۔۔ میری تو دعا ہے ایسی بیوی ملے بھیا کو جو ہر وقت ان کو تنگ کرے۔ میرے سارے بدلے لے ان سے۔"

"ہماری معصوم شہزادی کی معصوم خواہشیں۔ بابا ویسے مہر کے لیے نہ ایک سپیشل پرانڈ کا شوہر ڈھونڈنا پڑے گا جو کبھی اس کی نیند میں خلل پیدا نہ کرے۔ اس کیلئے گھر کے سارے کام کرے کیونکہ ہماری مہر کو تو گھر کا کوئی کام نہیں آتا۔ چائے بنانے کو بولو تو چائے میں چینی کی جگہ نمک ڈال دیتے ہیں یہاں کے لوگ۔"

"بابا میں نہیں بولتی آپ سے۔"

مہر و ناراض ہو کر جا رہی تھی۔ ارسی نے اسے تھام لیا۔

"یار اتنی چھوٹی باتوں پر کوئی ناراض ہوتا ہے۔ ہم تمہاری شادی ہی نہیں کریں گے۔ بلکہ تم تو ہمیشہ ہمارے پاس رہو گی۔ کیوں بابا۔"

جمیل نے بھی بیٹی کو پیار سے ساتھ لگایا۔ "ہم تو اپنی بیٹی کو بہت سارا پیار کرتے ہیں۔ ایسے نہ تھوڑی اس کی شادی کر دیں گے۔ ویسے تم لوگوں کی ماما کہاں ہیں۔"

"ماما آج کچن کی شاپنگ پر گئی ہیں بابا۔"

"ٹھیک ہے انہیں کال کرو کہ جلدی گھر آجائیں پھر آج رات کا ڈنر ہم باہر کریں گے۔"

"اوکے بابا میں کال کرتا ہوں۔ مہر و جانو یار حلیہ درست کرو۔"

Posted on Kitab Nagri

مہر و ارسی کے بال خراب کر کے روم کی طرف بھاگی۔ یہ جمیل خان اور زینب کا گھر تھا جہاں خوشیاں دن ہونے کے ساتھ ہی اس خوبصورت گھر کا بسیرا کر لیتی۔

صبح ناشتے کی میز پر شور زینب بیگم کو کچن کے اندر بھی سنائی دے رہا تھا۔

"خالہ دیکھیے گا ذرا چائے کو میں باہر دیکھ آؤں۔ یہ بچے لڑنے سے باز نہیں آتے۔" ڈائمنگ ٹیبل پر جمیل ناشتہ کر رہے تھے جبکہ ارسی مہر و کا کوئی کام کاپی پر پورا کر رہا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے صبح صبح۔۔۔"

زینب اپنے دونوں بچوں سے پوچھتے ہوئے ہوئے بولی۔ "ماما آپ کی لاڈلی نے رات اپنا کالج کا کام پورا نہیں کیا۔ اب محترمہ کو فکر ہو رہی ہے کہ جب سر کام چیک کریں گے تو محترمہ کا کام پورا نہیں ہو گا۔ یہی کر کے دے رہا ہوں۔ رات کو کہہ تھا کہ میرے پاس آ جاؤ پڑھا دوں مگر مجال ہے جو پڑھائی کی طرح ذرا بھی دھیان دے۔ بھائی اتنا لائق اور بہن کو دیکھو مشکل سے پاس ہوتی ہے۔"

"ایسی بات نہیں ہے بھائی میرے 70 پر سنٹ نمبر ہمیشہ آتے ہیں۔"

"سن لیاما آپ نے 70 پر سنٹ ان کے لیے ٹاپ مار کس ہیں۔"

"ارسی چھوڑو بچے۔ کوئی بات نہیں یہی تو عمر ہے اس کی شرارتیں کرنے کی۔ آگے بڑی ہو جائے گی تو پھر کس نے کرنی شرارتیں۔ کوئی بات نہیں ہے بھائی ہو۔ بھائی ہی بہنوں کے سارے کام کرتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

زہرہ کی آواز ہال میں گونجی۔ زہرہ ہمسائے گھر میں رہتی تھی۔ جمیل صاحب کے دوست کی اکلوتی بیٹی تھی یہ اور مہرو کی پکی سہیلی۔ زہرہ کی عادت تھی صبح صبح مہرو سے ملنے آنا۔ اکثر انہیں جمیل صاحب یا ارسلان ہی کالج چھوڑتا۔ زہرہ مہرو کے ساتھ ہی کالج جاتی۔

"سنو لڑکی تمہیں اپنے گھر میں سکون نہیں ہے۔ صبح ہوئی نہیں یہاں تم ہمارے گھر ٹپک پڑتی ہو۔"

"انکل دیکھیں ارسی پھر شروع ہو گئے ہیں۔ ان سے کہیں ایسے مت کیا کریں ہمارے ساتھ۔ بھائی ہیں اگر مہرو کے تو تمیز سے بات کیا کریں۔ میں ابو سے شکایت لگاؤں گی ان کی۔"

"ارسلان بیٹا بہت بری بات ہے میرے دوست کی بیٹی ہے زہرہ۔ میں تمہیں بہت سخت ڈانٹوں گا اگر تم نے اس کو کچھ بھی کہا۔ آؤ زہرہ بیٹا ناشتہ کرلو۔"

"نہیں انکل میں ناشتہ کر کے آئی ہوں۔ مہرو ہماری پہلی کلاس سروس جہت کی ہے تمہیں معلوم ہے نہ۔ ٹائم لگے پہنچنے میں۔ وہ کلاس میں جانے نہیں دیں گے۔"

"ارسی بھیا چلیں نہ جلدی چھوڑ دیں ہمیں۔" www.kitabnagri.com

"کیا مجھے کبھی سکون ملے گا۔ پہلے محترمہ کے کام پورے کرو پھر بغیر ناشتہ کے کالج چھوڑو۔"

"کوئی بات نہیں ارسلان یونیورسٹی میں ناشتہ کر لینا"

"بابا آپ ہمیشہ اس مہرو کی حمایت کیا کریں۔ چلو اٹھو۔"

"بیٹا آپ ناشتہ تھوڑا سا تو کر لیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"کوئی بات نہیں ماما۔ مہر کو ڈانٹ پڑ جائے صبح صبح یہ میں نہیں چاہتا۔ میں یونی میں ناشتہ کر لوں گا ویسے بھی فہد آج کہہ رہا تھا کہ وہیں پر اکٹھا ناشتہ کریں گے۔ ٹھیک ہے ماما میں چلتا ہوں اللہ حافظ۔ جلدی سے آؤ مہر اور زہرہ تم لوگ۔"

ارسلان اپنا بیگ اٹھا باہر کی طرف چلا گیا جبکہ لڑکیاں بھی اسی کے پیچھے چلی گئی۔ جمیل صاحب کا رخ زینب کی طرف تھا۔

"بیگم ہمیں تو لگتا ہے ہمارے بچے ہمیں پاگل ہی کر کے رکھیں گے۔"

"آپ پر ہی تو گئے ہیں۔ آپ ناشتہ کریں۔ ورک شاپ سے کال آئی تھی کہ آپ کی میٹنگ ہے آج نوبے۔ آپ ناشتہ کریں میں آپ کے کپڑے نکال دوں۔"

زینب بیگم کمرے میں گئی تاکہ جمیل صاحب کی میٹنگ کے لیے کپڑے نکال سکیں۔

Kitab Nagri

زہرہ اور مہر و جلدی جلدی کلاس کی طرف جا رہی تھی۔ پانچ منٹ لیٹ ہو گئے تھے یہ لوگ۔ نجانے کیوں مہر کو پکارتی تھیں کہ سروس جاہت آج تو کبھی کلاس میں جانے نہیں دیں گے۔ ویسے بھی وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مہر کو ڈانٹ دیتے۔ آج تو یہ لوگ پانچ منٹ لیٹ ہو گئے تھے۔ کلاس میں اندر جانے کی اجازت دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

مہر و سب سے پہلے کلاس کے دروازے پر کھڑی ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

"مے آئی کم ان سر۔"

"نومس مہرماہ یو آر لیٹ۔"

"سوری سہرستے میں ٹریفک کی وجہ سے۔۔۔۔۔"

"آپ کو معلوم ہونا چاہیے مس مہرماہ کہ مجھے لیٹ ہونے والے لوگ سخت ناپسند ہیں۔ برائے مہربانی میری کلاس میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں۔ جب آپ وقت پر آجائیں تو کلاس میں آپ کو داخلے کی اجازت ہوگی۔ جاسکتی ہیں آپ۔"

اتنی بے عزتی پر مہر و کاچہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ یہ غصے سے کلاس چھوڑ کر باہر چلی گئی۔ جبکہ پیچھے زہرہ بھی اس کے ساتھ ساتھ ہی آئی۔ مہر و کا رخ لا سیریری کی طرف تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ جا کر وجاہت کے سر پر کوئی بھاری چیز مار دے۔ وجاہت اور لڑکیوں کو اندر جانے کی اجازت دے دیتا مگر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ مہر و کو کلاس میں داخل ہونے دیتا۔ نجانے مہر و کے ساتھ وجاہت کی کیا ضد تھی کہ بات بات پر اسے ڈانٹ دیتا۔

"میں بتا رہی ہوں تمہیں زہرہ اس بندے کی کلاس میں آئندہ میں نہیں جاؤں گی۔ جب دیکھو مجھے ہر بات پر ڈانٹا رہتا ہے۔ اتنی دیر نہیں ہوئی تھی ابھی تو لیکچر بھی شروع نہیں کیا تھا اس نے۔"

"چھوڑنا یا ر مہر و تمہیں تو پتا ہے ناکالج میں ایسا ہوتا رہتا ہے اتنی دفعہ ہمیں پہلے بھی سزا مل چکی ہے۔"

"مگر اس مونچھوں والے جن سے نہ سخت نفرت ہے مجھے۔"

Posted on Kitab Nagri

"یار اب ایسی بھی بات نہیں۔ سراتنے ہینڈ سم ہیں۔"

"بس کر زہرہ۔ زہر لگتے ہیں مجھے وہ۔ چھوڑ میرا دن ہی خراب کر دیا ہے سرنے۔ کچھ کھاتے ہیں۔"

"تیرا نہ ایک ہی کام ہے ہر وقت کھانا۔ پتہ نہیں موٹی ہی نہیں ہوتی اس کے ساتھ رہ کر میں تو سانڈ بن جاؤں گی مگر اس نے موٹا نہیں ہونا۔"

زہرہ مہر کے پیچھے ہی کنٹین کے لیے اٹھی۔

آن میر کے جاگنے کا انتظار کر رہی تھی۔ ڈاکٹر کے جانے کے بعد میر کافی دیر تک سوتا رہا تھا۔ آن اس کے پاس ہی تھی۔ میر کا سر آن کی گود میں تھا جبکہ آن بار بار میر کے سر کو دبا رہی تھی۔ جسے بار بار میر پکڑا جیسے بہت زیادہ درد دھورہا ہو۔ میر کو جب سر درد ہوتا تو اتنا شدید ہوتا کہ برداشت سے باہر ہوتا تھا۔ رات تین بجے میر کی آنکھ کھلی۔ میر نے دیکھا یہ آن کی گود میں سر رکھ کر لیٹا ہوا ہے جبکہ آن ایسے ہی بے آرام ہو کر بیٹھی ہوئی ہے۔ میر کو بہت زیادہ پیار آیا آن پر۔ آن ایک ایسی عورت تھی جس نے میر کی زندگی کے بہت سے خالی حصوں کو بھر دیا تھا۔ میر اٹھا اور آن کا ہاتھ تھاما۔ آن کی آنکھ کھل گئی۔

"تم ٹھیک ہو میر۔ اب کہیں درد تو نہیں۔ میں بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھی تمہارے لیے۔ تم بہت دیر تک سوتے رہے ہو۔ کچھ لائوں کھانے کے لئے بھوک لگ رہی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے آن کا ہاتھ عقیدت سے اپنے لبوں سے لگایا۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں لگی۔ آن آپ کو میری بیماری کے بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا کہ مجھے کتنی سخت بیماری ہے۔ کیا۔ آپ اس سب کے بعد مجھے چھوڑ جائیں گی۔ مجھے بہت زیادہ ڈر لگتا ہے۔ آپ وہ واحد عورت ہیں جو میری زندگی میں مجھے پیار دینے کے لیے آئی ہیں ورنہ میں نے زندگی میں کسی کا پیار نہیں دیکھا۔ جس کا بھی دیکھا ہے کسی مطلب کی وجہ سے ہی دیکھا ہے۔"

"ایسا نہیں ہے میر۔ سب تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔ میں بھی تمہیں بہت زیادہ پیار کرتی ہوں۔ ہم دوست ہیں نہ پھر تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں تمہیں چھوڑ کر جاؤں گی۔ تمہیں یاد ہے میں نے کہا تھا کہ میں تمہارے گھر تمہارے پاس رہنے کے لئے آئی ہوں ہمیشہ کے لئے۔ ہم نے مل کر اپنے گھر کو بنانا ہے تو کیسے میں اپنا ہی آشیانہ توڑ کر جاسکتی ہوں واپس۔"

"آپ کو کچھ دے نہیں سکتا میں ابھی۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں آپ کی ضروریات کے لیے کام بھی نہیں کر سکتا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"میر ابھی تم بہت چھوٹے ہو۔ اگر میرے لیے کام کرنا چاہتے ہو تو اپنے مزارعوں کے ساتھ مالک بن کر نہیں مزدور بن کر کام کرو۔ ابھی چھوٹے ہو تو کیا ان کے ساتھ جا کر کچھ دیر کام کیا کرو۔ یہ ہاتھ دیکھ رہے ہونہ اپنے۔"

آن نے میر کے ہاتھ اس کے سامنے کیئے جہنیں دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ ان ہاتھوں نے کبھی کوئی کام نہیں کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ ہاتھ کام کرنے والے لگنے چائیں۔ تم پڑھائی کے ساتھ اپنی زمینوں پر جاسکتے ہو۔ وہاں کام کرو۔ اپنے ملازموں کے ساتھ بیٹھو میری ہر خوشی پوری ہو جائے گی۔"

"آپ میرے پاس رہیں گی نہ آن۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر تو نہیں جائیں گی۔"

"کبھی نہیں میرا ذمہ۔ تمہیں کوئی بھی بیماری نہیں ہے۔ یہ سب تمہارے اپنے دماغ کا فتور ہے۔ خبردار آئندہ کے بعد جو تم نے کبھی اتنی چھوٹی عمر میں نیند کی گولیاں لی یا کوئی ایسی گولی لی جس سے تمہیں مستقبل میں نقصان ہو۔ میں ہوں نہ میں تمہاری ہر بات سنوں گی۔ تمہاری دوست بھی ہوں تمہارے لیے سب کچھ ہوں تو اپنی ہر بات شیئر کرو مجھ سے بلا جھجک۔ اپنی زندگی کا ماضی اور مستقبل میرے ساتھ شیئر کرو کہ تو زندگی بہت زیادہ آسان ہو جائے گی میر۔"

"شکریہ آن۔ میں آپ کی ہر بات مانوں گا۔ آپ جیسا کہیں گی۔ مجھے دودھ لادیں میرا دل کر رہا ہے پینے کو۔"

"میں لادیتی ہوں پینے کو۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بے جی اور شاہراہیل دونوں تخت پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سامنے میرا چیر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت بے جی کو سخت غصہ آیا ہوا تھا۔ خصوصاً آن پر کیونکہ میر نے ان کو یہ کہا تھا کہ آج کے بعد میر زمینوں پر جایا کرے گا اور اپنے مزارعوں کے ساتھ کام کیا کرے گا۔

میر کے بقول اسے آن کی ضروریات پوری کرنی ہیں۔ میر محنت کرنا چاہتا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"کس قسم کی باتیں سکھا رہی ہے اس کی بیوی اسے۔ سمجھاؤ راحیل میر کو۔ یہ شاہوں کا بیٹا ہے اس کا کام نہیں عام لوگوں کے ساتھ جا کر کام کرنا۔ کیا وجہ بنتی ہے اس کی کے جائے اور مزارعوں کے ساتھ جا کر کام کرے۔ کیا آن کی ضروریات پوری نہیں ہوتی کہ ایک چودہ سال کے بچے کو بھیج رہی ہے کہ جائے اور محنت مزدوری کرے۔"

"بے جی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں میر آن کو کس چیز کی کمی ہے۔ کسی چیز کی ضرورت ہے ہمیں بتائے ہم اس کو دیں گے۔ ہماری بیٹی ہے آن۔ مگر تمہاری عمر ہی کیا ہے ابھی۔ تمہارا سکول بھی پورا نہیں ہوا اور تم مزدوری کا کام کرنا چاہتے ہو۔ ہمارے خاندان کے شاہ نوکروں والے کام نہیں کرتے۔ ہزاروں ملازم ہیں۔ تم نے کل کو ہماری شوگر ملز سنبھالیں ہیں۔ یہ زمینوں کے کام ہمارے ملازم کرتے ہیں۔"

"مرد کے ہاتھ کام کر کے زخمی ہوں تو وہ اچھے لگتے ہیں تاپا سائیں۔ میں ابھی پڑھا لکھا نہیں ہوں جب تعلیم اتنی ہو جائے گی کہ ملز سنبھالوں تو سنبھال لوں گا۔ ابھی میں اپنے لوگوں کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہوں وہ ہمارے ملازم نہیں ہمارے لوگ ہیں۔ جو اپنے دن رات ایک کر کے ہمارے لیے کام کرتے ہیں۔ جب میں ان کے ساتھ کام سیکھوں گا تو مجھے احساس ہو گا کہ وہ لوگ اتنی محنت کرتے ہیں اور ہم کیسے بیٹھ کر کھاتے ہیں۔"

"دیکھ لے راحیل کل کی آئی لڑکی نے شاہوں کے اکلوتے بیٹے کو۔۔۔۔۔۔"

"بس بے جی ایک لفظ اور نہیں آن کے بارے میں۔ مجھے سخت ناپسند ہیں وہ لوگ جو آن کے بارے میں اس قسم کی فضول باتیں کریں۔ آج کے بعد آپ میری کسی بات کا ذمہ دار آن کو نہیں ٹھہرائیں گی۔ وہ میری تربیت

Posted on Kitab Nagri

کرنے کی ذمہ دار نہیں ہے۔ میری تربیت آپ لوگ کر چکے ہیں۔ میں اتنا بڑا ہوں کہ ہر چیز کو سمجھ سکتا ہوں۔

"

"بے جی کرنے دیں اسے جو کرتا ہے۔ خود ہی تنگ آ کر سب چھوڑ دے گا اور واپس آ جائے گا۔"

شاہ راہیل نے بے جی کو سنبھالا۔ شاہ نائل تو خاموش ہو گئے وہ میر کو اپنی مرضی کرنے دینا چاہتے تھے۔ علیزہ اپنی خاص ملازمہ نائیدہ کے ساتھ لان میں بیٹھی ہوئی تھی۔

"نائیدہ دل بہت خوش ہے آج۔"

"کیوں بی بی جی۔"

"جو کام میں نہ کر پائی وہ میری بھتیجی نے چار ماہ میں کر دیا۔ شاہوں کا بیٹا اس کا رہے گا اب۔ بے جی کو بہت غرور ہے نہ اپنے خاندانی نام پر۔ غریب لوگ ان کے لیے اچھوت ہیں اب دیکھنا جب میرا بیٹا لوگوں کی دکھ بھری زندگی دیکھے گا تو کچھ تو کرے گا میرے معصوم لوگوں کے لیے۔"

"صحیح کہتی ہیں آپ جب سے آن بی بی آئی ہیں سب کچھ بدل گیا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں میرا شاہ آن بی بی کے بغیر ناشتہ کرتے ہیں نہ کھانا کھاتے ہیں۔ آن بی بی کو بے جی ڈانٹ کر تو دیکھیں پورا گھر سر پر اٹھالیں میری سائیں۔"

"ٹھیک کہتی ہو تم نائیدہ۔ تمہاری بیٹی کا کیا بنا کیا شوہرا بھی بھی مارتا ہے اسے۔"

"نہیں جی جب سے دانیال نے اس کی عقل ٹھکانے لگائی ہے میری بیٹی کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا۔"

"لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ ہے کہاں وہ ذرا بولا لاؤ اسے کہو بی بی نے یاد کیا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

ناہیدہ فوراً گئی اور دانیال کو بلا لائی جو علیزہ کی ایک ملازمہ کا بیٹا تھا۔ دانیال کو علیزہ نے پڑھایا تھا۔ دانیال علیزہ کو اپنے بیٹوں کی طرح عزیز تھا کیونکہ اس کی ماں کا کے احسانات کا بدلہ علیزہ کبھی پورا نہیں کر سکتی تھی۔

"سلام بڑی بی بی۔"

"ولیم سلام۔ دانیال کتنے بڑے ہو گئے ہو۔ کیا کرتے ہو آج کل۔"

"بی بی نائل سائیں نے میر سائیں کی حفاظت کے لئے مجھے کام پر لگایا ہے۔"

"اچھا ہے کہ تم میرے ساتھ رہو گے۔ میرا بیٹا ہے مجھے بہت عزیز ہے دانیال۔ آن اور میری حفاظت کرنا تمہارا کام ہے۔ اس خاندان کے لوگ انقلاب لانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ تم نے میرے بیٹے اور بہو کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دینی۔ میرے لوگوں کے ساتھ رہنا سیکھائو۔ آن کی حفاظت کرنا۔"

"آپ بے فکر رہیے بی بی جی۔ سائیں میرے لیے بہت اہم ہیں اور چھوٹی بی بی کی حفاظت جان سے بڑھ کر کروں گا میں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے تم سے یہی امید تھی۔ جائو اب اپنا کام کرو۔"

دانیال واپس چلا گیا۔ علیزہ شاہ کو شاہ خاندان میں نائل شاہ کی بدولت ہر قسم کی آزادی تھی۔ علیزہ کو کچھ ہوتا تو نائل شاہ اس بندے کی چمڑی اتار دیتے۔ علیزہ اس بات کا بھرپور فائدہ اٹھاتی۔ علیزہ شاہ کی شخصیت سب کے لیے ایک راض تھی۔ کوئی انہیں آج تک جان نہیں پایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

آن اور میر دونوں زمینوں پر آئے ہوئے تھے اور میر نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ دن میں سکول سے آنے کے بعد اپنے پانچ گھنٹے زمینوں پر دیا کرے گا

اس کے بعد گھر جا کر اپنے سکول کا کام بھی کر لیا کرے گا اور باقی کام بھی۔ اپنی عمر کے بچوں سے آگے نکل رہا تھا میر۔ آن پیچھے کھڑے ہو کر میر کو کام کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ تمام مزارعے بہت زیادہ ڈرے ہوئے تھے کہ شاہ کا بیٹا ان کے ساتھ کیسے کام کرنے کیلئے آگیا۔ سب ہاتھ باندھ کر کھڑے تھے جب میر نے کہا کہ کسی کو ہاتھ باندھنے کی ضرورت نہیں میں بھی تم سب کی طرح یہاں پر ایک ملازم ہوں۔ میر ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ آجکل گندم کی کٹائی ہو رہی تھی۔ میر کو تو فصل کاٹنا نہیں آتی تھی ایک مزارعے نے میر کو فصل کاٹنا سکھانا شروع کر دی۔ اس عمل میں میرے کے ہاتھ کئی مرتبہ زخمی ہوئے مگر آن کی طرف دیکھ کر میر پھر سے کام شروع کر دیتا۔ میر آن سے جتنی محبت کرنا شروع ہو گیا تھا کوئی جانتا نہیں تھا۔ آہستہ آہستہ آن میر کے لئے اس کے وجود میں چلتی سانسوں جیسے بن گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ نائل آن سے ملاقات کے لئے آئے۔

"ارے بابا جان آپ یہاں۔"

آن کے سر پر میر نائل نے شفقت سے ہاتھ پھیرا۔

"میں نے سوچا تم سے یہاں ہی بات کروں۔ آؤں وہاں سامنے بیٹھتے ہیں۔"

شاہ نائل کا اشارہ سامنے پڑے بینچ کی طرف تھا۔ شاہ نائل بالکل جوان لگ رہے تھے۔ محسوس نہیں ہوتا تھا کہ میر ان کا بیٹا ہے۔ شاہ نائل بہت زیادہ خوبصورت تھے۔ اپنے آپ کو انہوں نے بہت منٹین کر رکھا تھا۔ اس

Posted on Kitab Nagri

وقت شاہ ناکل پیٹ کوٹ میں ملبوس تھے اور ان کی بھوری آنکھیں چمکتی رہتی تھی ہر وقت۔ چہرے پر نور تھا۔ میر کی آنکھیں علیزہ پر تھی جبکہ باقی وہ پورا کا پورا باب کی طرح تھا۔

"مجھے معلوم پڑا ہے کہ میر کو یہاں زمینوں پر کام کرنے کے لیے راضی کرنے والی تم ہو آن بیٹا۔ آج تک ہمارے شاہ خاندان میں کسی شاہ نے یہاں بیٹھ کر کام نہیں کیا۔ میں اپنے بیٹے کو دیکھ رہا ہوں۔ اس کے ہاتھوں پر لگے زخم بھی۔ مگر جب وہ تمہاری طرف دیکھتا ہے تو پھر سے کام شروع کر دیتا ہے۔ میں اپنے بیٹے کی آنکھوں میں جو تمہارے لئے دیکھ رہا ہوں وہ بہت گہرا ہے۔ میں جان سکتا ہوں کہ تم نے ایسا کام کرنے کو کیوں کہا میرے شہزادے کو۔ جس نے آج تک خود سے پانی کا گلاس بھی نہیں اٹھایا تھا وہ آج زخمی ہاتھوں سے ایک مزدور بنا ہوا ہے۔"

"بابا جان زندگی میں میرے لئے ایک بات بہت اہم ہے کہ جب آپ محنت کرتے ہیں اور جو چیز آپ کے پاس آتی ہے اس کی قدر آپ کو بہت اچھے سے معلوم ہوتی ہے۔ مگر جب چیز آپ کو پلیٹ میں رکھ کر دے دی جاتی ہے تو آپ کبھی اس نعمت کی قدر نہیں کرتے۔ میں چاہتی ہوں کہ میر خود سے یہ سارے کام کرے تاکہ مستقبل میں اسے ہر اس چیز کی قدر ہو۔ آپ جانتے ہیں نہ کہ میر کے کو کتنی سخت بیماری ہے وہ جتنی چیزوں کو درست کرنے کی کوشش کرے گا اسے انکی قدر معلوم نہیں ہوگی۔ جب اپنے ہاتھ سے میر ان چیزوں کو حاصل کرے گا تو میر کو معلوم ہوگا کہ چیزوں کو ختم کرنے اور توڑنے میں سیکنڈ لگتے ہیں مگر حاصل کرنے میں کئی سال۔"

Posted on Kitab Nagri

"اپنی پھوپھو کی طرح باتیں کرتی ہوں۔ میں جانتا ہوں میرا کوتم جو کہو کی وہ کرے گا۔ مگر یاد رکھنا میرا بیٹا کہ وہ شاہ خاندان کا اکلوتا وارث ہے۔ گدی نشین ہو گا مستقبل میں وہ۔ اس لیے میرا کو ایسی باتیں مت سکھانا جو اس کے لیے مشکلات کا باعث بنیں۔"

"آپ پریشان مت ہوں بابا۔ آج اپنے لوگوں کی مشکلات دیکھے گا تو کل ان لیے کام کرے گا۔ میں ہر موڑ پر میرے ساتھ ہوں جو میرا فرض ہے۔ آپ مستقبل میں میرا شاہ کو دیکھیں گے تو رشک کریں گے مجھے امید ہے۔"

"امید مجھے بھی ہے کہ بیٹا تم کامیاب ہوگی اپنے ہر کام میں۔ میں اپنے بیٹے کے پاس جاتا ہوں۔۔۔۔۔۔"

نائل شاہ میر کے پاس گئے اور اس کے ہاتھوں کو چوما۔ نائل شاہ اپنے بیٹے میں ایک مختلف انسان دیکھ رہے تھے جو شاہ خاندان کی ہر ایک دیوار پر ایک نئی تاریخ رقم کرتا۔

میر جب گھر واپس آیا تو سب سے پہلے یہ نہانے کے لیے چلا گیا۔ نہانے کے بعد بھی میت کمرے میں آیا تو آن اس کا انتظار کر رہی تھی۔ سب لوگ کھانا کھا چکے تھے۔ یہ لوگ دیر سے گھر واپس آئے تھے۔ آن نے ملازمہ کو کہا کہ وہ کھانا لگائے اور خود یہ میر کے پاس بیٹھ گئی۔ میر کے ہاتھوں میں زخم بنے ہوئے تھے۔ آن کو میر پر بہت زیادہ پیار آیا۔ وجاہت بھی ایسے ہی تھا جب وہ گھر واپس آتا تو آن اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتی۔ میر کے ساتھ اتنا پیار کرنی کی وجہ ہی یہی تھی کہ آن جانتی تھی میر ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اس خاندان میں آن اپنے لئے تمام راہیں آسان کر سکتی ہے۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ میر کو کسی مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتی تھی۔ بلکہ آن کا

Posted on Kitab Nagri

مقصد میر کی زندگی کو بھی سدھارنا تھا اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کی زندگی کو بھی سنوارنا تھا۔ آن نہیں چاہتی تھی کہ مستقبل میں کوئی لڑکی اس کی جگہ یہاں بیٹھی ہوں اور میر کی جگہ کوئی اور انسان ہو جو اس کی قدر نہ کرے جیسے میر آن کی کرتا ہے۔ اپنی آنے والی نسلوں کو بچانے کے لیے آن نے اس حویلی کی قید کو خود کے لیے رہائی بنانا تھا اور میر ہی آن کی مدد کر سکتا تھا۔

آن میر کے زخموں پر مرہم لگا رہی تھی۔ میر آن کو دیکھ رہا تھا جو اس کے زخم بہت پیار سے صاف کر رہی تھی۔
"آن آپ کو اچھا لگا میر اکام کرنا۔"

"بہت زیادہ۔ تم نے دیکھا جو مزہ محنت کرنے میں ہے اور اپنے لوگوں کے ساتھ کام کرنے میں وہ کسی چیز میں نہیں ہے۔"

"آن میں بہت خوش ہوں آپ میرے ساتھ ہیں۔"

"میں بھی بہت زیادہ خوش ہوں تم میرے ساتھ ہو۔ میں کھانا لگواتی ہوں۔"

میر کے لیے آن خود کھانا لے کر آئی اور اپنے ہاتھوں سے اسے کھانا کھلایا۔ میر سوچکا تھا۔ آن کھڑکی کھولے چاند کو دیکھ رہی تھی۔ وجاہت کی بہت یاد آتی تھی آن کو۔ مگر اب آن قید میں تھی جس کی بنیادیں بہت مضبوط تھی اور ان کو توڑنا آن کا مقصد۔

Posted on Kitab Nagri

وجاہت مہر و کو کلاس سے نکالنے کے بعد انتظار کر رہا تھا کہ شاید مہر دوبارہ کلاس میں آنے کی اجازت مانگے مگر مہر و محترمہ کنٹین چلی گئی۔

کلاس ختم ہونے کے بعد وجاہت کو مہر ماہ کو دیکھنا تھا کہ کہیں اس کے ڈانٹنے سے وہ بہت زیادہ اداس تو نہیں۔ مہر و کنٹین میں بیٹھی ہوئی چائے سمو سے انصاف کر رہی تھی۔ زہرہ اس کے ساتھ ہی کتاب کھول کر بیٹھی ہوئی تھی۔

"زہرہ تجھے معلوم ہے کہ میں نے بھائی سے کہا کہ کہیں گھمنے چلتے ہیں تو بھیانے کہا کہ کیوں نہ گاؤں چلیں۔ پتا ہے پھوپھو کی بیٹی کی شادی ہے سچ میں اتنا مزہ آئے گا۔"

"صباحت کی بہن کی۔"

"ارے نہیں وہ تو بڑی پھوپھو کی بیٹی ہے۔ چھوٹی پھوپھو کی بیٹی کی شادی ہے تم جانتی ہونا صبیحہ آپا کو۔ اتنا مزہ آئے گا ان کی شادی۔ ہائے تمہیں معلوم ہے پچھلی بار بھی ہم نے بابا کو بہت کہا تھا کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں ہمیں گاؤں جانے دیں مگر بابا کہتے ہیں کہ گاؤں اچھی جگہ نہیں ہے تم سب کے لئے۔ تم اور ارسی شہر میں رہو تو اچھا ہے۔ بابا کو گاؤں کے لوگ نہیں پسند۔ نہ جانے کیوں ان کے ماضی میں کچھ ایسا ہوا تھا کہ وہ گاؤں نہیں جانا چاہتے۔"

"ویسے تجھے گاؤں کیوں اتنا پسند کیوں ہے۔ کہیں ارادہ تو نہیں ہے وہیں پر مستقل رہنے کا۔"

Posted on Kitab Nagri

"ارے نہیں یار ہم شہر میں ہی ٹھیک ہیں۔ ہمارے گاؤں شکر پور کے چوہدری پڑے ہی سخت ہیں۔ میرا بہت دل کرتا ہے ان کے علاقے میں ایک بار چھپاماروں مگر صبیحہ آپا ہمیشہ نہیں جانے دیتی۔ تجھے پتا ہے اگر میں وکیل بنی تو پہلا کیس بڑے چوہدری پر ہی کروں گی۔"

"ہائے کیوں مہر۔"

"ہمارے گاؤں کے لوگوں کو ڈرا کر رکھا ہوا ہے۔ ان پر حکومت کرتے ہیں ان کا حق کھاتے ہیں نہ کوئی اسکول ہے نہ کوئی ہسپتال۔ تجھے معلوم ہے لوگوں کو راستے میں لاتے ہوئے ہی ان کی وفات ہو جاتی ہے۔"

"تو تمہارے والد کیوں کچھ نہیں کرتے گاؤں والوں کے لیے۔"

"وہ گاؤں چھوڑ آئے تھے بہت عرصہ پہلے۔ ماما کہتی ہیں کہ بابا سے گزرے کل کامت پوچھا کرو۔"

"چل آج اسر کی کلاس ختم ہو گئی ہوگی۔"

"چل امید ہے مجھے مونچھوں والے جن کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

وجاہت جو دوسری طرف چیر پر بیٹھے ہوئے ان کی بات سن رہا تھا سب سے پہلے تو اسے حیرانی ہوئی کہ یہ لڑکی شکر پور سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ اس کے بعد اپنے خاندان کے بارے میں مہر کے خیالات سن کر وجاہت کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔ مگر ایک بات سچ تھی کہ چوہدریوں نے گاؤں کی بھلائی کے لیے آج تک کوئی کام نہیں کیا تھا بلکہ لوگوں سے ہی کام لیا تھا اور آخر میں اپنے بارے میں مونچھوں والا جن سن کے وجاہت کو بہت غصہ آیا۔ وجاہت بہت ہینڈ سم تھا اور ہمیشہ اس نے اپنی تعریف ہی سنی۔ وجاہت بھی مہر ماہ کے پیچھے ہی اٹھا۔

آج صباحت اور مہرماہ کا سا منا ہو گیا۔ صباحت مہر کی بڑی پھوپھو کی بیٹی تھی جن کا بہت کم آنا جانا تھا آن کر گھر۔ پھوپھو کی ایک ہی بیٹی تھی صباحت حد سے زیادہ بگڑی ہوئی۔ مہرماہ شرارتی ضرور تھی مگر بہت خوش اخلاق شخصیت کی مالک تھی یہ۔ صباحت مہرماہ کے حسن اور معصومیت سے ہمیشہ ہی خار کھاتی۔

مہر و کلاس لینے کے بعد بیچ پر ہی سوئی ہوئی تھی۔ زہرہ یانی اور کچھ کھانے کو لینے کینیٹین گئی ہوئی تھی۔

"ہائے ڈیر کزن۔"

مہر و اپنی آنکھیں کھولتی صبا حیات کو دیکھ کر غصے سے بولی۔

"ایک میں ہی نظر آتی ہوں تمہیں تنگ کرنے کو۔ کیا ہے اب اچھا خاصا سورہی تھی میں۔"

"لگتا ہے کسی حسیں شہزادے کے خواب دیکھے جارہے ہیں۔ ویسے کون ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہیں تم بھی اپنی ماں کی طرح تو نہیں ہوگی لڑکوں کو پھنسانے والی اور بعد میں معصوم زمانہ بننے والی۔"

"اویو شٹ اب۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ماما کے بارے میں ایسے الفاظ کہنے کی۔ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لو پہلے۔ جس کو منگیتر بتاتی پھر رہی ہو وہ جس کو خاندان میں کوئی جانتا نہیں۔ اپنے بوائے فرینڈ سے تحفے وصول کرنا، لڑکوں سے دوستیاں کرنا یہ سب تمہارا اور تمہارے خاندان کا شیوا ہے میری فیملی پر مت آنا ورنہ ایسا نہ ہو کہ میں تمہارے سارے راض کھول دوں تمہارے کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہو گی۔"

"تم۔۔۔۔۔ خبردار جو اپنی ناگن جیسی زبان استعمال کی۔۔۔۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم سے منہ بھی کون لگاتا ہے۔۔۔۔۔ اچھی خاصی سو رہی تھی نیند برباد کر دی میری۔"

مہر اور صباحت جو کالج اکٹھے پڑھتے تھے ان دونوں کی بے تحاشہ ضد تھی۔ صباحت مہر کی پھوپھی زاد بہن تھی اور آئے دن مہر کی اس سے لڑائی رہتی۔

صباحت سے لڑ کر مہر ابھی ابھی کلاس سے باہر آئی تھی۔ زہرہ پانی لینے نیچے والی منزل پر گئی ہوئی تھی۔ اس وقت کلاس خالی تھی کیونکہ بریک کا وقت تھا۔ صباحت اور اس کی کچھ سہیلیاں مہر کے پیچھے آئی۔ مہر کو تکلیف پہنچانے کے لیے صباحت کسی بھی حد تک جاسکتی تھی۔ مہر ویسٹریوں کے پاس کھڑی تھی۔ صباحت کی ایک سہیلی آئی۔ اس کے ہاتھ میں بندے تھے جو یہ لوگ اپنی آرٹ کی کلاس میں کسی چیز کی سجاوٹ کے لیے لائے تھیں۔

مہر نے جیسے ہی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا لڑکی نے بہانے سے بندے پھینک دیئے۔ مہر کے ہاتھ میں ریلنگ نہیں تھی یہ پسلی اور پٹختے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے آئی۔ سٹاف روم جو سیڑھیوں کے ساتھ ہی تھا وہاں آواز گئی تو ٹیچرز فوراً باہر آئے۔ وجاہت بھی ان میں سے ایک تھا۔ آگے کا منظر بڑا عجیب تھا۔ مہر کے سر پر سیڑھی لگی تھی اور خون بہہ رہا تھا جبکہ ٹانگ بھی زخمی تھی۔ مہر کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔

"مہر۔۔۔۔۔ مہر۔۔۔۔۔"

وجاہت کے ساتھ ہی سر کروانی کھڑے ہوئے تھے۔ وہ بھی مہر ماہ کو بہت زیادہ لائک کرتے تھے۔ ایک سٹوڈنٹ کے طور پر۔ مہر ان کے لئے اپنی بچی جیسی تھی۔ مہر کو اس حالت میں دیکھ کر سارے ہی پریشان ہو گئے تھے۔ اتنی چلبلی سی بچی خون میں لت پت ہو کر سب کو پریشان کر گئی۔ سب لوگ فوراً سے اس کو ہسپتال

Posted on Kitab Nagri

پہنچانا چاہتے تھے۔ کسی کی اوپر کھڑی لڑکی پر نہیں گئی جو یہ سب دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔ مہر ماہ در دسے رو رہی تھی۔ اس کی چیخوں سے سب جمع ہو گئے تھے۔ وجاہت نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا جبکہ سر کرمانی فوراً سے سب کو ہٹا رہے تھے تاکہ اسے ہسپتال پہنچایا جائے۔ زہرہ نے مہر کو دیکھا تو اس کے ہاتھ سے پانی کی بوتل گر گئی۔

"مہر و۔۔۔۔۔ سراسے کیا ہوا۔۔۔"

"سیڑھیوں سے گر گئی۔۔۔۔۔ زہرہ اس کے گھر انعام کرو تم۔۔۔۔۔"

کرمانی نے زہرہ کو بولا اور خود وجاہت کی گاڑی کابیگ ڈور کھولا تاکہ مہرماہ کو ہسپتال لے جایا جاسکے۔

"وجاہت آگے بیٹھو میں مہر کے پاس بیٹھ جاتا ہوں پیچھے۔"

"نہیں کرمانی آپ آگے گاڑ ڈرائو کریں میں بیٹھ جاتا ہوں پیچھے۔"

کرمانی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ وجاہت پیچھے مہرہ کے ساتھ بیٹھا تھا مہرہ کا خون بہت زیادہ نکل رہا تھا۔ وجاہت نے اپنی گاڑی میں سے ایک کپڑا نکالا اور مہرہ کی ٹانگ پر رکھا خون کو روکنے کے لیے۔ مہرہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ کرمانی نے شیشے سے دیکھا۔ وجاہت مہرہ کر سر پر ایک ہاتھ رکھے اور دوسرا ہاتھ ٹانگ پر رکھے بہت زیادہ پریشان بیٹھا ہوا تھا۔

قریبی ہسپتال پہنچنے کے بعد مہرماہ کو ایمر جنسی میں لے جایا گیا۔ ابھی یہ لوگ پہنچے ہی تھے کہ کرمانی کے نمبر پر اُرسی کی کال آئی جس نے ہسپتال کا پتہ پوچھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

تھوڑی دیر میں جمیل اور ارسی دونوں ہسپتال میں تھے۔

"کیسے ہوا یہ سب سر۔ مہر تو بالکل ٹھیک تھی صبح۔"

سر کرمانی سے ارسی بات کر رہا تھا۔

"پتا نہیں بریک کے دوران مہر و سیڑھیوں سے گر گئی۔ ہمیں آواز آئی تو باہر آ کر دیکھا یہ گری ہوئی تھی۔"

"سر ایسے تو کوئی نہیں گرتا۔ کوئی وجہ تو ہو گی نہ۔"

:میرا خیال ہے ہم یہ چیزیں بعد میں ڈسکس کر لیں۔"

وجاہت جو دوائیاں لینے کیا تھا آتے ہی ارسلان سے بولا۔

"یہ کون ہیں۔"

"مہرماہ کے ٹیچر ہیں یہ بھی۔۔۔"

وجاہت ارسلان کو دیکھ رہا تھا جو بہت پیارا اور خوبصورت جوان تھا۔
www.KitabNagri.com

"بیٹا آؤ ہم ڈاکٹر سے بات کر لیں۔"

جمیل ارسلان کو لینے آیا۔

"یہ کون ہیں کرمانی مہرماہ کے۔"

"بھائی اور بابا ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

جمیل ارسلان کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس گئے۔

"ڈاکٹر میری بیٹی ٹھیک تو ہے نہ۔"

"آپ پریشان مت ہوں شی از فائن۔ سر پر چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے کچھ دن سر میں درد رہے گا۔ ٹانگ پر فریکچر آیا ہے مگر 15 دن میں ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ پیشنٹ کا خیال رکھیے گا۔"

"تھینکس ڈاکٹر"

ارسلان نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور روم میں مہر و سے ملنے چلا گیا جہاں وجاہت پہلے سے موجود تھا اور مہر ماہ کے پاس کھڑے ہو کر مہر ماہ کو دیکھ رہا تھا۔ سر پر بندھی ہوئی پٹی، ہونٹوں پر زخم ٹانگ پر فریکچر کچھ ہی وقت میں مہر و کو بہت کمزور ظاہر کر رہے تھے۔

مہر و نے آنکھیں کھولی تو اسی کو پاس پایا۔

Kitab Nagri

"بھیا۔۔۔۔۔"

"بھیا کی پری۔۔۔۔۔ ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔۔ یہ کیا کر لیا ہے خود کو۔۔۔۔۔ صبح تو بالکل ٹھیک تھی۔"

وجاہت ارسلان کو دیکھ رہا تھا جس نے مہر و کو ہاتھ تھام رکھا تھا اور مہر ماہ بھائی کو رو کر اپنی تکلیف بتا رہی تھی۔

"بھیا صباحت سے لڑائی ہوئی تھی میری۔۔۔۔۔ میں سیڑھیوں پر آئی تو اس کی ایک دوست آئی تھی

میرے پیچھے۔۔۔۔۔ کچھ گرایا تھا انہوں نے میرے پاؤں میں۔۔۔۔۔ پھر یاد نہیں۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

ارسلان وجاہت کی طرف مڑا۔

"آپ اپنے کالج کی لڑکیوں کو ہینڈل نہیں کر سکتے کیا مسٹر وجاہت۔ آج مہرماہ کو کم چوٹ لگی ہے کل کسی کی ایک حرکت سے میرے بہن کو کچھ ہو جاتا ہے تو کون ذمہ دار ہے۔ آپ لوگوں کے لیے آپکے سٹوڈنٹ اہم نہیں مگر ہمارے لیے اپنی بہن بہت اہم ہے۔ اکلوتی بہن ہے میری اور میں ذمہ داروں کے خلاف ایکشن لینے سے بلکل نہیں کروں گا۔"

"آپ پریشان مت ہوں مسٹر ارسلان میں خود اس معاملے کو دیکھوں گا اور ذمہ داروں کو انجام تک پہنچائوں گا۔"

"مجھے امید ہے ایسا ہی ہو گا۔"

وجاہت مہرماہ پر ایک نظر ڈال کر باہر چلا گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com
اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پبلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

رات کو ڈاکٹرز نے مہرماہ کو ہسپتال روک لیا۔ مہرماہ کی والدہ زینب اور ارسلان ہسپتال رہے تھے۔ رات کو ارسلان تو ہسپتال کے لان میں واک کر رہا تھا جبکہ زینب نماز پڑھنے گئی ہوئی تھی۔ نرس سے زینب سے کہا کہ وہ یہاں ہی ہے وہ آرام سے جائیں اور جا کر نماز پڑھیں۔ نرس زینب کے جانے کے بعد فون اٹھا کر وجاہت کو بلانے لگی جس نے اچھی خاصی رقم اسے دی تھی کہ وہ مہرماہ سے اکیلے ملنا چاہتا ہے۔

مہرماہ کی نیند سو رہی تھی۔ وجاہت کمرے میں آیا۔ یہ آتے کی مہرماہ کو دیکھنے لگا۔ خوبصورت بال اس وقت کھلے ہوئے تھے اور پٹی کی وجہ سے مہرماہ کا چہرہ بہت بجا ہوا لگ رہا تھا۔ وجاہت مہرماہ کی پیشانی پر بوسہ دینا چاہتا تھا مگر

Posted on Kitab Nagri

اس نے خود کو روک لیا۔ مہر و کا ہاتھ تھا مے و جاہت اس تکلیف کا اندازہ کرنا چاہتا تھا جو اس نے تب محسوس کی جب مہر ماہ اس کے سامنے خون میں پڑی تھی۔

"تمہیں کچھ ہو جاتا یہ سوچ ہی میں اپنے ذہن میں نہیں لانا چاہتا مہر و۔ مجھے آج پتا چلا ہے کہ تم میرے لیے کتنی اہم ہو زندگی میں۔ ویسے سالے صاحب بڑے ہی سخت ہیں۔ تم اپنے گھر میں بھی بہت لاڈلی ہو اور میرے گھر میں بھی بہت لاڈلی ہو گی۔"

و جاہت مہر و کے ہونٹوں مے زخم کو ہاتھوں سے چھو رہا تھا۔

"تمہاری اس حالت کی ذمہ دار لڑکی کامی جو حال کروں گا سب دیکھیں گے مہر و۔ جلدی سے آ جاؤ واپس تم ہنسی کھیلتی اچھی لگتی ہو یوں بیمار نہیں۔"

"سر آن کی والدہ آرہی ہیں۔"

نرس فوراً سے اندر آئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

و جاہت باہر نکلا اور زینب بیگم اندر آ گئی۔

صبح کی روشنی بہت خوبصورت تھی۔ آن لان میں واک کرنے کے بعد کمرے میں آئی۔ معمول کے مطابق اس نے کھڑکیوں سے پردے ہٹائے تاکہ روشنی اندر آئے۔ صبح سات بجے کا وقت تھا۔ میر نماز کے بعد دوبارہ سو گیا

Posted on Kitab Nagri

میر کا اشارہ تین ماہ کے سالار کی طرف تھا جو تین ماہ پہلے ہی شاہ خاندان میں اپنی بہن عمارہ کے ساتھ آیا تھا۔ سالار کو زیادہ تو آن ہی سنبھالتی۔ اکثر رات کو بھی سالار آن کے پاس ہی ہوتا مگر آج ناکل شاہ رات میں اسے لے گئے تھے۔

"سورہا ہو گا میر۔ سالار کے سونے کا وقت ہے یہ۔"

"سالار کے سونے کا وقت ہے مگر میر انہیں ہیں نہ آن۔"

"اب تم اتنے بڑے ہو گئے ہو 17 سال کے وہ ابھی بچہ ہے۔"

"تو پھر آپ میری باتیں کیوں نہیں مانتی۔"

"کون سی باتیں میں نے تمہاری نہیں مانی میر زادے۔۔۔"

میر نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا۔

"چھوڑیں کیا یاد کریں گی۔۔۔۔۔ میرے کپڑے نکال دیں اور ناشتے کا کہیں۔۔۔۔۔ میں فریش ہر کر باہر آتا

www.kitabnagri.com

ہوں۔۔۔"

"او کے۔۔۔۔۔"

آن شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی۔ میر اس کے پیچھے ہی آیا۔ آن نے اس وقت ڈوپٹا نہیں کر رکھا تھا۔ یہ میر کے سامنے ڈوپٹے کا خیال نہیں رکھتی تھی۔ میر اور آن دونوں بہت قریب تھے مگر آن نے کبھی میر کے مطلق پیار اور محبت والے جذبات نہیں رکھے۔ آن خود سمجھ نہیں پاتی تھی کہ یہ میر سے محبت ہی کرتی ہے مگر کبھی اس

Posted on Kitab Nagri

کے دل نے یہ قبول نہیں کیا تھا۔ میر اس کے برعکس وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آن کے لیے عشق جیسے جذبات رکھنے گا۔ آن کی ہر ایک خوشی میر کی تمنائیں بن گئی۔ آن ہر جگہ میر کے ساتھ کھڑی رہی۔ میر کو جب بھی کبھی مشکل آئی تو اس نے آن کا ہاتھ اپنے کندھے پر پایا جو اس کے لیے ہمیشہ حوصلے کا سبب بنتا۔

میر نے آن کارخ اپنی طرف کیا۔ آن کی بھوری آنکھوں میں بے تحاشا معصومیت تھی۔ آن بے انتہا خوبصورت تھی۔ میر کا قد 5 انچ 10 فٹ ہو گیا تھا جو مستقبل میں اور بھی بڑا ہوتا۔ میر جم جاتا اور خود کو بہت زیادہ منٹیں رکھنے کی کوشش کرتا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ آن سے بڑا لگنے لگا۔ چہرے پر محبت لیئے اس نے آن کی بازو کسی گڑیا کی طرح تھامی۔ آن نازک سی تھی جیسے شیشہ جسے ہاتھ لگایا جائے تو وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا آن اور خوبصورت ہو رہی تھی۔ آن کا انداز بھی بہت زبردست تھا۔ بالوں کو کپڑے سے بنے بند میں قید کیئے خوبصورت گھٹنوں تک آتا شارٹ بلیک فرائڈ جس پر سندھی کڑاھی شیشوں سے کی گئی تھی۔ گلے میں دی ہوئی میر کی چین۔ کانوں میں سونے کے چھوٹے چھوٹے ٹاپس اور ہاتھوں میں اٹے ہاتھ کی ایک انگلی میں سونے کی انگوٹھی تھی جو میر نے ہی اسے گفٹ کی تھی۔

میر شیشے میں آن کا عکس دیکھنے لگا۔ آن کے گلے پر ہاتھ پھیرے میر نے چین کو چھوا۔

"بہت خوبصورت۔۔۔۔۔ آپ کی گردن بہت پیاری ہے آن اور یہ چین۔۔۔۔۔ آپ پر بہت اچھی لگتی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے جھک کر آن کی گردن پر بوسہ دیا۔ آن شاک ہو گئی کیونکہ یہ پہلی مرتبہ تھا کہ میر نے ایسے کیا تھا۔ میر زیادہ تو اس کی پیشانی چومتا یا اکثر اس کے گال پر بوسہ دیا مگر آج میر کے لمس میں شدت تھی جو آن نے بخوبی محسوس کی تھی۔ آن نے فوراً میر سے بازو چھڑوایا۔

"میر جانو جا کر تیار ہو جانو ہم پہلے ہی بہت لیٹ ہیں۔"

آن فوراً سے کمرے کے باہر چلی گئی۔ میر بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا واش روم میں گھس گیا۔

پلین پر تقریباً پانچ گھنٹے لگ گئے سارے شاہ خاندان کو مری پہنچنے میں۔ سارا شاہ خاندان ہی مری آیا تھا ایک ہفتے کے لئے۔ سب گھر والوں نے اپنے تمام کاموں سے چھٹیاں لے رکھی تھی۔ یہ ارادہ نائل شاہ کا تھا کہ ایک دفعہ سال میں ہم سب کو اکٹھے ہو کر کہیں سیر کو جانا چاہیے۔ اسی لیے سارا شاہ خاندان مری آیا ہوا تھا۔ آن مری کے راستوں میں آتے پہاڑ دیکھ دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہو رہی تھی۔ جب سے اس کی شادی ہوئی تھی میر اس کے ساتھ بہت بار کراچی گیا۔ امر کوٹ اور تقریباً سارا حیدر آباد میر نے آن کو دیکھایا۔ ہر مہینے میر اور آن شاپنگ کرنے کراچی جاتے۔ میر آن کو ساحل سمندر بھی لے کر جاتا۔ چوہدری خاندان میں بیٹیوں کو گائوں سے باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔ آن چوہدری حویلی سے سوائے سکول اور کالج کے کہیں نہیں گئی تھی۔ شاہ خاندان میں بھی آن جہاں جاتی میر کے ساتھ ہی جاتی۔ میر نے اپنی پوری کوشش کی تھی کہ وہ آن کو حویلی سے باہر کی دنیا دیکھائے۔ آن بہت شارب دماغ رکھتی تھی اور میر کی ہر طرح سے مدد بھی کرتی۔ میر کی خواہش تھی کہ گدی سنبھالنے کے بعد آن کو ہر طرح کی آزادی دے۔ میر آن کے ساتھ بہت لاکل تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہائے ہائے میں تو کہتی ہوں کیا ضرورت تھی اتنے دور مری آنے کی۔ اگر لڑکی پاس ہو گئی ہے تو اس میں کیا بڑی بات ہوگی۔ میں تو لڑکیوں کی تعلیم کے سخت خلاف ہوں۔ دو لفظ کیا پڑھ لیتی ہیں خاندان کے خلاف باتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں۔"

"کیوں بے جی آپ کی بہوئوں نے ایسی کونسی آپ کے خاندان کے خلاف بات کر دی جس کی بدولت آپ کو لگتا ہے کہ لڑکیوں کا پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں۔"

علیزہ اور اموجو ساتھ بیٹھی تھی انہیں بے جی کی بات ہر گز اچھی نہ لگی۔ بے جی کے آگے امو تو بولتی نہیں تھی مگر وہ علیزہ ہی گیا جو چپ ہو جائیں۔

"یہ تیری زبان بھی نہ دو حرف پڑھ کر ہی اتنی چلتی ہے۔ میرا بیٹا تجھے نہ پڑھتا نہ تو آج تو کسی قابل نہ ہوتی۔" بے جی بھی علیزہ شاہ کے ساتھ پوری طرح لڑائی کرتی۔

"اگر آپ کا بیٹا مجھ سے شادی نہ کرتا تو بڑی ہی خوشی ہوتی بے جی مجھے۔ میں گائوں کے کسی ان پڑھ سے ہی شادی کر لیتی مگر آپ لوگوں کے پڑھے لکھے خاندان سے تو بہتر ہی ہوتا۔"

امو علیزہ کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ہائے کیسی بہو ملی ہے ہمیں۔ بیٹے کے لیے بھی ایسی ہی لڑکی ویاہ لائی ہے۔ اچھا ہوتا نہ کہ میرا بیٹا تجھے دو جوتے لگا کر سیدھا کر دیتا۔ سارا غرور نکلتا تیرا۔"

"ہاں تو بولیں نہ اپنے بیٹے کو ایک یہی کمی ہے پوری کر لے۔"

Posted on Kitab Nagri

میں بارش یا برف باری ہوگی۔ آن کا تو خوشی سے برا حال تھا جبکہ میر آن کی خوشی دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔ آن آج پہلی مرتبہ اتنا بچکانہ رویہ اختیار کر رہی تھی ورنہ آن نے کبھی بچکانہ رویہ ظاہر نہیں کیا تھا۔ جب ان کی شادی ہوئی تو آن خود 18 سال کی تھی مگر آن نے کبھی کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ اس کی بھی خواہشات ہیں بچوں کی طرح۔ آج میر کو احساس ہوا کہ آن بالکل بچی ہے۔ علیزہ اور نائل دونوں لاؤنچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ علیزہ کو نائل سمجھا رہے تھے۔ تھوڑی دیر پہلے بے جی کے ساتھ ہونے والی لڑائی کا غصہ علیزہ نائل سے ناراض ہو کر نکال رہی تھی۔

"ماں سالار سو گیا ہے۔"

میر ماں کے پاس بیٹھا اور سالار کے مطلق پوچھا۔

"ہاں امو کے پاس ہے۔ تم بتاؤ کہیں جا رہے ہو تم۔"

"جی میں اور آن دانیال کے ساتھ ذرا باہر جا رہے ہیں۔ آن کو برف باری دیکھنے ہے تو سوچا باہر جایا جائے۔"

"بہت اچھی بات ہے تم لوگ باہر جاؤ۔ ہم لوگ کل صبح جائیں گے سالار اور عمارہ بہت چھوٹے ہیں انہیں سردی لگ جائے گی۔ دھوپ نکلے گی تو ہم لوگ جائیں گے باہر۔"

نائل نے علیزہ کے بجائے میر کو جواب دیا۔

"کیا ہوا بابا ماں ناراض ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"چپ کرو تم تمہارے بابا کو میری ناراضگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا انہیں صرف بے جی کی ناراضگی سے فرق پڑتا ہے بیوی جائے جہنم میں۔"

علیزہ شاہ طنزیہ بولی۔ "علیزہ آپ جانتی ہیں ایسا نہیں ہے۔ ہم صرف اتنا کہہ رہے ہیں کہ بے جی بوڑھی ہو چکی ہیں ان سے لڑنے کا فائدہ نہیں ہے۔ بے جی پرانے اصولوں کی مالک ہیں۔"

"تو میں کیا کروں شاہ۔ پرانے اصول ہم پر لاگو کریں اور ہم چپ چاپ سنتے رہیں۔۔۔۔۔"

"لیزا آپ سمجھیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا سمجھوں میں شاہ یہی کہ چپ چاپ جو سب کرتے ہیں کرنے دوں۔ ایسا کریں شاہ مجھے کسی زندان میں زنجیریں پہنا کر ڈال دیں بس یہی کمی رہ گئی ہے۔ عذاب ہے میری زندگی آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔"

علیٰ زہ روتے ہوئے اٹھ گئی۔ "ماں۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri میرماں کے پیچھے جانے لگا مگر نائل نے اسے روک دیا۔

"میں دیکھتا ہوں لیزا کو تم باہر جاؤ آن کے ساتھ۔ تمہاری ماں بہت جلدی ناراض ہوتی ہیں۔"

"وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں بابا۔ آپ انہیں زنجیروں میں قید کر دیں بس یہی تو کمی ہے۔ میری ماں کے ساتھ بے جی کا رویہ میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا۔ آپ چپ ہو گئے ہیں کیوں کہ بے جی آپ کی ماں ہیں تو یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کی لیزا میری ماں ہیں۔ آپ خود میری ماں کو ناراض مت ہونے دیں ورنہ پھر میں اپنا طریقہ اپنالوں گا جو کسی شاہ خاندان کے فرد کو اچھا نہیں لگے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

میر غصے سے باپ کو سنا کر چلا گیا۔ نائل سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ انہیں بے جی سے بات کرنی تھی اب۔

آن اور میر دونوں فارم ہائوس سے بہت زیادہ دور نکل آئے تھے۔ آن آگے آگے چل رہی تھی جبکہ میر اس کے پیچھے تھا۔ دانیال بھی اب کے پیچھے ہی تھا مگر تھوڑے فاصلے پر تھا۔ آن نے میر کی طرف برف کا گولا بنا کر پھینکا۔ آن کے گولا پھینکنے پر دانیال نے آن کو دیکھا جس کے چہرے پر خوشی جھلک رہی تھی۔ آج پہلی بار آن کا نقاب اتر اٹھا اور دانیال نے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔ آن نے فوراً نقاب کیا۔ میر نے آن کی طرف برف پھینکی۔ دونوں کھیلنا شروع ہو گئے۔ آن کے جوتوں میں پانی چلا گیا تھا جس کی وجہ سے اسے چلنے میں کافی دشواری ہو رہی تھی۔

"یار کس نے کہا آپ کو کہ پانی میں جائیں۔ اب سردی لگ گئی تو۔"

"کچھ نہیں ہو گا میر یہی تو مزہ ہے برف میں کھیلنے گا۔ آؤ نہ سنو میں بنائیں۔"

آن میر کا ہاتھ تھامے برف پر بیٹھ گئی۔ دانیال آن کے ساتھ ساتھ ہی تھا۔ دانیال وہ خاموش محافظ تھا کہ جس کے ہونے نہ ہونے سے آج تک میر کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ آج بھی میر کو برا نہ لگتا اگر وہ دانیال کو آن کی طرف متوجہ نہ پاتا۔ میر نے فوراً سے آن کا ہاتھ تھاما۔

"میر مجھے ابھی اور کھیلنا ہے۔۔۔۔"

"نہیں واپس چلیں۔ ہم آئیں گے مگر اکیلے۔ آپ کو کسی کے سامنے نہیں لے کر آؤں گا آئندہ میں۔"

Posted on Kitab Nagri

"کیا ہو گیا میرا۔۔۔۔"

"کچھ نہیں آپ بلکل دھیان نہیں دیتی اپنے آس پاس۔۔۔۔ خیال رکھا کریں کون دیکھ رہا ہے آپ کو۔۔۔۔"

"یار نہ کیا کرو ایسا۔۔۔۔ میرا پس چلتے ہیں نہ۔"

"نہیں نہیں آپ کو اکیلے میں لائوں یہاں۔ دانیال بات سنو تم میری۔۔۔۔"

"جی سائیں۔"

"آئندہ تمہیں بی بی کی حفاظت نہیں کرنی۔ ناصر یہ خدمت سرانجام دے گا۔ تم میرے ساتھ رہو گے میرے گارڈ کے طور پر۔۔۔۔"

"جی سائیں۔"

میرا دانیال کو حکم دینے کے بعد آن کا ہاتھ تھامے اسے واپس فارم ہاؤس لے کر آیا۔
www.kitabnagri.com

نائیل کمرے میں آئے تو علیزہ کو بیڈ پر لیٹے دیکھا۔ نائل جانتے تھے اب علیزہ کو ماننے کے لیے انہیں محنت کرنی ہے۔ عمارہ اور سالار دونوں بی بی کاٹ میں سو رہے تھے۔ "علیزہ میں جانتا ہوں جاگ رہی ہیں آپ۔ اٹھ جائیں اور ڈنر کریں۔ ہم خود آپ کے لیے کھانا لے کر آئے ہیں۔ ہمیں بلکل نہیں پسند کہ آپ کھانا کھائے بغیر سو جائیں۔"

Posted on Kitab Nagri

ٹرے بیڈ پر رکھ کر نائل نے علیزہ کو اٹھایا۔ علیزہ نے کروٹ بدلی۔ چہرے پر آنسو اپنے نشان چھوڑ چکے تھے۔

"لیزا کیوں روئی ہیں آپ۔۔۔"

"آپ کو کیا لگے۔ میں روئیں ہاؤنس کر زندگی گزاروں۔"

"لیزا ایسا نہیں ہے آپ جانتی ہیں ہم آپ کی کتنی پرواہ کرتے ہیں۔"

"نہیں چاہیئے مجھے آپ کی پرواہ۔ آپ کی پرواہ کی بدولت ہی تو ہم آج اس حال میں ہیں۔"

نائیل نے علیزہ کو اٹھایا اور ان کی آنکھ پر ٹھہرا آنسو اپنے لبوں سے چنا۔ علیزہ نے خود کو چھڑانا چاہا مگر نائل کی گرفت مضبوط تھی۔

"لیزا میری جان یوں ناراض نہیں ہوتے۔ کھانا کھائیں میرے ہاتھ سے شاباش۔"

"بہت برے ہیں آپ شاہ بہت برے۔ ہمیں بلکل نہیں پسند آپ کا پیار۔۔۔"

"غصہ تو مت کریں نہ یار۔ میں بے جی سے بات کروں گا کہ اب بلکل تنگ نہیں کرنا میری لیزا کو ورنہ اس بار

میں نہیں آپ کا پوتا آپ سے جواب مانگے گا۔"

علیزہ کے منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے نائل نے انہیں بہت پیار سے منایا۔ وقت ہمیشہ ایک ہی دہلیز پر کھڑا نہیں ہوتا ایسے ہی وقت آگے نکل چکا تھا اور شاہ خاندان کا گدی نشین ہی خاندان کا نقشہ بدلنے کو تیار تھا۔

Posted on Kitab Nagri

مہر و گھر آگئی تھی۔ جب سے مہر و گھر آئی تھی تب سے ارسلان اسے تنگ کر رہا تھا۔ مہر و کے پلاسٹر پر ارسلان نے بہت کچھ مار کر سے لکھا۔ مہر و کو سخت غصہ آ رہا تھا ارسلان کی حرکتوں پر مگر وہ کچھ نہیں کر پار ہی تھی۔ مہر و سو کر جاگی تو اس نے زینب بیگم سے فرمائش کی کہ آج اس کی پسند کی بریانی بنائیں۔ زہرہ اس کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ ارسلان بھی کمرے میں آگیا۔

"آپ کو کہیں بھی چین نہیں ہے ارسی بھائی۔ صبح سے کبھی یہاں کبھی وہاں چوٹ مجھے لگی ہے اور یونیورسٹی سے آپ نے چھٹی کی ہے بابا کو بتاؤں گی میں کے آپ کو تو بہانا چاہیے ہے فارغ بیٹھنے کا۔"

"تم نہ کچھ زیادہ ہی اپنا ننھا سادماغ لڑاتی ہو مہر و۔ آج میری کوئی کلاس نہیں تھی اس لیے یونیورسٹی سے آف لیا۔ ویسے زہرہ تم کالج کیوں نہیں گئی۔"

"بس ایسے ہی جیسے آپ نہیں گئے ارسی بھائی۔"

"زہرہ ایک بات تو بتاؤ۔ کیا مہر و تمہیں اچھی لگتی ہے۔"

"کیا مطلب میری دوست ہے بچپن سے ہم ساتھ ہیں۔ بہنوں جیسی ہے میری۔"

"اچھا بڑی بات ہے یہ چڑیل بھی کسی کو اچھی لگتی ہے۔"

"اما۔۔۔ اما دیکھیں نہ بھائی کو تنگ کر رہے ہیں مجھے۔"

مہر و نے اونچی آواز میں زینب بیگم کو بلایا اور ساتھ ہی کشن زور سے ارسی کو مارا۔

"اف نازک سی ہے یہ مارتی تو ایسے ہے جیسے ہاتھی ہو۔"

Posted on Kitab Nagri

ارسلان اپنی گردن سہلاتا ہو بولا جہاں اسے کشن لگا تھا۔

"ناٹک کم کیا کریں ارسلان بھائی۔"

زہرہ نے کشن زمین سے اٹھا کر بیڈ پر رکھا۔ "یار ویسے مذاق کی بات چھوڑتے ہیں اس صباحت کا کیا کرنا ہے۔ مجھے تو اس کی شکل یاد کر کے ہی غصہ آرہا ہے۔ میک اپ کی دکان میری بہن سے جیلز ہوتی ہے۔ مہرو اس کی کس سہیلی نے تمہیں گرایا۔"

"ہماری کلاس میں ہی ہوتی ہے بھائی۔"

مجھے ایک بار کالج واپس جانے دیں پھر دیکھیے گا میں کرتی کیا ہوں صباحت اور اس کی سہیلیوں کے ساتھ۔"

"ضرورت نہیں ہے تمہیں ایسے لوگوں کے منہ لگنے کی۔ تمہارے دونوں سر کہہ رہے تھی وہ اس معاملے کو خود دیکھیں گے۔ میں چکر لگانوں گا کل کالج۔ اگر وہ کوئی ایکشن نہیں لیتے تو میں خود ہی دیکھوں گا پھر سب۔ پھوپھو کی طرف بھی ایک چکر تو بنتا ہے۔ بابا اور میں جائیں گے ان کی طرف ان کی لاڈلی کے کارنامے سنائیں۔"

"بھیا چھوڑیں نہ فضول باتیں مجھے کھانے کو کچھ لا کر دیں۔"

"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے ارسلان بھائی کہیں ایسا نہ ہو کہ غصے میں آپ کو ہی کھالے۔"

"زہرہ۔۔۔۔۔"

مہرو نے غصے میں زہرہ کو بھی کشن مارا۔ "زہرہ ہماری بلی شیرنی بنی ہوئی ہے تنگ مت کرو اسے۔"

Posted on Kitab Nagri

ارسلان باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ارسلان ٹرے لے کر آیا جس میں کھانا تھا یہ اپنے لیے زہرہ اور مہرو کے لیے کھانا لے کر آیا۔ مہر و جب چھوٹی تھی تب سے ارسلان اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتا تھا۔ والد کے خاندان میں صرف دو پھوپھو جو کبھی کبھار آتی جبکہ ماں کے خاندان میں کوئی نہیں تھا اسی خاطر ارسلان اور مہر و کا زہرہ کے سوا کوئی خاص دوست نہیں تھا۔ جب بھی ارسلان ماں سے ان کی فیملی کا پوچھتا تو وہ یہی کہہ دیتی کی وہ اکوتی اولاد تھی اور نانانی فوت ہو گئے تھے ان کے بچپن میں۔

ارسلان مہر و کو اپنے ہاتھوں سے چاول کھلا رہا تھا۔ مہر و بھی آرام سے کھا رہی تھی زہرہ ہمیشہ ان کو دیکھ کر ہنستی اور خواہش کرتی کہ کاش اس کا ایک بھائی ہوتا جو اس سے ایسی ہی محبت کرتا۔

"بھیا مجھے نیند آرہی ہے آپ لوگ لائٹ آف کر دیں۔"

"ٹھیک ہے مہر و میں بھی چلتی ہوں امی کی کال آئی ہے گھر بلا رہی ہیں۔"

زہرہ مہر و سے مل کر چلی گئی۔ ارسلان اٹھا اور لائٹ آف کر کے صوفے پر لیٹ گیا کہ شاید مہر و کو کچھ ضرورت ہو تو اس کا پاس ہونا ضروری ہے۔

www.kitabnagri.com

وجاہت اور شائستہ آپا نے کلاس کی کچھ لڑکیوں کو بلا کر پوچھ کچھ کی۔ سب لڑکیوں کا یہی کہنا تھا کہ انہوں نے کئی بار صباحت اور مہر و کو لڑتے دیکھا ہے اور زیادہ تر قصور صباحت کا ہی ہوتا ہے ہر بار۔

صباحت، زینبہ دونوں شازیہ کے سامنے کھڑی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ لوگ جانتے ہیں یہ کیا حرکت کی ہے آپ لوگوں نے۔ آپ کی اس حرکت سے کسی کی جان بھی جاسکتی تھی۔ میں اپنے کالج میں ہر گز آپ لوگوں جیسی لڑکیوں کو برداشت نہیں کروں گی۔"

زینہ جس نے مہر و کو گرایا تھا وہ بڑی ہی معصومیت سے بولی۔

"میڈیم یقین کیجئے ہم نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ مہر و تو پہلے سے ہی سیڑھیوں پر کھڑی ہوئی تھی جب میرے ہاتھ سے آرٹ کی کچھ چیزیں گر گئی۔ میڈیم ہم تو مہر و کے ساتھ کبھی نہیں لڑے وہ صباحت کی کزن ہے تو اس ناطے ہم لوگ اس کے ساتھ مذاق کر لیا کرتے تھے مگر ہم نے اس کے ساتھ کچھ برا نہیں کیا۔"

"تو کیا وہاں پر موجود لوگ جھوٹ بول رہے ہیں جن لوگوں نے دیکھا کہ تم نے جان بوجھ کر اس کی طرف پلیٹ پھینکی جس میں آرٹ کی چیزیں تھی اور مہر و سلف ہو کر گری۔ میں نہیں چاہتی کہ تم لوگ میرے کالج میں نظر بھی آؤ۔"

"میڈیم پلیز ہمیں ایک موقع دے دیں ہم آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔"

"نہیں آپا ایسے لوگوں کو موقع دینے سے ہمارے باقی سٹوڈنٹ خراب ہوں گے۔ آپ ابھی اسی وقت انہیں باہر کریں۔"

"سر آپ اتنے سخت کیسے ہو سکتے ہیں لڑکیاں ہیں ہم۔ ہماری ریپوٹیشن خراب ہو جائے گی اگر آپ لوگ ہمیں اس طریقے سے کالج سے نکالیں گے۔ ہمارے کیریئر ہیں آگے ہمارے خاندانوں نے ہم پر پیسہ لگایا ہے پلیز

سر۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"یہ سب آپ کو تب سوچنا چاہیے تھا جب مہرماہ کو گرایا تھا۔ آپ لوگوں کو بالکل خیال نہیں آیا کہ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو۔ یہ سبق ساری زندگی کے لیے آپ لوگوں کے دماغ میں رہے گا کہ کسی کے ساتھ برا کریں تو انجام کیا ہوتا ہے۔"

وجاہت نے گویا بات ہی ختم کر دی۔ صباحت کا تو غصے سے برا حال تھا کہ وہ چھاٹنک بھر کی لڑکی اسے کالج سے باہر کروا رہی ہے۔

"وجاہت ہم انہیں اور سزا بھی دے سکتے تھے۔ ہو سکتا ہے سچ میں کوئی خالقی ہوئی ہو لڑکیوں سے۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے آپا۔ خالقی اتنی سوچی سمجھی نہیں ہوتی۔ بے فکر رہیں امیر ماں باپ کی اولادیں ہیں کہیں نہ کہیں داخلہ مل جائے گا مستقبل میں۔ اچھا آپ تیار رہنا شام میں مہر کے گھر چلیں گے۔"

"ویسے بہت جلدی نہیں ہے تمہیں وجاہت۔ ابھی لڑکی کو سمجھا پھر بات آگے بڑھنا۔"

"میں فیصلہ کر چکا ہوں آپا اور آپ جانتی ہیں آپا میرے فیصلے کتنے پختہ ہوتے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

وجاہت اور شازیہ دونوں شام کے وقت مہر کے گھر آئے۔ مہر کے گھر کا ایڈریس انہیں کرمانی نے دیا تھا جو پہلے ہی مہرماہ کو دیکھ کر جاچکا تھا۔ وجاہت کے ہاتھ میں خوبصورت بکے تھا جس کے اندر سرخ گلابوں کے ساتھ موتیوں کی لڑیاں پڑی ہوئی تھی جو بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

دروازہ ارسلان نے کھولا اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے وجاہت کھڑا ہوا تھا جسے ارسلان نے پہچان لیا۔ وجاہت سے ملاقات کے بعد اس نے وجاہت تو شازیہ کو اندر آنے کیلئے کہا۔ گھر میں اس وقت صرف مہرماہ اور ارسلان ہی تھے۔ زینب اور جمیل کسی جاننے والے کے ہاں گئے ہوئے تھے۔

"آئیے سر۔۔۔۔۔"

ارسلان انہیں مہرماہ کے کمرے میں ہی لے آیا جو بہت پیارا تھا۔ سامنے لگی تصویروں سے پتہ چل رہا تھا کہ ان کا گھر کتنا خوش حال ہے۔

"مہرماہ اٹھ جائو وجاہت سر اور ان کی بہن تمہیں دیکھنے کے لیے آئے ہیں۔"

مہرماہ بیٹھے ہوئے ہی سو رہی تھی اور ہاتھ میں سٹوری بک تھی۔

"اسلام علیکم مہرماہ کیسی ہیں آپ۔"

"میں ٹھیک ہوں میم آپ کیسی ہیں۔"

مہرماہ نے پھولوں کا بکے ان سے لے کر سائڈ پر رکھا۔ وجاہت نے مہرماہ کو سلام کیا۔

"کیسی ہیں آپ مہرماہ۔"

"آئی ایم فائن سر"

Posted on Kitab Nagri

وجاہت مہرماہ کے سامنے ہی کر سی پر بیٹھ گیا۔ اس کمرے میں تصویریں صرف ارسلان اور مہرو کی تھیں۔ شازیہ کو ایسے لگ رہا تھا جیسے اس گھر سے بہت گہرا تعلق ہے ان کا۔

ارسلان نے فوراً کال کر کے زہرہ کو بلوایا کہ مہمان آئے ہیں گھر میں کوئی نہیں تو زہرہ چائے بنا دے۔ زہرہ کی والدہ نے اسے پیچھا۔ ارسلان اور زہرہ دروازے پر ہی شروع ہو گئے۔

"ویسے خود کیوں چائے نہیں بنالی آپ نے ارسلان بھائی۔ بڑی بڑی باتیں کرتے رہتے ہیں کہ میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔"

"اب اچھا تھوڑی لگتا ہے کہ میں مہرماہ کو مہمانوں کے پاس چھوڑ دوں۔ تم تو ہمسائی ہو ہماری تمہارا فرض بتا ہے ہماری مدد کرنا۔"

"ہیں بھئی ہمسائی ہی سمجھنا ہمیں بس۔۔۔۔۔"

زہرہ غصے سے کچن میں گھس گئی جبکہ ارسلان اس کی کہی بات کا مطلب سوچ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

شازیہ چھوٹی موٹی باتیں مہرماہ سے کر رہی تھی جبکہ مہرماہ خود پر وجاہت کی نظر محسوس کر رہی تھی اور دانت پس رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی ارسلان کو باہر جانے کی اس کے پاس ہی بیٹھا رہتا۔ مہرماہ نے اس وقت پنک شارٹ شرٹ اور سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا جبکہ دوپٹے گلے میں تھا بالوں میں بینڈ لگا ہوا تھا جو کھل کر آگے آئے ہوئے تھے۔ مہرماہ کو دیکھ کر لگتا تھا کہ یہ گھر میں بالکل بچوں کی طرح رہتی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"سوری میں ذرا باہر گیا تھا کیسے ہیں آپ لوگ ٹھیک ہیں نہ۔"

"ہم بالکل ٹھیک ہیں۔ سوچا کہ جا کر مہرماہ کو دیکھا آئیں۔ آپ لوگوں کے والدین کہاں پر ہیں۔"

"بابا کے دوست کے گھر گئے ہوئے ہیں۔۔" ارسلان نے شازیہ کی بات کا جواب دیا۔

"کیا کرتے ہیں آپ کے والد ارسلان۔"

شازیہ نے ارسلان سے سوال کیا۔

"میرے فادر کی ورک شارپ ہے۔ ہم لوگ گاڑیوں کا بزنس کرتے ہیں۔"

"آپ کا کیا ارادہ ہے مستقبل کا ارسلان"

"سر میں بابا کے بزنس کو ہی دیکھوں گا۔"

"گڈ اور مہرماہ کا مستقبل کا کیا ارادہ ہے۔"

"مہرماہ تو اپنی مرضی کی مالک ہے سر۔ یہ مستقبل میں جو کہے گی ہم اسے کرنے دیں گے۔"

"اچھی بات ہے ماں باپ کو اولاد کو زندگی گزارنے کا پورا حق دینا چاہیے۔"

"سہی کہہ رہی ہیں آپ میم۔ مہرماہ تو ویسے بھی ہمارے گھر کی رونق ہے۔ یہ جو چاہے کر سکتی ہے۔ مہرماہ کی ہنسی

سے ہی تو یہ گھر زندہ رہتا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

ارسلان کی بات پر وجاہت نے مہرماہ کو دیکھا جو بہت زیادہ مان سے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی۔ کبھی ایسے ہی آن بھی تو وجاہت کو دیکھتی تھی۔

پورے بیس دن بعد آج مہرماہ کالج آئی تھی۔ زہرہ کا تو خوشی سے برا حال تھا کہ مہرماہ دوبارہ سے کالج آنا شروع ہو گئی ہے۔ ویسے بھی ایک ماہ بعد ان کے پیپر تھے۔ سخت سردی کا موسم تھا فروری کے دن تھے۔ جیسے ہی مہرماہ کلاس میں آئی تقریباً سب ہی لڑکیاں اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"دیکھو سب کلاس میں بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔"

صباحت کو جب نکالا گیا تو پھوپھو مہرماہ کے گھر آئی تھی اور بہت زیادہ لڑائی کی مہرماہ کے بابا کے ساتھ۔ پھوپھو نے کہہ دیا کہ آج کے بعد وہ بھائی سے کبھی ملیں گی۔ اس کے بعد کالج میں صباحت کا گروپ جس میں سب اس کی سہیلیاں تھیں انہوں نے فیصلہ کیا کہ جب مہرماہ کالج آئے گی تو اس کا جینا حرام کر دیں گی اور صبح ہی انہیں معلوم ہوا تھا کہ مہرماہ دوبارہ واپس کالج آرہی ہے۔ انہوں نے مہرماہ کو تنگ کرنے کا سارا انتظام کر لیا تھا مگر اس طریقے سے مہرماہ ان الزام نہ لگا سکے۔

"مہرماہ ہمیں تمہارا بہت زیادہ انتظار تھا۔ آجائو جلدی سے۔"

ایک لڑکی نے سنو سپرے کھولا۔ مہرماہ پر سنو سپرے کرنے کے بعد صباحت کی ہی ایک سہیلی نے جیسے ہی سپرے والی بوتل مہرماہ کے اوپر سپرے کی اس کے اندر سے سپرے کے بجائے گیلارنگ والا پانی نکلا جس نے

Posted on Kitab Nagri

مہرماہ کو سخت سردی میں ٹھنڈا کر دیا۔ صباحت کی دو اور سہیلوں نے بھی مہرماہ کو گایا کرنے لیئے سنو سپرے کی جگہ رنگ والا پانی پھنکا۔

"یہ کیا حرکت ہے۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔ لوگ نظر نہیں آتا آپ لوگوں کے مہرماہ ابھی بیمار ہے۔" وجاہت نے آتے ہی لڑکیوں کو ڈانٹا۔

"سر ہم تو مہرماہ کو ویکم کر رہے ہیں۔ آپ پوچھ لیں سب سے ہم نے تو سپرے کیا ہے رنگ والا۔" "بہت بری بات ہے کہ اس چھوٹی سے عمر میں آپ لوگ اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں۔ یہ سب حرکتیں آپ کی فیملی شو کرتی ہے یاد رکھیں۔ جائیں اور جا کر اپنی جگہ پر بیٹھیں سب۔" وجاہت سب کو ڈانٹ کر مہرماہ کی طرف موڑا جس کے ساتھ زہرہ کھڑی تھی۔ وجاہت نے اپنا بلیگ منحل کا کوٹ اتارا اور مہرماہ کو دیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"there is no need of this sir i am fine"

مہرماہ نے کوٹ واپس کرتے ہوئے وجاہت کو کہا۔

"-take my coat mehrma -"look at yourself you are shivering

"thank you sir for you kindness but i have an extra coat i will give it to

"-mehrma

Posted on Kitab Nagri

زہرہ فوراً بول پڑی۔ اسے معلوم تھا کہ مہرماہ وجاہت سے کتنا چڑتی ہے۔

"او کے زہرہ آپ جائیں مہرماہ کے ساتھ ان کے بال گیلے ہو گئے ہیں سردی لگ جائے گی مہرماہ کو۔"

"تھینک یو سر ہم چلتے ہیں۔"

مہرماہ زہرہ کے ساتھ باہر نکل گئی جبکہ کلاس میں مہرماہ اور وجاہت کے مطلق سرگوشیاں شروع ہو گئی۔

وجاہت اور مہرماہ کی آئے دن کسی نہ کسی بات پر لڑائی ہونا شروع ہو گئی۔ کلاس میں بھی وجاہت مہرماہ سے کوئی سوال کرتا تو مہرماہ ہمیشہ ہی اسے الٹا جواب دیتی۔ مہرماہ بہت زیادہ ضدی تھی یہ وجاہت جان چکا تھا۔ کالج میں بہت سے لوگ یہ بات کرنا شروع ہو گئے کہ شاید مہرماہ کا وجاہت سے کوئی تعلق ہے جس کی وجہ سے مہرماہ کی کوئی بھی بات ہو وجاہت فوراً اس جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔

زہرہ کی میڈیم ایمان جو انگلش کی ٹیچر تھی ان کے ساتھ ایک کلاس تھی۔ زہرہ اکثر ایکسٹر اکلاس لیتی جبکہ مہرماہ ہمیشہ یہ کہہ دیتی کہ اسے ارسی پڑھا دے گا۔ مہرماہ لینچ لے کر گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی تھی اور اپنے سامنے کتاب کھولی ہوئی تھی مگر کتاب پر دھیان کم تھا اور لنچ پر زیادہ۔ اسی وقت اسے معلوم ہوا کہ وجاہت اس کے ساتھ آکر بیٹھا ہے۔ مہرماہ کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا وجاہت کا یوں ساتھ آکر بیٹھنا۔

"سر آپ کو کوئی کام ہے۔"

"کیوں مجھے کوئی کام ہی ہو گا تو میں تمہارے پاس آکر بیٹھ سکتا ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"نہیں سر ایسی بات نہیں لیکن میں آپ کی سٹوڈنٹ ہوں یوں اچھا نہیں لگتا کہ آپ میرے ساتھ آکر بیٹھیں۔"

"تمہیں اب عادت ڈال لینی چاہئے مہر۔ تم اتنی معصوم کیسے ہو کہ تمہیں علم نہیں ہوا کہ تم کسی انسان کے دل میں بس گئی ہو۔"

"سر آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ کو علم ہے نہ کہ ہمارے درمیان کیا رشتہ ہے۔ ایک استاد کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے سٹوڈنٹ سے ایسی باتیں کرے۔"

میں آپ کی عزت کرتی ہوں۔ اپنی عزت آپ کے ہاتھ میں ہے سر۔"

"میں نے تم سے کوئی ایسی بات نہیں کی جو تمہیں سمجھ نہ آئے مہر ماہ ویسے بھی تمہارا کالج ختم ہونے والا ہے اس کے بعد میں تمہارا استاد نہیں رہوں گا۔ ہمارے درمیان ایک بہت خوبصورت رشتہ بھی بن سکتا ہے جس کو میاں بیوی کا رشتہ کہا جاتا ہے۔"

"پلیز سر اپنے آپ کو میری نظروں میں اتنا مت کرایا کہ کل آپ اٹھ نہ پائیں۔"

"میں نے تم سے ایک سیدھی سی بات کی ہے مہر۔ بہت جلد میری امی تمہارے گھر رشتہ لائیں گی۔"

"جو میں ہرگز قبول نہیں کروں گی۔ آپ جیسے بندے سے شادی سے بہتر ہے میں شادی ہی نہ کروں۔"

"تم انکار نہیں کرو گی مہر ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں انجام سے نہیں ڈرتی سر۔ خیر آئندہ آپ میرے راستے میں مت آئیے گا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

مہرماہ غصے سے گراونڈ سے اٹھ گئی جبکہ وجاہت وہیں مہر و کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

المیر اور آن دونوں ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ساتھ میں بیٹھے میرا حیل کسی بات پر ہنس رہے تھے۔ المیر کی نظریں تو بس آن پر تھی جس کے کھانا کھاتے ہاتھ میر کو متوجہ پا کر رک گئے۔

"کیا ہو گیا ہے میر۔"

"آپ اتنی پیاری لگ رہی ہیں آن۔"

المیر نے جھک کر آن کے گال پر بوسہ دیا۔ آن کے ہاتھ سے چیچ گر گیا۔ را حیل سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی انجان بن گئے۔ اموجو سامنے بیٹھی تھی ہنسنے لگ گئی۔

"المیر جانا تم نے کمرے میں ہے۔ اپنی حرکتیں درست کرو بڑے ہو گئے ہو۔"

www.kitabnagri.com

آن نے جھک کر المیر کے کان میں سرگوشی کی۔

"تو کیا آپ بیوی ہیں میری۔ کوئی دیکھتا ہے تو دیکھتا رہے۔"

اموان دونوں کو لڑتے دیکھ کر بولی۔

"را حیل میر سچ میں بڑا ہو گیا۔ دیکھیں تو ذرا اس کی حرکتیں۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے جھک کر امو کو سلوٹ کیا۔

"شکر ہے آپ نے تو مانا میں بڑا ہو گیا ہوں ورنہ میری بیوی۔۔۔۔۔۔"

آن نے پھر میر پر غصہ کیا جو آجکل اپنی حرکتوں سے اسے زچ کیئے رکھتا۔ قد کے ساتھ اس کی عقل بھی بڑھ گئی تھی جو آن کے لیئے ناقابل برداشت بات تھی۔ آن کے نزدیک میر اس سے ہمیشہ چھوٹا ہی تھا مگر میر کے نزدیک آن صرف اس کی تھی۔

آن دو دنوں کے لیئے بے جی کے ساتھ پرانی حویلی گئی ہوئی تھی۔ بے جی نے کچھ عورتوں سے ملنا تھا تو ساتھ میں آن کو بھی لے گئی۔ آن آج جب حویلی واپس آئی تو سب ملازم سہمے ہوئے تھے۔ میر نائل بھی خاموش تھے۔

"سلام بابا۔ کیا ہوا ہے سب اتنے پریشان کیوں ہیں۔"

نائل نے آن کے سر پر ہاتھ رکھا۔
www.kitabnagri.com

"بیٹا میر کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے۔ تمہارے جانے کے بعد اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ بس ایک ہی بات بار بار کہتا ہے کہ آپ سب نے آن کو کہیں دور بھیج دیا ہے۔ ہاتھوں کو۔۔۔۔"

"بابا اس نے کہیں ہاتھوں کو زخمی تو نہیں کیا پھر سے۔"

نائل شاہ خاموشی سے سر جھکا گئی۔ آن فوراً اپنے کمرے کی طرف گئی۔ دروازہ کھولنے پر اسے چیخنے کی آواز آئی۔

Posted on Kitab Nagri

"دفع ہو جاو یہاں سے۔ خبردار جو کوئی میرے کمرے کی طرف آیا۔"

"میر میں ہوں شاہ بی بی۔"

آن میر کے پاس بیٹھ گئی اور اس کے سر میں انگلیاں پھیر کر بولی۔ میر نے کروٹ بدلی اور آن کو دیکھا۔ میر اٹھارہ برس کا ہو چکا تھا مگر میر سے آن کو بے انتہا خوف آنے لگا تھا۔ آن میر وہ تیرہ سالہ بچہ نہیں تھا جسے آن کچھ بھی کہہ کر بھلا لیتی۔

"مجھے چھوڑ گئی تھی نہ آپ۔"

میر کی سرخ آنکھوں میں وحشت تھی۔ آن نے اس کے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"میں تمہیں چھوڑ سکتی ہوں میر۔ تم میری جان ہو میر زادے۔ میرا گھر وہیں ہے جہاں تم ہو میر زادے۔"

میر بیٹھا اور آن کا ہاتھ تھام لیا۔ آن کے دیکھتے ہی میر نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور بیڈ سے اٹھا۔ اپنے ہاتھوں کو میر نے پچھلے دو دنوں میں اچھا خاصا زخمی کر لیا تھا۔

"مجھے پتا ہے آپ بھی چلی جائیں گی۔ میری ماں بھی مجھ سے محبت نہیں کرتی۔ آپ بھی میر کو نہیں چاہتی نہ
----- میرے ہی نفرت کے قابل۔۔۔"

میر نے سائٹ ٹیبل پر پڑا گلہ ان دیوار پر دے مارا۔ آن کو اس سب سے بہت خوف آتا تھا۔ مگر یہی آن کی قسمت تھی ایک جنونی شخص اس کا ہم سفر تھا جس کے اگلے لمحے کی کوئی گارنٹی نہیں تھی۔

"میر مت کرو ایسا۔ میر۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

آن نے میر کو بہت مشکل سے قابو کیا۔ میر کے ہاتھ سے نکلتا خون آن کے کپڑوں پر لگنے لگا۔

"بولیں جائیں گی مجھے چھوڑ کر میر زادی۔"

میر نے آن کے بالوں کو پکڑ لیا۔ آن جانتی تھی میر کو دورہ پڑا ہے۔

"میر تم جانتے ہو نہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔"

"میر تو پاگل ہے نہ۔ آن تو اتنی پیاری ہے۔۔۔۔۔۔ وہ کیسے ایک پاگل کے ساتھ رہ سکتی

ہے۔۔۔۔۔۔ میر پاگل ہے نہ۔۔۔۔۔۔"

میر کا لہجہ ٹوٹا پھوٹا تھا۔ آن کے بال چھوڑ کر میر اونچا اونچا چیخنے لگ گیا۔ آن نے کانپتے ہاتھوں سے میر کو تھاما۔ میر نے اس کے کندھے پر سر رکھا۔ آن اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگ گئی ہمیشہ کی طرح۔ ایک ٹوٹا ہوا انسان آن کے نصیب میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔

"میر زادی ہی قابو کر سکتی ہیں میر سائیں کو۔ دیکھو تو میر زادے آدھے پاگل ہیں۔ پتا نہیں بی بی کیسے انہیں تھام

لیتی ہیں۔ ہمیں تو میر کی آنکھوں سے ہی خوف آتا ہے۔" www.kitabnagri.com

ملازمین میر کی برائیاں کر رہے تھے۔ اموان کے پاس آئی۔

"بہت باتیں آگئی ہیں تم لوگوں کو۔ فارغ کرتی ہوں تم لوگوں کو۔ کام کرو جا کر اپنا"

امونے ان سب کو فارغ کیا۔ انہیں خود آن کی ہمت پر حیرت ہوتی تھی جو پچھلے پانچ سال سے ایک سائیکو انسان کے ساتھ رہ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

آن نے میر کی مرہم پٹی کر کے بہت مشکل سے اسے کھانا کھلایا۔ آن اب بیڈ پر خاموشی سی بیٹھی ہوئی تھی۔ میر اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹا ہوا تھا۔ میر آن کو ایسے تھام کر سویا ہوا تھا جیسے ابھی یہ بھاگ جائے گی۔ آن کی زندگی میر پر شروع ہو کر میر پر ہی ختم ہوتی تھی۔ میر کے لیے کھانا بننا، میر کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا۔ میر کو کوئی تکلیف بھی نہ ہو یہ سب آن کی ذمہ داری تھی۔ میر آن کے پیچھے پاگل تھا۔ آن اگر ذرا دیر کو اس کی نظروں سے دور ہوتی تو وبال آجاتا۔ آن بے آواز رو رہی تھی۔ آج پانچ برس ہو گئے تھے آن کو اپنے گھر والوں کی صورت دیکھے۔ اس کا بھی گھر تھا مگر شاہ خاندان نے اسے میر زادی بنا کر قید کر ڈالا تھا۔ آن کو جنونی لوگوں سے شدید نفرت تھی مگر اب میر کا جنوں اسے رونے پر مجبور کرتا مگر پھر یہ میر زادی ہونے کے ناطے خاموش ہو جاتی۔

میر کی آنکھ کھلی تو کمرے میں سالار اس کے ساتھ ہی سویا ہوا تھا۔ آن بستر پر نہیں تھی۔ کمرہ سہی حالت میں آچکا تھا۔ میر کو آن کی کمی شدت سے محسوس ہوئی۔ میر نے شرٹ اتاری ہوئی تھی۔ میر اٹھا تو دیکھا کہ سالار اس کے ساتھ ہی سویا تھا شاید آن نے اسے میر کے ساتھ ہی سلا دیا تھا۔

میر نے شرٹ پہنی مگر بٹن بند نہیں کیئے۔ میر کا رخ کمرے سے باہر لان کی طرف تھا۔ بے جی اور بڑے شاہ یعنی میر کے دادا میر کو پکن میں جاتا دیکھ رہے تھے۔

"سائیں میر تو آن کے پیچھے پاگل ہو گیا۔ بہت بڑی غلطی کر دی آپ نے آن کی شادی میر سے کر کے۔"

Posted on Kitab Nagri

"اور کوئی لڑکی بھی تو نہیں چوہدری خاندان میں۔ آن نے تو ہمارے پوتے کو ایسا پاگل کیا ہے کہ مجھے لگنے لگا ہے مستقبل میں میرے فیصلے ماننے سے انکار کر دے گا۔"

"سائیں میں تو کہتی ہوں اس کو ٹھکانے لگائیں۔"

بے جی بات ہی کر رہی تھے کہ پیچھے سے علیزہ شاہ عمارہ کو اٹھائے آئی۔ راحیل شاہ اور امودونوں ابھی ابھی حویلی داخل ہوئے تھے۔

"کیوں بے جی جیسے معصوم شیزہ کو دنیا تھا بدکاری کے الزام میں یا آپ ی بیٹی کی طرح کسی گھر کے کونے میں جلا کر رکھ کر دیں گی آن کو بھی۔"

"بہو زبان کو لگام دو۔ تمہاری اتنی ہمت نہیں ہونی چاہیے کہ اپنی ساس سے ایسے بات کرو۔"

"میر۔۔۔۔۔ میر۔۔۔۔۔ کہاں ہو تم۔ آؤ باہر اور دیکھ لو اپنے سگوں کی محبت۔"

میر جو آن کے پاس کچن میں تھا ماں کی آواز پر کچن سے باہر آیا۔

www.kitabnagri.com

"ماں کیا ہوا ہے۔"

راحیل شاہ اور امودون علیزہ کو دیکھ رہے تھے جو بڑے شاہ کے آگے کھڑی ہو گئی تھی۔ آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی تھی میر شاہ کے آگے کھڑے ہونے کی۔

"آن کو مارنے والے ہیں تمہارے دادا۔ بچا لو اس کو ورنہ 13 سال پہلے کا واقعہ دوبارہ اس حویلی میں دہرایا جائے گا۔ یہ یاد رکھنا اس بار مجرم تم ہو گے۔ آن تمہاری اور تمہارے خاندان کی حقیقت سے واقف نہیں۔ مت مجبور

Posted on Kitab Nagri

کرو اسے کہ تم سے نفرت کرے جیسے میں تمہارے باپ سے کرتی ہوں۔ تم چاہتے ہو نہ شیزہ کی طرح آن کی بھی درد بھری چیخیں اس حویلی میں نہ کو نجیں۔۔۔۔۔"

علیزہ شاہ اس وقت جنونی ہو چکی تھی۔ آن کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا دوسرا جا رہا تھا۔ میر کے سامنے بڑے شاہ بیٹھے تھے۔

"کیوں ابو۔۔۔۔۔ کیا میں نے کبھی آپ کی عزت نہیں کی یا میں نے آپ کے کسی فیصلے کو نہیں مانا۔ کیا سمجھتے ہیں آپ میں راحیل شاہ ہوں کمزور بے بس اور لاچار۔ میں نائل شاہ کا بیٹا ہوں اگر دس سال کی عمر میں اپنی ماں کی طرف اٹھنے والے ہاتھ کو توڑ سکتا ہوں تو اب میں اپنی بیوی کی طرف اٹھنے والی نگاہ کو ختم کر دوں گا۔"

امو نے راحیل کی طرف دیکھا جو ہارے ہوئے جواری کی طرح کھڑے تھے۔ علیزہ نے ناہیدہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ بہت کچھ ان کی یادداشت میں واپس آیا تھا۔

"تمہاری اتنی جرات ہو گئی ہے چھوٹے میر کے تم شاہ خاندان کے گدی نشین کو دھمکی دیتے ہو۔ سب اس لڑکی بدولت ہے۔"

www.kitabnagri.com

بڑے شاہ آن کی طرف بڑھے۔ علیزہ بھی آگے آئی۔ علیزہ کے آن تک آنے سے پہلے ہی میر نے آن کو کھینچ کر خود میں چھپالیا۔ "سوچیے گا بھی مت۔ اپنی عزت میری نظروں میں مت ختم کریں بڑے شاہ۔ آن کو اگر کچھ ہو گا نہ تو اس حویلی کی ہر چیز کو آگ لگا دوں گا میں چاہے پھر اس میں کوئی بھی جل کر مرے۔"

"تم صرف اس لڑکی کی زبان بولتے ہو۔ تمہاری ماں نے تمہیں ہمیشہ شاہوں کے خلاف بھڑکایا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک کیا میری ماں نے۔ آپ اس گدی کے قابل نہیں۔ قاتل کبھی بھی شاہ گدی کا وارث نہیں ہو سکتا۔ لوگوں کی آہوں سے ڈریں۔ میرے معصوم لوگ جو آپ کے پیروں کو ہاتھ لگاتے ہیں کیا کرتے ہیں آپ ان کے ساتھ۔ سالہ سال مزدوری کے پیسے نہیں دیتے اور اپنا غلام بنا کر رکھتے ہیں۔ آپ کے چیلوں سے میرے لوگوں کی بیٹیوں کی عزتیں محفوظ نہیں۔ معاف کیجئے گا بڑے شاہ اگر آپ جیسے لوگ گدی نشین ہونا شروع ہو گئے تو مستقبل میں یہ گدی شاہ خاندان میں رہنی ہی نہیں چاہیے کیونکہ ہم میں سے کوئی اس گدی کے قابل نہیں۔"

"سائیں میں تو کہتی ہوں آن کو ابھی کے ابھی فارغ کروائیں۔"

میر نے بے جی کی بات سنی تو اپنے ہاتھ میں پہنی خوبصورت گہرے نیلے پتھر والی انگوٹھی آن کی انگلی میں پہنا دی

"یہ انگوٹھی مجھے گدی کا وارث بناتے وقت پہنائی تھی بڑے شاہ آپ نے۔ آج یہ انگوٹھی میں آن کو دیتا ہوں۔ اب یہ آپ کے خاندان کی ہی رسم ہے نہ کہ جو کوئی گدی نشین کی مخالفت کرتا ہے اسے خاندان سے نکال دیتے ہیں۔ آن میری بیوی ہی نہیں میرے بچوں کے ساتھ گدی کی وارث ہیں۔ لگائیں اب انہیں ہاتھ۔ پورا شاہ خاندان آپ کے خلاف ہو گا بڑے شاہ۔ میری بیوی کو کوئی چوٹ پہنچی تو فیصلہ جرگے میں ہو گا اور میں یہ گدی پھر اس خاندان میں رہنے بھی نہیں دوں گا۔ یہ خاندان قاتل ہے ویسے بھی اس کے لوگ اس گدی کے حقدار نہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

علیزہ خوش تھی دل سے۔ جو کام نائل شاہ نے نہیں کیا وہ علیزہ کے بیٹے نے کر دیا۔ ماں کا سر فخر سے بلند ہو گیا۔ آن کانپ رہی تھی۔ میر نے آن کی آنکھوں میں دیکھا اور ان پر پیار دیا۔

"ڈریں مت آن۔ میں زندہ ہوں ابھی۔ بہت دیکھ لی میں نے اپنوں سے نا انصافی۔ میرے لوگوں کی بیٹیاں میری عزت ہیں۔ میرے لیے کوئی بہن ہے تو کوئی ماں جیسی۔ معصوم بچیاں میری اپنی بچیوں جیسی ہوں گی اور میرے مزدور بھائی جہنیں قید کرتے ہیں وہ لوگ میرا خاندان ہوں گے۔ بڑے شاہ میں ایک بار پھر کہتا ہوں میری بیوی یا ماں کو نقصان ہو تو شاہ خاندان اس کا بدلہ دے گا۔ شاہ راحیل کاش آپ آج اپنے لیے آواز اٹھانے کی ہمت رکھتے تو بہت سے اپنے آپ کے ساتھ ہوتے۔ چلیں ماں۔۔۔۔۔ آن کو روم میں لے جائیں آتا ہوں میں۔۔۔"

میر نے کانپتی ہوئی آن ماں کے حوالے کی اور خود باہر چلا گیا۔ امورور ہی تھی کون جانے ان پر ماضی میں کیا بیتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سائیں میں تو کہتی ہوں عقل ٹھکانے لگائیں ان پھوپھی بھتیجی کی۔"

"یہ دیکھ لیں ماں میرے جڑے ہوئے ہاتھ۔ بخش دیں اب سب کو۔ ٹھیک کہتا ہے میر میں ہوں ہی کمزور۔ اگر 13 سال پہلے آپ کو روکا ہوتا تو آج بے اولاد نہ ہوتا۔"

شاہ راحیل بھی ماں باپ کے سامنے ہاتھ باندھ کر گئے۔ ابھی بہت کچھ ہونا باقی تھا۔ بہت سے راض کھلنے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

میر نے گارڈز کو بلایا۔ ناصر اس کے ساتھ بچپن سے تھا ناصر کو اس کا محافظ نائل شاہ نے بنایا۔ ناصر اپنے سائیں کے پیچھے جان بھی دینے کو تیار تھا۔

"ناصر کچھ وفادار لوگ جمع کرنا شروع کر دو۔ ہمیں بہت ضرورت ہے ساتھ کی مستقبل میں۔ میری بیوی کو حفاظت کی بہت ضرورت ہے۔ اس لمحے یا تو تم وفادار ہو یا دانیال۔"

"سائیں میرا آپ کو یہی مشورہ ہے کہ بی بی کی حفاظت لیئے دانیال کو چنیئے۔ دانیال جتنا وفادار ہے شاید میں بھی نہیں۔"

"ٹھیک ہے ناصر اسے کہو مجھ سے ملے۔"

ناصر گیا اور تھوڑی دیر بعد دانیال میر کے سامنے تھا۔

"حکم کریئے سائیں۔"

"تمہاری بی بی کو بڑے شاہ سے بہت خطرہ ہے۔ میں ہر وقت حویلی میں آن کے ساتھ نہیں ہوتا ہوں۔ تم نے آن کا سایہ بن کر رہنا ہے۔ ایک ملازمہ کا انتظام کرو جو ٹرنا جانتی کو۔ آن کو کچھ سیکھائے اور آن کے ساتھ ہر وقت رہے۔ بڑے شاہ بغاوت کے نام پر آن کو نقصان پہنچائیں گے۔ ماں کو وہ کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ ماں کے ساتھ بابا ہیں مگر آن کو راستے سے ہٹانا اب ان کی ضد ہے۔ دانیال ایک بات یاد رکھنا آن میری ہے

آن کو دیکھنا تو عزت کی نگاہ سے ورنہ تمہاری آنکھیں نگالنے میں دو لمحے نہیں لگائوں گا۔"

"جی سائیں آپ کو شکایت کا موقع ہر گز نہیں ملے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"ناصر جلد از جلد مجھے خاص بندے چاہیں۔ بڑے شاہ کی ہر حرکت پر نظر رکھو۔ بابا تک یہ بات نہ پہنچے تم لوگ میرے اور آن کے وفادار ہو اور کسی کے نہیں۔"

"جیسا حکم میرا سائیں۔"

میر کے لیے زندگی بہت مشکل ہو رہی تھی۔ میر کمرے میں آیا تو آن علیزہ کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔

"ماں۔۔۔۔"

"میر آگئے تم۔ بیٹھو کچھ بات کرنی ہے تم سے۔"

میر نے آن کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

"تمہارے دادا بہت ظالم ہیں میر۔ تمہارے بابا ان کے خلاف آواز تو اٹھائیں گے مگر وہ اپنے باپ کا بے انتہا احترام کرتے ہیں انہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ تم نے خود اب اپنی جنگ لڑنی ہے۔ اب بچے نہیں ہو تم اٹھارہ برس کے ہو۔ اپنے ارد گرد وفادار لوگ رکھو۔ خود کو تیار کرو اس شاہ خاندان کی گدی کے لیے۔ سالار نے تمہارے پیچھے تمہارے ساتھ آنا ہے۔ میں چاہتی ہوں یہ گدی میرے بیٹے کے پاس ہو۔ بہت برس ہوئے انتظار کو۔ اب وقت ہے اپنے بیٹے کے ساتھ کھڑے ہونے کا۔ بھول جاؤ عیش و عشرت تمہارا مقصد صرف لوگوں کی بقا ہے۔ تم ہی اس خاندان کے اصولوں کو توڑو گے۔ اپنی محبت کو محفوظ نہ کر پائے تو لوگ کمزور کہیں گے تمہیں۔"

"آپ بے فکر رہیں ماں۔ میں اپنا ماضی نہیں بھولا۔ یاد ہے مجھے ہر چیز۔ رہی آن کی بات تو ہاتھ لگا کر دیکھائیں اسے اس خاندان کو بہت مہنگا پڑے گا یہ۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں جانتی ہوں تم مجھ سے نفرت کرتے ہو گے۔۔۔۔۔"

"نہیں ماں اولاد ماں سے نفرت نہیں کرتی۔ میں شکر گزار ہوں آپ کا مجھے شاہ خاندان کی اصلیت دیکھانے کے لیے۔"

"امید ہے اب تم میری کربات پر عمل کرو گے۔ میں چلتی ہوں۔"

"ماں بابا۔۔۔۔۔"

"پنڈی گئے ہیں کل آئیں گے۔ انہیں سنبھالنا میرا کام ہے تم اپنی بیوی کو دیکھو۔"
علیزہ دروازہ بند کر کے چلی گئی۔

آن رو رہی تھی جب میر نے اسے سینے سے لگایا۔

"میں نے بری نیت سے کچھ نہیں کیا۔ میرا مقصد صرف سب کی بھلائی تھا۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے آن میری جان۔ یہ لوگ جو کرتے ہیں انہیں کرنے دیں۔ جب تک زندہ رہوں گا آپ کی حفاظت کروں گا۔ عمر میں کم سمجھ کر میری صلاحیتوں پر شک مت کریئے گا۔"

آن کے آنسو اپنے لبوں سے صاف کرتے ہوئے میر نے ہنس کر کہا۔

"میری زندگی یہاں اس حویلی میں بہت مشکل ہو گئی ہے۔ میر پھو پھو ٹھیک کہہ رہی تھی کہ یہ حویلی قید ہے۔ یہاں انقلاب لانے والوں کو ختم کر دیا جاتا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

آن میر کے سینے سے سراٹھا کر بولی۔

"اس بار شاہ حویلی کا مقابلہ مجھ سے ہے۔ میں نہیں ہاروں گا۔ وعدہ کریں مجھ سے آن۔"

"کیسا وعدہ۔"

"زندگی میں جو ہو جائے آپ میرا ساتھ نہیں چھوڑیں گی۔ آپ کو کوئی جتنی مرضی حقیقتیں بتائے آپ مجھ پر یقین کریں گی۔"

آن کا ہاتھ میر نے مانگا۔ آن نے اپنا ہاتھ میر کے ہاتھ میں دیا۔

"آئینہ اس حویلی کے کسی انسان پر اعتبار نہیں کرنا۔ کچھ بھی ہو جائے آپ نے اپنے مرتبے کو پہچانا ہے اور لوگوں کو سخت جواب دینا ہے۔ یہ جو انگھوٹی ہے نہ آپ کی حفاظت ہے۔"

آن کے چہرے پر ہاتھ پھیرت میر نے آن سے بہت پیار سے کہا۔

"میں اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتی ہوں میر۔ ایک بار ملو ادو۔ میں ترس گئی ہوں اپنی ماں کا چہرہ دیکھے ہوئے۔ تم جانتے ہو وہ لوگ مجھ سے بات نہیں کرتے کہ مرشد کی اجازت نہیں۔ صرف وجاہت اور امی سے ہی ملو ادو۔"

"میں لے کر جائوں گا آپ کو۔ میرے یونیورسٹی میں پیپر شروع ہو رہے ہیں۔ ختم ہوں تو ہم سکھر چلیں گے۔ مگر اس بات کا علم کسی کو نہ ہو۔"

آن نے تابع دار بچے کی طرح سر ہلایا۔ یہ دن بہت مشکل تھا۔ ناجانے آنے والا وقت کیا لانے والا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

علیزہ کمرے میں آئی تو فرش پر بیٹھ کر رونا شروع ہو گئی۔ ناہیدہ نے انہیں سنبھالا۔

"بی بی بہت ہمت ہے آپ میں۔ خود پر رحم کریں چھوٹے بچے ہیں آپ کے۔"

"میں ہار گئی ہوں ناہیدہ۔ میں ہار گئی ہوں۔۔۔۔۔ میرا دم گھٹا ہے اس قید میں۔"

"بی بی جی ابھی تو وقت ہے سب بدلتے دیکھنے کا۔"

"کچھ نہیں بدلے گا۔ میں نے خود کے بیٹے کو خود سے دور کیا۔ تم جانتی ہو اس کی تکلیف پر دل روتا ہے مگر۔۔۔۔۔۔۔ میں کیسے بھول جاؤں اس حویلی میں دفن میری جان کی آہیں۔ تم جانتی ہو مجھے نفرت ہے تمہارے سائیں سے ان کی خود غرض محبت کے پیچھے بہت کچھ تباہ ہوا۔ کیا ملا انہیں میں بھی تو پوری نہیں ملی۔"

"بی بی جی تھوڑا سا صبر اس حویلی میں بسنے والے ہر مجرم کی سزا آپ خود دیکھیں گی۔ سائیں جی بہت اچھے ہیں تبھی تو آپ زندہ ہیں۔"

"تم جانتی ہو ناہیدہ میرا شیر جوان بیٹا دس سال کی عمر میں جب میری حفاظت کو میرے آگے آیا تھا نہ تو ایک شیر تھا اس کی نظر میں۔ مجھے اس دن احساس ہوا کہ اسے ایک شیرنی چاہیے۔ تم دیکھنا میں رہا ہوں گی اس قید سے۔۔۔۔۔"

"جی بی بی بہت جلد۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نائل شاہ کے آگے کھڑا تھا۔ میر کی بحث نائل شاہ سے کل کی گزری بات پر ہو رہی تھی جب اس نے بڑے شاہ کو جواب دیئے تھے۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں بڑے شاہ کے سامنے بولنے کی۔ تم چاہتے ہو کہ وہ تمہاری مخالفت کریں جب انہوں نے تمہاری مخالفت شروع کر دی تو کوئی تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔"

"میں آپ کی طرح بزدل نہیں ہوں جو اپنوں کی حفاظت نہ کر سکے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں بڑے شاہ کے کسی حکم کو نہیں مانتا۔ آپ ان کا حکم مانتے ہوں گے مگر میں ہر گز نہیں۔ میں اس خاندان کی فرسودہ رسومات سے سخت نفرت کرتا ہوں بابا۔"

"اپنی زبان کو قابو رکھا کرو تم۔ کیا چاہتے ہو کہ میں اپنے ہی باپ کے خلاف جائوں۔ کیا کر سکتا ہوں میں۔۔۔۔"

"بہت کچھ۔ اگر آپ اچھے ہوتے تو میری ماں پر لوگ اپنی نظر نہ رکھتے۔ کہاں تھے آپ جب اس حویلی میں ظلم ہوا تھا۔ آپ۔۔۔۔۔"

"تم کیوں چاہتے ہو کہ میں تم پر سختی کروں میر۔"

"سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے بابا جان

جو عمارتیں کسی مظلوم کا خون بہہ کر بنائی جائیں وہ بہت جلد گر جاتی ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"میر تم میرے آگے اپنی زبان کو سنبھال کر بات کیا کرو۔ میرے بابا کے خلاف نہیں جاسکتا میں۔ وہ میرے بھی مرشد ہیں اور ان کا حکم ماننا مجھ پر فرض ہے جب مستقبل میں تم ان کی گدی پر بیٹھو گے تو تمہیں معلوم ہو گا آن کے فیصلے۔۔۔"

"فیصلے ایسے نہیں ہوتے بابا۔ آج سے دس سال پہلے اس کالی طوفانی رات میں اگر میں اپنی ماں کے پاس نہ ہوتا تو اس دن آپ بھی میری ماں کو قصور وار سمجھتے۔ یہ جرم کرنے والا اور کوئی نہیں بلکہ اس گھر کا ہی ایک فرد ہے مگر آپ کی آنکھوں پر تو پیٹی بندھی ہوئی ہے۔"

میر کے منہ پر زوردار تھپڑ پڑا تھا۔

"بند کرو اپنی بکواس تم۔۔۔۔۔ لیز اسے میری محبت پر سوال نہیں اٹھا سکتے تم۔۔۔"

"اٹھائیں مجھ پر ہاتھ۔ ایک نہیں سو بار اٹھائیں مگر میں بغاوت کا اعلان کر چکا ہوں اور اب پیچھے کا کوئی رستہ نہیں ہے میں اپنی ساری کشتیاں جلا کر آیا ہوں۔"

"مجھے مجبور مت کرو میرے میں تمہیں تمہارے حق سے محروم کر دوں۔"

"مجھے کسی بات کا خوف نہیں۔ یہ دولت، چمکتے ہوئے ہیرے میرے لیے اہمیت کے حامل نہیں۔ آن نے مجھے بہت خوبصورت بات کہی تھی ایک بار کہ اگر میں عام لوگوں کی طرح محنت کروں گا تو کل دولت چھن جانے پر مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ چھین لیں دولت مجھ سے میں خود کما سکتا ہوں اور دو وقت کی روٹی آن اور اپنی ماں کو کھلا سکتا ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"اب تم اتنے بڑے ہو گئے ہو کہ مجھے ایسے جواب دو گے۔"

"بڑا میں اسی دن ہو گیا تھا جس دن پہلی بار میں نے اپنی ماں کے ساتھ برا کرنے والوں کو سبق سیکھایا تھا۔ ماں ٹھیک کہتی ہیں آپ زندگی کے ہر میدان میں اعلیٰ ہیں بابا مگر میری ماں کے لیے نہیں۔"

میر کمرے سے نکلنے لگا مگر دہلیز پر کھڑی اپنی ماں کو دیکھ کر میر نے آنکھ میں آیا آنسو صاف کیا۔ علیزہ خاموشی سے نائل کو اور میر کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ بابا سے بات کر لیں میں نہیں چاہتا کہ ہم ایک دوسرے کے مخالف آئیں۔"

میر کمرے سے نکل گیا۔ علیزہ چلتی ہوئی روم میں آئی۔ عمارہ رو رہی تھی۔ نائل شاہ بیٹی کی طرف بڑھے۔

"مت جائیں عمارہ کے قریب شاہ۔۔۔۔۔"

"کیوں لیزا بیٹی ہے میری۔ پورے ہفتے بعد گھر آؤں ہوں اب اپنی بیٹی کو پیار بھی نہ کروں۔"

"ڈر ہے مجھے شاہ کہ آپ اسے اپنا اتنا عادی بنادیں گے کہ کل جب اپنے باپ کے فیصلے پر اسے زندہ ہی قبر میں

اتاریں گے تو عمارہ کو دکھ ہو گا۔ اچھا ہے نہ یہ آج سے ہی آپ کی حقیقت سے واقف ہو۔"

"لیزا۔۔۔۔۔"

نائیل شاہ نے روتی ہوئی عمارہ کو اپنے سینے میں چھپالیا جیسے علیزہ کی بات سچ ہو جائے گی۔ علیزہ نائل کی طرف دیکھ

کر بہت زیادہ غصہ کر رہی تھی۔ علیزہ کا دل کر رہا تھا کہ اپنی بیٹی کو لیں اور نائل کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلی

جائیں۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا لگانہ اپنی اولاد کے بارے میں سب سن کر۔ معلوم ہے اس گھر میں ایک اجری ہوئی ماں رہتی ہے جسے سب بے اولاد کہتے ہیں۔ میں جانتی ہوں وہ بے اولاد نہیں تھی ان کے سامنے ہی ان کی بیٹی کی زندگی پر برباد کی گئی۔ میں جانتی ہوں اپنی نہاد عزت کی خاطر آپ جیسے لوگ کسی بھی حد تک گزر سکتے ہیں۔"

علیزہ نے عمارہ نائل نے ہاتھ سے کھینچ لی۔ عمارہ کی چیخیں نکل آئی۔

"لیز امیرے ساتھ ہوئے جھگڑے کا درد آپ میری اولاد کو کیوں دیتی ہیں۔"

"میں چاہتی ہوں یہ میرے ساتھ ہی میرے دل کا درد برداشت کریں۔ دیکھا آپ نے اپنا بیٹا میرا آج میرے ساتھ کھڑا ہے۔ اس نے اپنی ماں کا ہر ایک درد دیکھا ہے۔ بہت فخر سے کہتی تھی نہ بے جی کہ شاہ خاندان کا بیٹا اپنے دادا کے باپ جیسا ہو گا۔ آپ جانتے ہیں میں نے کیا خواہش کی تھی کہ میرا اگر اپنے دادا جیسا ہو اگر مر جائے وہ ابھی ہی۔۔۔۔۔"

"لیز۔۔۔۔۔"

عمارہ بیڈ پر بیٹھی ماں باپ لڑتا دیکھ رہی تھی۔
www.kitabnagri.com

"نائیدہ۔۔۔۔۔۔۔"

علیزہ کی آواز پر نائیدہ دوڑتی آئی اور عمارہ کو کمرے سے باہر لے گئی۔

"برا لگانہ شاہ۔ میرا بس چلے تو اپنے وجود سے آپ کا ہر لمس مٹا دوں میری بہن جسے شادی کے سٹیج سے چھوڑ دیا تھا نہ آپ نے محض اس خاطر کے وہ آپ کو پسند نہیں تھی۔ جانتے ہیں آپ کیا گزری تھی اس پر جب لوگ کہتے

Posted on Kitab Nagri

تھے کہ یہ تو بدکار ہے تبھی تو شاہوں کا بیٹا اسے چھوڑ گیا۔ اپنی بہن سے ملنے کے قابل نہیں ہوں
میں۔۔۔۔۔۔"

علیزہ آنسو صاف کرتے نائل کو اونچی آواز میں بول رہی تھی۔ حسن آج بھی علیزہ کے چہرے سے جھلکتا۔ چھوٹی عمر میں ماں بن جانے کے بعد بھی علیزہ بالکل جوان رہی۔ آج 36 کی ہو کر یہ بالکل جوان تھی پریوں جیسی شہزادی۔ نائل شاہ آن کی ٹکر کے تھے وہ بھی کم نہیں تھے۔ علیزہ کی ہر ایک ادانائل کو اچھی لگتی تھی۔ علیزہ پر فدا تھے نائل جو علیزہ کی زندگی کا قرب بن گیا۔ "یہ چہرہ نظر آرہا ہے نہ نائل میرا دل کرتا ہے اسے جلا دوں۔۔۔۔"

علیزی نے اپنا چہرہ نوج ڈالا۔

نائل نے آگے بڑھ کر لیزا کے ہاتھ تھام لیئے۔ "میری محبت کی بے عزتی مت کر لیزا۔ میں تمہیں کبھی آزاد نہیں کروں گا۔ تمہیں پانے کو میں نے کسی معصوم کا دل دکھایا۔ تم میری روح میں بستی ہو کیسے میں تمہیں چھوڑ دوں ہاں۔۔۔۔۔۔"

"یہ محبت نہیں ہے نائل شاہ۔۔۔۔۔ صرف میرے وجود کی چاہ ہے جو آپ کے دل میں ہے مجھے آج تک خود کے سامنے ہارا نہیں پائے۔۔۔۔۔۔۔"

نائیل نے علیزہ کو دیوار سے زور سے لگایا۔ علیزہ کا سانس رک گیا تھا جب نائل نے ان کا منہ دبویا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں مگر اپنی محبت کی بے عزتی نہیں۔ میں خود غرض ہوں صرف تمہارے لیے لیزا۔ تمہارے وجود کی چاہ ہوتی تو کب کا تمہیں پاچکا ہوتا مگر تمہیں سب کے سامنے اپنی رانی بنایا اپنے بچوں کی ماں کا مرتبہ دیا اور تم۔۔۔۔۔"

نائل شاہ نے دیوار پر زور سے ہاتھ مارا۔ علیزہ نے نائل شاہ کا گریبان پکڑا۔

"مجھے کیوں نہیں دیتے اس زندان سے رہائی آپ شاہ۔ میں مرجائوں گی اسی قید میں۔ یہ زیور یہ عزت یہ شہرت یہ مرتبہ نہیں چاہیے مجھے۔ میں آپ کے بچوں کی ماں ضرور ہوں مگر میرے بچے بھی آپ کا خون ہیں۔ میرا کوئی اپنا نہیں نہ بھائی نہ بہن۔۔۔۔۔"

علیزہ روتے ہوئے نائل کے سینے پر ہاتھ مار رہی تھی۔

ماضی

چوہدری حویلی میں بہت زیادہ رونق تھی کیونکہ چوہدری حویلی کے ہونے والے داماد حویلی میں آئے ہوئے تھے۔ شیزہ بال کھولے تیار کھڑی تھی۔
www.kitabnagri.com

"بس بھی کر دو نہ لیزا کتنا تیار ہوگی۔"

"کیوں موٹی کیوں تیار نہ ہوں آج تو ہم نے اپنے بہنوئی سے ملنا ہے پھر دیکھنا ہم کیا حال کریں گے اس کا۔ ویسے بھی شادی میں بیس دن رہ گئے ہیں ان سے مل کر پتہ چلے کہ آپا کی شادی کس سے ہو رہی ہے۔ تم جائو باہر دیکھ کر آیا کوئی اور تو نہیں مردانے میں بھیا کے علاوہ۔"

Posted on Kitab Nagri

11 سالہ شیرہ بھاگتی ہوئی مردانے گئی جہاں جمیل بھیا بیٹھے ہوئے تھے۔

"چاچو کیا آجائیں ہم۔"

"ہاں گڑیا آجائو۔"

دور کھڑی شیرہ کو جمیل نے اجازت دی۔

"نہیں چاچو میں لیزا کے ساتھ آجائوں۔"

"ہاں اسے کہو کوئی نہیں ہے ابھی یہاں نائل سے مل لے آکر۔"

شیرہ پیغام لے کر گئی اور لیزا بھاگتی ہوئی مردان خانے میں آگئی۔

راحیل کے ساتھ بیٹھے یکن نائل بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

"ہائے بھائی۔۔۔۔۔ میں آپ کی سب سے چھوٹی سالی۔"

علیزہ فوراً سے نائل شاہ کے ساتھ بیٹھی۔ علیزہ شہر میں پڑھتی تھی۔ یہ اپنے چچا کے پاس رہتی تھی اس لیے انہیں

کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ راحیل بھی انہیں پہلی بار دیکھ رہے تھے اور نائل بھی۔ سفید کرتا شلو اور پہنے ڈوپٹہ

شانوں پر پھیلائے اور بالوں کو کھلا چھوڑے علیزہ کسی حور سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ ان کے پھولے پھولے

گلابی گال بہت پیارے لگ رہے تھے۔ نائل نے ان کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما۔ نائل ان کی طرف دیکھتے ہی رہ

گئے۔ علیزہ نہیں جانتی تھی کہ زندگی کا یہ لمحہ علیزہ ساری زندگی یاد رکھیں گی مگر بری یاد کے طور پر۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ۔۔۔"

"میں علیزہ چوہدری ہوں۔ آپ کی ہونے والی بیوی کی بہن۔ آپ کو پتا ہے آپا کے ہونے والے شوہر سے ملنے کا مجھے بہت شوق تھا۔ آپ بہت پیارے ہیں میری آپا کے ساتھ بہت اچھے لگیں گے۔"

"راحیل بھی علیزہ کی بچوں جیسی حرکتوں پر ہنسنے لگے۔"

"آپ یہاں کیوں نہیں رہتی۔ پہلے کبھی چوہدری حویلی میں نہیں دیکھا آپ کو بیٹا۔"

راحیل کے سوال پر علیزہ نے چہک کر جواب دیا۔

"میں شہر میں رہتی ہوں چچا سائیں کے ساتھ۔ میرا کالج ہے وہاں۔ پتا ہے میں اپنے خاندان سے کالج جانے والی پہلی لڑکی ہوں۔"

"بہت اچھی بات ہے۔"

راحیل اس سے بات کر رہے تھے جبکہ نائل تو ساتھ بیٹھی علیزہ کے چہرے میں ہی گھو گئے۔ ان کے چہرے پر چھایا نور دو بل میں نائل کو اپنا بنا گیا۔

"ان کا رشتہ کہیں طے ہے کیا۔"

جمیل سے سیدھے سے سوال پوچھا تھا نائل نے۔

Posted on Kitab Nagri

"ارے نہیں ابھی تو ہماری چند اڑھے گی۔ اسے ڈاکٹر بننے کا بہت شوق ہے۔ جہاں کہیں ڈاکٹر دیکھ لیتی ہے کھڑی ہو جاتی ہے۔"

"ادامیری ضروری کال ہے میں آتا ہوں۔"

نائل تھوڑی دیر بھی اور بیٹھنا علیزہ کے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ نائل نہیں جانتے تھے کہ چوہدری خاندان نے اصل ہیرا چھپا رکھا ہے ان سے۔ علیزہ کی کم عمری اور معصوم حسن انہیں دیوانہ کر گیا۔ فقط ایک نظر نے ان کے دل میں وہ آگ چلا دی جو سب کو راگھ کرنے والی تھی۔

حال

"اس وقت کو روتی ہوں جب میں آپ کے سامنے آئی تھی۔ کاش آپ کے سامنے آنے سے پہلے میں مر جاتی۔" علیزہ رو رو کر ہلکان ہو گئی۔ نائل نے انہیں سینے سے لگایا۔ بہت عجیب منظر تھا کہ قیدی اپنے ہی قید کرنے والے کی بانہوں میں تھا۔

"لیز امیں ہوں نہ سب ٹھیک کر دوں گا۔ پر انا وقت کبھی نہیں لوٹے گا۔ تم سن رہی ہو نہ لیز اجاناں۔۔۔۔۔"

لیز نائل کی بانہوں میں اپنے حواس کھو چکی تھی۔ کیسا قرب تھا محبت نے کتنی زندگیاں خراب کی تھی۔ نائل جیت کر بھی ہارے تھے اور اپنی محبت کو پا نہیں سکے تھے۔

امو قبر پر بیٹھی روئے جا رہی تھی۔ ان کی جان دفن تھی اس مٹی میں۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں معلوم ہے ہار گئی ہوں میں۔ کاش مجھے تمہارے باپ کا خیال نہ ہوتا تو ایسے بزدل اور ظالم شخص کے ساتھ رہنا بھی پسند نہ کرتی میں۔ جس دن تم پیدا ہوئی تھی کتنی خوش تھی میں کہ میرے گھر بیٹی آئی ہے مگر میں غلط تھی اس حویلی میں پیدا ہونے والی بیٹیاں کبھی اچھا نصیب نہیں لاتی۔ اپنی ماں جیسی بد قسمت ہو تم بھی۔"

"بی بی جی اٹھ جائیں شام ہو رہی ہے۔ یوں قبرستان میں نہیں بیٹھنا چاہئے اس وقت۔"

"میری جان دفن ہے یہاں۔ اس کی آوازیں گونجتی ہیں آج بھی اس جگہ۔ کیا لوگوں کو میری جان کی تکلیف سنائی نہیں دیتی۔ دیکھو کیسی بد نصیب ہوں میں میری جھولی خالی ہے۔"

ملازمہ نے امو کو سہارا دینے کی کوشش کی۔ راحیل پھول لے کر قبر پر آئے۔ اپنی بیوی کو یہاں دیکھ کر ان کے دل کے زخم پھر تازہ ہو گئے۔

"کیوں آئے ہیں یہاں۔ میں کہتی ہوں کیوں آئے ہیں یہاں۔ قاتل ہیں آپ میری عمارہ کے۔ دل نہیں جلتا آپ کا۔ میری گودا جر گئی۔ میری جوان بیٹی مٹی تلے سا گئی۔ میرا کچھ باقی نہ رہا۔ کیسے بے حس باپ ہیں آپ۔ کس حق سے آئے ہیں آج یہاں۔"

www.kitabnagri.com

"میں نے بہت کوشش کی تھی اپنی اولاد کے۔۔۔۔۔"

"خبردار جو میری عمارہ کو بیٹی کہا۔ وہ صرف میری بیٹی تھی۔ آپ جیسے باپ سے بہتر تھا کہ جب وہ پیدا ہوتی تو آپ نہ ہوتے۔ میں اسے پال لیتی ہم روکھی سوکھی کھا کر جیتے۔ آپ جیسے انسان کے ساتھ نہ رہنا پڑتا ہمیں۔"

اموروتے ہوئے راحیل کو چیخ کر بول رہی تھی۔ راحیل آگے بڑھے اور امو کو خود اٹھایا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں جانا۔ مجھے میری عمارہ کی قبر پر رونے دو۔"

"میری بات مانیں چلیں۔۔۔۔"

راحیل اپنی آنکھیں صاف کرتے امو کو زبردستی ساتھ لے جا رہے تھے۔ پیچھے دو قبریں تھی ایک پر عمارہ راحیل شاہ لکھا تھا جبکہ دوسری پر شیزہ۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

میر گہری نیند سو رہا تھا۔ آن نے تہجد کی نماز پڑھی اور بیڈ کی طرف آئی آن لیمب آف کرنے ہی والی تھی کہ اس کا ہاتھ میر نے زور سے تھام لیا۔

"آن وہ۔۔۔۔۔ آن۔۔۔۔۔ میری دوائیاں دیں مجھے۔۔۔۔۔"

میر کا چہرہ لسنے سے تر تھا۔

"کیا ہوا امیر۔۔۔۔۔"

آن نے میر کے سر پر ہاتھ پھیر کر پوچھا۔ "میں۔۔۔۔۔ نہیں برداشت کر پا رہا بہت درد ہے مجھے

www.kitabnagri.com

آن-----میراسر

----- میری ہمت ختم ہو رہی ہے۔۔۔۔۔"

میر اٹھا اور دراز کھولا۔ دراز سے نیند کی گولیاں نکالی۔ اس وقت میر کوئی پاگل لگ رہا تھا۔ میر نے دوائیاں کی بوتل گھولی۔

Posted on Kitab Nagri

"میر کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔ ایک گولی لو۔"

"آن مجھے سکون نہیں مل رہا تھا۔ لائٹ آف کر دیں۔۔۔۔۔ میرے کانوں میں آتی یہ چیخیں بند کریں۔۔۔۔۔ آن۔"

آن نے آگے بڑھ کر میر کو تھام لیا۔ میر آن کے سینے سے لگا رہا تھا۔ درد سے میر کی آنکھوں میں گویا خون آگیا تھا۔

"سب ٹھیک ہو گا۔۔۔ میں ہوں نہ۔"

"آن مجھے نہیں چاہیے کچھ بھی۔ چلیں نہ کہیں بھاگ جاتے ہیں مجھے وحشت ہو رہی ہے اس حویلی سے۔۔۔۔۔"

میر کا سر سہلاتے ہوئے آن بھی رو رہی تھی۔ میر اب بڑا ہو چکا تھا۔ آن کے لیے بہت مشکل ہو جاتا تھا میر کو سنبھالنا۔

"آن۔۔۔۔۔ میر اسر۔۔۔۔۔ بہت درد ہے۔۔۔۔۔ آن میرا درد دور کر دیں۔"

آن نے میر کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پہلے میں بھرا اور اپنے لب میر کی نم آنکھوں پر رکھے۔ میر کے سر پر پیار دیتے آن نے میر کو کندھے سے لگایا اور بیڈ پر بیٹھنے والے انداز میں بیٹھ گئی۔

"تمہیں ہمت کرنی ہے میر۔ اپنا ماضی مجھ سے ڈسک کرو۔۔۔۔۔ تمہاری تکلیف میں بانٹو گی۔"

"میرا ماضی بہت عجیب ہے آن وہ مجھ تک ہی رہے تو بہتر ہے۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"کیوں میرے۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں تم ماضی بھول جاؤ۔"

"کچھ چیزیں بھولی نہیں جاتی میری شاہ بی بی۔ میرا ماضی ہی میرا آنے والے کل کی شروعات کرتا ہے۔"

"کیا ہے تمہارا ماضی میرے مجھے بتاؤ۔"

"نہیں آن وہ ماضی مجھے آپ سے بہت دور لے جائے گا۔"

میر نے دل میں سوچا اور آن کا ہاتھ تھام کر سینے سے لگایا۔

"آپ میرا سر دبائیں میں سونا چاہتا ہوں میری جان۔"

میر نے آن کا ہاتھ تھام لیا مگر آن کے دل میں گئی سوال باقی رہ گئے کے ایسا کیا ہے جو ماضی کے ورق میں دفن ہے۔



مہر و اور ارسلان تیار تھے گاؤں جانے کو۔ جمیل صاحب نہیں جا رہے تھے جس کی وجہ سے بچے بہت زیادہ اداس تھے۔

"آپ آجائیں نہ بچوں کے ساتھ جمیل عرصہ ہو گیا آپ کو گاؤں کی شکل دیکھے۔"

"یہ بات تم کہہ رہی ہو زینب۔ اس گاؤں سے کیسی یادیں وابستہ ہیں ہماری۔"

Posted on Kitab Nagri

"جمیل اگر پرانی باتیں یاد رکھیں تو زندگی کبھی نہیں گزرتی۔ آخر بچوں کو اپنے خاندان کے بارے میں کبھی نہ کبھی تو پتا چلے گا۔"

"میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ میرا بیٹا بالکل بھی اپنے خاندان جیسا نہیں بنے گا۔ میں اپنے بیٹے کو بہت بہادر بنائوں گا۔ زینب میں نہیں چاہتا میری مہر و کسی بھی قسم کی خاندانی پابندی ہے۔"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں جمیل مگر ہم ہمیشہ کے لیے تو اپنوں سے دور نہیں ہو سکتے نہ۔"

"ہمیں ایسے خاندان والے نہیں چاہئیں۔ تم جانو دیکھو بچے تیار ہو گئے۔"

جمیل نے بات بدلی اور زینب کو بچوں کے پاس بھیج دیا۔

گاؤں پہنچ کر سب سے زیادہ جو انسان خوش تھا وہ مہر و تھی۔ جب سے مہر و گاؤں آئی تھی تب سے یہ یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھی۔

بوا جو صبیحہ مہر و کی کزن کی پھوپھی تھی مہر و اور ارسلان ان کے ساتھ زمینوں پر آئے ہوئے تھے۔

مہر و اور بوا چلتے ہوئے بہت دور نکل آئے تھے جبکہ ارسلان پاس کی ہی ایک زمین پر اپنے کسی پرانے دوست سے ملنے کو رک گیا۔

"بوا یہ اس علاقے کو پورے گاؤں سے الگ کیوں کر رکھا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

مہرو کا اشارہ جالی کی تاروں کی طرف تھا جہاں سے چوہدریوں کا علاقہ شروع ہوتا تھا۔

"دھی یہ چوہدریوں کا علاقہ ہے۔ چوہدریوں کی زمینوں پر جانے کی اجازت ہر کسی کو نہیں ہے۔"

"کیوں بوا۔ زمینوں پر کیا خاص ہے جو یہ لوگ کسی باہر والے کو جانے نہیں دیتے۔"

"دھی میں کیا کہوں۔ چوہدری خاندان کی سالوں سے حکومت ہے شکر پور پر۔ یہاں لوگوں کے ساتھ ہمیشہ ہی نا انصافی کی ہے اس خاندان نے۔ وہ دیکھ مزارعے کام کر رہے ہیں زمینوں پر۔ ان مزارعوں کی کوئی زندگیاں نہیں۔ سالوں سے یہ لوگ انہیں چوہدریوں کی غلامی کر رہے ہیں۔ یہ چوہدری گائوں کی جو سب سے خوبصورت لڑکی ہوتی ہے نہ اسے نہیں چھوڑتے۔ بڑے ہی ظالم ہیں یہ اب میں کیا قصے سنائوں تجھے۔"

"یہ غلط بات ہے بوا۔ اپنے حق کے لیے آواز اٹھانا یہاں کے لوگوں کو آنا چاہیے۔"

"نہیں بولنے دیتے یہاں لوگوں کو بھی یہ چوہدری لوگ۔ چھوڑو دھی اس بات کو چلتے ہیں ہم۔ ارسلان انتظار کر رہا ہو گا۔"

مہرو نے پیچھے مڑ کر دوبارہ دیکھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اس زمین سے کتنا گہرا تعلق ہے اس کا۔

وجاہت اپنے کسی دوست کی شادی میں آیا ہوا تھا۔ آج یہاں خاصی رونق تھی۔ وجاہت کو ہر گز پسند نہیں تھا شور شرابا مگر اپنے دوست کی وجہ سے اسے آنا پڑا۔ گاؤں کے بڑے چوہدری کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے وجاہت اس طرح کی تقریبات میں جاتا رہتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وجاہت خاموش ہو کر سامنے لگے اپنے دوستوں کے تماشے کو دیکھ رہا تھا جب اس کے پاس ہی کھڑے ایک انجانے لڑکے کو ایک خوبصورت پری بلانے آئی۔

"بھیا کتنی دیر ہو گئی ہے۔ آپنی بلار ہی ہیں اندر۔ ہم نے نکلنا ہے۔ شہر پہنچتے ہوئے تین گھنٹے لگ جائیں گے۔"

وجاہت اس پری پیکر کو دیکھنے لگ گیا جس کی شہد رنگ آنکھیں اس وقت کا جل کے ساتھ حسیں ترین لگ رہی تھی۔ مہندی رنگ کا لہنگا پہنے مہرماہ سچ میں چاند لگ رہی تھی۔ بالوں کو اس نے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ گرل ہوئے بال کچھ آگے اور کچھ پیچھے آرہے تھے۔ ڈوپٹہ گلے میں تھا جبکہ پیروں میں گھوسہ اسے بے تحاشا جج رہا تھا۔

"مہر و-----"

وجاہت کو سمجھنے میں وقت لگا کہ یہ مہرماہ ہے اس کی چاند جیسی شہزادی مگر مہرماہ اور وجاہت کے علاقے میں۔ مہرماہ اندر کو چلی گئی۔ وجاہت بھی اس کے پیچھے ہی گیا۔ اندر جانے سے پہلے ہی وجاہت نے مہرماہ کو کھینچ کر سائٹ پر کر لیا۔ یہ خاصا خاموش حصہ تھا حویلی کا۔ مہرماہ کی تو خوف سے آنکھیں بند ہو گئی۔ مہرماہ کی منہ پر ہاتھ رکھے اس کے بہت قریب وجاہت کھڑا ہوا تھا۔ دیوار کو اپنی کمر کے پیچھے محسوس کرتے مہرماہ نے آنکھیں کھولی۔

سامنے وجاہت کو دیکھ کر مہرماہ کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی۔

"شور مت کرنا میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں۔"

وجاہت نے مہر کے کان کے قریب سرگوشی کی۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ-----یہاں تو---میرا پیچھا چھوڑ دیں-----"

مہر و خوف سے اٹک کر بول رہی تھی۔

"یہ تو مجھے پوچھنا چاہیے شکر پور کی رانی و جاہت خان کی ہونے والی بیوی آج یہاں اپنے سسرال کیوں آئی ہے۔"

"سر پلیز اس قسم کی گفتگو سے سخت نفرت ہے مجھے۔ چھوڑ دیں مجھے۔ آپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں-----"

و جاہت نے ہاتھ بڑھا کا پہلے مہر و کے لبوں پر پھیرا جہاں لائٹ شیڈ کی لپ سٹک لگی ہوئی تھی۔

"ڈونٹ ٹچ می-----ہمت کیسے ہوئی آپ کی-----شرم نہیں آتی کسی خیر لڑکی کو چھوتے ہوئے-----میں کس سے بول رہی ہوں ایک وڈیرے سے-----جس کے لیے دوسروں کی عزت کوئی معنی نہیں رکھتی-----"

و جاہت نے مہرماہ کے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کر دیا۔

"بول لیا۔ خبردار آئندہ جو یہ زبان درازی کی میرے ساتھ۔ مجھے تم خاموش اور ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہو۔ ڈوپٹہ سر پر لو۔ خبردار جو آئندہ یوں مجھے ڈوپتے کے بغیر نظر آئی۔"

"خود جو مجھے تنگ کرتے ہیں و جاہت چوہدری-----"

Posted on Kitab Nagri

"شش وجاہت بولا کرو اچھا لگتا ہے۔ تم میری ہو میں حق رکھتا ہوں تم پر۔ میرا دل تم سے جڑا ہے مہر۔ تمہاری عزت میری عزت ہے۔ ویسے بھی بہت جلد تم میرے پاس ہوگی۔ اپنی حویلی میں چھپالوں گا تمہیں۔ کوئی نہیں دیکھ پائے گا تمہیں میرے علاوہ۔"

پیچھے سے لڑکیوں کی آواز آئی۔ مہر موقع غنیمت جان کر بھاگتی ہوئی اندر گھس گئی۔ وجاہت ہنستے ہوئے اپنے ہاتھ پر لگے مہرماہ کی لپ سٹک دیکھ رہا تھا۔

"بس تھوڑا سا انتظار مہر وجاہت پھر تم میرے پاس ہوگی۔ تمہیں دنیا سے چھپالوں گا اپنا بنا کر۔"

مہر و اندر آئی تو اس کا پورا چہرہ گیلا تھا۔ ارسلان اس کے پاس آیا اور اس کا چہرہ اپنے پاس اٹھائے ہوئے ٹشو سے صاف کیا۔

"کیا ہو امیری شہزادی کو۔" 

"کچھ نہیں بھیا وہ طبیعت ٹھیک نہیں۔ آپ بتائیں شہر چل رہے ہیں نہ۔"

"نہیں ہم ویسے کے بعد جائیں گے۔ بابا کی کال آئی تھی وہ کہہ رہی ہیں کہ کتنا برا لگے گا پھوپھو کی اکلوتی بیٹی کی شادی ہے اور ہم لوگ ایسے ہی واپس جا رہے ہیں اس لیے یہاں ہی رہنا پڑے گا ہمیں دو دن تک۔"

"وہ خود کیوں نہیں آجاتے بھیا۔"

Posted on Kitab Nagri

"انہیں کوئی کام ہے مہر۔ تم جائو اندر صبیحہ آپا کے پاس میں باہر ہی ہوں اور دیکھنا ماما کہاں ہیں وہ مجھے نظر ہی نہیں آئی۔"

"میں دیکھتی ہوں بھیا۔ بھیا وہ جو چوہدریوں کا علاقہ ہے وہاں کا چوہدری کون ہے۔"

"تمہیں بتائوں گا تو تم حیران ہو جائو گی۔ وہ تمہارے ٹیچر ہیں نہ وجاہت وہ صبیحہ کے ہونے والے شوہر کے دوست ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ چوہدریوں کے بیٹے ہیں وہ۔"

مہر کا شک ٹھیک تھا اسے شروع سے ہی وجاہت کسی ایسے کی خاندان سے تعلق رکھنے والا لگتا تھا۔
"بھیا آپ ان سے ملے۔"

"ہاں میری ملاقات ہوئی ان سے۔ چلو تم جائو ماما کو دیکھوں میں آتا ہوں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماضی

زینب بیگم کی مہندی ہو چکی تھی۔ کل ان کی بارات تھی۔ سب جانتے تھے چوہدری حقیلی میں یہ ان کی آخری رات ہے اس کے بعد یہ کبھی یہاں نہیں آپائیں گی۔

شاہ حویلی میں ایک کھرام مچا ہوا تھا۔ شاہ ابراہیم۔ شاہ راحیل اور نائل شاہ آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"ابو میں شادی نہیں کروں گا جس لڑکی سے آپ نے میرا رشتہ طے کیا ہے۔ مجھے چودھریوں کی چھوٹی بیٹی چاہیے۔"

"تیرا دماغ ٹھیک ہے نائل۔ یہ کوئی گڈے گڑیا کی شادی نہیں جس میں گڑیا بدل دی جائے۔ تیری شادی علیزہ کی چچا کی دھی سے ہی ہوگی۔"

"تو ابو آپ پھر کل بارات نہ لے کر جائیں۔ شادی مجھے صرف علیزہ سے کرنی ہے۔ میں نہیں جانتا آپ کیا کریں گے اگر علیزہ میری نہ ہوئی تو سب کے سامنے اس کو لے کر بہت دور چلا جائوں گا کہ آپ لوگ تلاش کرتے رہ جائیں گے۔"

شاہ راہیل نائل کی بات پر باپ کے سامنے بولے۔

"ابو آپ ایک بار غور۔۔۔۔۔۔"

"میں غور کر لوں مگر اس کو نہیں پتا کیا کہ وہ لڑکی جو دلہن بنی بیٹھی ہے اس سے کوئی شادی نہیں کرے گا پھر۔ سب اسے منحوس اور کرم جلی کہیں گے کہ اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے شاہوں کے بیٹے نے۔ مجھے اس کا علیزہ سے شادی کی خواہش کرنا برا نہیں لگا مگر وہ لڑکی جو دلہن بن چکی ہے اس کا کیا ہوگا راہیل۔"

"مجھے کوئی فکر نہیں ہے اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ مجھے کل اپنے ساتھ علیزہ چاہیے میری بیوی کے طور پر علیزہ شاہ بن کر۔"

Posted on Kitab Nagri

نائل اپنا فیصلہ سنا کر چلے گئے۔ نائل نے اپنے خود غرضی کے پیچھے کسی معصوم کی زندگی برباد کر دی۔ نائل نہیں جانتے تھے کہ زینب پر کیا گزرے گی جب ان کی جگہ ان کی کزن کی بارات آجائے گی۔

علیزہ اور زینب اکٹھی بیٹھی ہوئی تھی۔ زینب علیزہ کی چچا کی بیٹی تھی جن کے ساتھ یہ شہر رہتی تھی۔ زینب حویلی میں گائوں دادی کے پاس رہی کیونکہ اس کی والدہ کا انتقال بچپن میں ہو گیا تھا۔ علیزہ پڑھائی کے سلسلے میں چچا کے ساتھ شہر رہتی تھی جن کی نوکری تھی وہاں۔ زینب علیزہ کے چچا کی اکلوتی بیٹی تھی اسی لیے حویلی میں بہت رونق تھی اس کی شادی پر۔

مہندی والی نے زینب کے ہاتھوں پر مہندی لگائی۔ علیزہ بھی پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ علیزہ بھی مہندی پکڑ کر ہاتھوں میں روایتی ٹکے لگا رہی تھی جو اس کے گورے ہاتھوں پر بہت چمک رہے تھے۔

"آپ آپ کو پتا ہے مجھے تو نائل بھائی بڑے ہی اچھے لگے۔ میں تو کہہ رہی تھی کہ ان کے ساتھ آپ کی ملاقات کروادیتے جس دن میں ان سے ملی تھی۔ ویسے نہ ہمارے جمیل لالہ بھی گڑیٹ ہیں وہ ہمیشہ ہمیں اماں کی ڈانٹ سے بچا لیتے ہیں۔"

"یہ تایا سائیں کل تجھے کیا کہہ رہے تھے علیزہ شام کے وقت۔"

"پتا نہیں وہ پوچھ رہے تھے کہ شاہ حویلی سے کیا شکن نہیں آیا آپ کی بارات کے زیور اور کپڑے تو میں نے بھی بول دیا کہ نہیں آیا۔"

Posted on Kitab Nagri

ابھی یہ لوگ باتیں ہی کر رہی تھی کہ باہر سے ایک ملازمہ بھاگتے ہوئے آئی۔

"بی بی جی۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا ہو گیا تمہیں شبو ایسے کیوں کر رہی ہو۔ کوئی بھوت دیکھ لیا کیا۔"

شیزہ نے اپنی سوکھی ہوئی مہندی پر ہاتھ پھیر کر چیک کرتے ہوئے بولا۔

"بی بی جی غضب ہو گیا ہے۔ وہ نائل شاہ نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔"

شبو جیسے ہی بولی مہندی لگانے والی کے ہاتھ رک گئے۔ زینب بے یقینی سے شبو کی بات سن رہی تھی۔

شبو کیسی منحوس باتیں کر رہی ہے۔"

علیزہ نے شبو کو ڈانٹا۔

"بی بی میں جھوٹ نہیں بول رہی آپ آئیں خود باہر دیکھیں۔ شاہ راحیل اور بے جی آئیں ہیں وہ آپ کے بابا بڑے چوہدری سے باتیں کر رہے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

علیزہ فوراً سے باہر نکلی۔ لاؤنج میں اسے اس کے بابا بیٹھے نظر آئے۔ ساتھ میں اماں، بھابھی بھائی تھے۔

شاہ راحیل اور بے جی کسی بات پر زور دے رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"دیکھیں شاہ جی ہماری بیٹی ہے زینب بھی ہم کیسے اس کی بارات والے دن اپنی دوسری بیٹی کی شادی ناکل شاہ سے کر دیں۔ لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گے ہماری بیٹی کے بارے میں وہ بنا تصور کے بھی تصور وار ٹھہرائی جائے گی۔"

وجاہت کے والد اپنی کزن کے حق میں بول رہے تھے جبکہ وجاہت کے دادا بالکل چپ تھے۔ زینب کے والد بھی ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے مگر انہیں چپ لگ گئی تھی۔

"ہم کچھ نہیں جانتے تم لوگوں کی چھوٹی بیٹی ہمارے بیٹے کو پسند ہے۔ رسم ہے نہ تم لوگ انکار نہیں کر سکتے۔ اس حویلی میں بارات آئے گی تو علیزہ کی ورنہ نہیں۔"

بے جی اپنی مغرور لہجے میں بولی۔ علیزہ کی زمین ہل گئی۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا جس چچا نے اسے اتنا پیار دیا اپنی بیٹی سے بڑھ کر رکھا آج انہیں کی بیٹی کا نصیب کھانے چلی تھی یہ۔ علیزہ کے آنسو ہاتھوں پر گرے۔

"آپ بارات لے آئیں ہماری بڑی بیٹی جائے یا چھوٹی بیٹی شاہ حویلی ہمارے لیے دونوں ہی باتیں اعزاز کی ہیں۔" علیزہ کے والد نے فیصلہ سنایا۔ ان کے چھوٹے بھائی اپنی معصوم بیٹی کی قسمت کو رو رہے تھے جس کے دامن پر بدنامی کا داغ لگنے والا تھا۔

علیزہ اٹے قدم اندر بھاگی تھی۔ اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔ علیزہ نے کمرہ بند کیا اور خود کو چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔ یہ علیزہ کو معلوم تھا کہ ابھی بڑے چوہدری آئیں گے اور فیصلہ سنائیں گے۔

علیزہ کا شک ٹھیک تھا دروازہ بجا۔

Posted on Kitab Nagri

"لیز اوروازہ کھولو۔"

بے جی تھی دروازے پر اور شاید ان کے ساتھ بھا بھی بھی۔ یہ دروازہ نہیں کھول رہی تھی۔

"لیز اہم کیا کہہ رہے ہیں دروازہ کھولو۔"

"نہیں میں دروازہ نہیں کھولوں گی۔"

اماں نے باہر سے دروازہ کھلوا یا۔

"بہو سمجھا اسے بیٹیاں یوں دروازے بند نہیں کرتی۔ ہم فسیلہ سنانے آئیں ہیں اسے اس کے بابا کا۔ تین گھنٹے بعد نکاح اور رخصتی ہے اس کی۔"

"نہیں آپا میں ہرگز نائل شاہ سے شادی نہیں کروں گی۔ وہ میری بہن کا ہونے والا شوہر ہے۔ میں کیسے اپنی بہن سے اس کی ساری خوشیاں چھین لوں۔ میں یہ شادی۔۔۔۔۔۔"

"چپ کر دو حرف کیا پڑھ لیئے بہت دنوں چلنے لگی تیری۔ زبان کھینچ لوں گی تیری اگر چلائی تو۔ بہو تیار کر اسے شاہوں کا خاندان آرہا ہو گا۔"

"نہیں اماں میں نہیں کروں گی یہ شادی سن لیں۔ میں بھاگ جائوں گی بہت دور۔ آپا تو صرف شاہ خاندان کی بہو اور نائل کی بیوی ہوتی میں جانتی ہوں جس لڑکی کو شاہ خود پسند کرے وہ شاہ بی بی ہوتی ہے اسے قید کر دیتے ہیں وہ لوگ۔ میں نہیں کروں گی یہ شادی۔"

اماں نے کھینچ کر علیزہ کی نازک سی گال پر تھپڑ مارا۔

Posted on Kitab Nagri

"اماں بچی ہے نہ کریں۔ میں سمجھتی ہوں اسے۔"

"بہو اسے سمجھا دے کیوں عورتوں کا جینا حرام کرواتی ہے اس حویلی میں۔ باپ کو نہیں جانتی کیا اپنے اصولوں کا کتنا پکا ہے۔ مجھے اس حویلی کے زندان میں ڈلوائے گی یہ۔"

"بھابھی زینب آپا کا کیا ہو گا۔ لوگ انہیں زندہ نہیں رہنے دیں گے۔ بھابھی آپ بھیا سے کہیں نہ مجھے بچالیں۔ میں جمیل بھیا سے کہتی ہوں وہ مجھے لے جائیں گے۔"

"بندر کھ اپنی بکو اس۔ خبردار جو میرے پتر کو تنگ کیا۔ وہ شہر میں ہے اسے وہیں رہنے دے۔ اپنے بھائیوں کے اچھے مستقبل کے پیچھے تو لڑکیاں جان دے دیتی ہیں تو ایک شادی نہیں کر رہی۔ شاہوں کی دعائیں ہیں اس خاندان کے ساتھ۔"

"میں نہیں کروں گی یہ شادی۔۔۔۔۔"

"تو اس حویلی کی ہر عورت کی موت اپنے ہاتھوں سے لکھنا تم۔ بابا نے مجھے کہہ دیا ہے اگر علیزہ شادی کے لیے انکار کرے تو اسے کہنا اپنی ماں کو بھی اس عمر میں ساتھ ہی لے جائے اپنے۔ بابا ماں کو چھوڑ دیں گے۔"

وجاہت کے والد چوہدری شہیر نے علیزہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے باپ کا فیصلہ سنایا۔

"بھیا زینب آپا۔۔۔۔۔ وہ کیسے جی پائیں گی۔۔۔۔۔ میں کیسے ان کی خوشیاں کھا جاؤں۔"

"میرا وعدہ ہے تم سے زینب کو بہت اچھا سا تھی ملے گا۔ میں اس کا بھائی ہونے کے ناطے اس کی شادی خود کروں گا۔ چوہدری خاندان کی عزت تمہارے ہاتھ میں ہے"

Posted on Kitab Nagri

شہیر اس سمجھا کر باہر چلے گئے۔ علیزہ کا رخ زینب کے کمرے کی طرف تھا جو پل میں ویران ہو گیا۔ اندر چچا سائیں کے سینے سے لگی زینب بیٹھی ہوئی تھی۔

"آپا مجھے معاف کر دیں۔ میرا کوئی قصور نہیں اس سب میں۔"

علیزہ اپنے چچا کے قدموں میں بیٹھ گئی اور ساتھ بیٹھی زینب کے سامنے ہاتھ جوڑ لیئے۔

"بس بیٹا ایسا نہیں کرو۔ بیٹی یوں قدموں میں بیٹھی اچھی نہیں لگتی۔ ہم نصیب نہیں بدل سکتے۔ تمہاری بہن کا نصیب ہی یہی ہے۔"

"آپا کچھ بولیں نہ۔۔۔۔"

"لیز امیرا گھر بسنے سے پہلے ہی اجڑ گیا۔" زینب لیزا کے گلے لگ گئی۔ دونوں بہت زیادہ روئی مگر جو قسمت کا منظور تھا۔ علیزہ کو بہت خوبصورت دلہن بنایا گیا۔ علیزہ گاؤں کی عورتوں کی باتیں دن سکتی تھی جو زینب کو علیزہ کی جگہ دلہن بنے دیکھ کر ہو رہی تھی۔ نکاح ہو چکا تھا اور رخصتی کا وقت بہت جلدی آگیا۔ اگر جمیل کو شہر نہ جانا پڑتا اور اسے اس سب معاملے کا علم ہوتا تو وہ ایسا ہونے ہی نہ دیتا۔ اماں اور بھابھی شیزہ، شازیہ اور 4 سالہ آن کو اٹھائے علیزہ سے ملنے آئی۔ علیزہ نے منہ پھیر لیا۔ جب بڑے چوہدری بیٹی سے ملنے آئے تو علیزہ نے ان کا ہاتھ اپنے سر پر نہیں رکھنے دیا۔

"مر گئی آپ کی بیٹی آج سے بڑے چوہدری صاحب۔ میرے سر پر ہاتھ پھیرنے سے پہلے اجازت لینی ہوگی آپ کو بڑے شاہ سے۔"

Posted on Kitab Nagri

علیزہ کی سپاٹ آنکھوں اور نمی والی آواز کو سن کر ساتھ کھڑی اموسب سمجھ گئی۔ علیزہ جب حویلی سے باہر آئی تو چچا سائیں بھی کھڑے تھے جن کا چہرہ جھکا ہوا تھا۔ علیزہ کی نظر اوپر والی منزل کی لان کی طرف والی کھڑکی پر پڑی جہاں زینب نم آنکھیں لیئے اسے رخصت کرنے کو کھڑی تھی۔

علیزہ کو محسوس ہوا کہ کسی نے اسے اپنے حصار میں لیا ہے۔ نائل شاہ نے چادر علیزہ کے سر پر دی اور انہیں ساتھ لگایا۔ بے جی نائل کو بولی۔

"نائل برا لگتا ہے ایسے مت تھا موا سے۔"

"کیوں بے جی بیوی ہے میری۔ آپ دوسری گاڑی میں جائیں میں خود لے کر آؤں گا اسے۔"

بے جی جہنیں پہلے ہی غصہ تھا اور زیادہ غصہ آگیا تھا انہیں علیزہ پر کہ نجانے کیسے ان کے بیٹے کو قابو کر لیا اس جادو گر نے۔

نائل نے علیزہ اور فرنٹ پر بٹھایا اور خود ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گئے۔ ان کا ارادہ حویلی جانے کا نہیں بلکہ اپنے فارم ہاؤس جانے کا تھا۔ راحیل شاہ کو یہ باخبر کر چکے تھے اور اب ان کا رخ فارم ہاؤس کی طرف تھا۔

Posted on Kitab Nagri

میر اور آن دونوں آج سالار کو لے کر باہر آئے ہوئے تھے۔ میر اب بیس برس کا ہو چکا تھا۔ میر آن کے بہت زیادہ قریب ہو چکا تھا۔ تین سالہ سالار کو اٹھائے میر اور آن دونوں ساحل سمندر پر چل رہے تھے۔ آن کا چہرہ ہمیشہ کی طرح ڈھکا ہوا تھا۔ سالار بار بار میر کو تنگ کر رہا تھا۔

"ادا مجھے اونٹ دیکھنا ہے۔"

"سالار میں آپ کو گھوڑے دیکھائوں گا گھر جا کر واپس۔ ابھی آپ ضد نہیں کرو۔"

سالار نے میر کے بازو سے نکلنے کے لیے زور لگایا۔

"سالار اچھے بچے ضد نہیں کرتے۔"

"مجھے ادی پاس جانا۔"

آن پانی کی لہروں سے کھیل رہی تھی۔ سالار آن کو آوازیں لگا رہا تھا کہ وہ اس کے پاس آئے۔

"کیا ہوا ہے ہمارے بے بی کو۔"

www.kitabnagri.com

آن نے سالار کو میر کے ہاتھ سے لے لیا۔

"ادی مجھے وہ اونٹ دیکھنا ہے۔ مجھے وہاں سامنے اونٹ دیکھانے لے جائیں۔"

اپنی زبان میں سالار آن کو سمجھا رہا تھا جبکہ پیچھے کھڑا ہوا میر سب کچھ دیکھ رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو اپنے حصار میں لیا۔

Posted on Kitab Nagri

آن نے میر کو ایک گھوری سی نوازا۔ میر آن کو بہت زیادہ تنگ کرتا تھا۔ بات بات پر چڑنا، اسے تنگ کرنا، اپنی باتیں منوانا یہ سب میر کے کام تھے۔ میر چاہتا تھا کہ جلد از جلد یہ اور آن ایک مضبوط بندھن میں قید ہو جائیں۔ آن میر کی حرکتوں سے عاجز آ جاتی تھی۔ میر نے آہستہ آہستہ تمام بزنس ہر اپنا قبضہ شروع کیا۔ میر اپنے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرتا ان کے مسائل حل کرتا۔ ان سب میں وہ آن کو بھی شریک رکھتا۔ آن ہر جگہ میر کے ساتھ ہوتی۔ لوگوں کو اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا اور میر موجود نہ ہوتا تو آن اس کا فرض نبھاتی۔ آن اپنے والدین سے ملنے نہیں جاسکی کیونکہ میر کو ڈر تھا اگر یہ سکھر جائیں گے تو آن کی جان کو خطرہ ہو گا۔

"میر کبھی تو بڑے ہو جایا کرو۔ ہر وقت بچوں والا بے ہیو کرتے ہو سچ میں۔"

"آن آپ کیا چاہتی ہیں میں شرافت اختیار کروں تو شرافت کی امید مجھ سے تو ہر گز مت رکھیے گا۔"

میر نے جھک کر آن کے گال پر پیار دیا۔ سالار نے میر کا چہرہ پیچھے کیا۔

"ادا دی میری ہیں۔۔۔ آپ۔۔۔"

"ٹھہرو تم ہر وقت ادا دی لگا رکھا ہوتا ہے تمہیں گھر چین نہیں آتا۔"

سالار میر کی ڈانٹ سے چھپ کر آن کی گود سے اتر کر بھاگ گیا۔ میر نے گارڈ کو اشارہ کیا کہ وہ سالار کے ساتھ جائے۔

"آن آئیں آگے چلتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے آن کا ہاتھ تھام لیا اور ساحل سمندر پر چلنے لگا۔ میر نے آن کو ساتھ لگایا ہوا تھا اور اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبا رکھا تھا۔

"میر ہم کتنے دور آگئے ہیں نہ۔ مجھے گھر والوں کی بہت یاد آتی ہے میر۔"

"ہم جائیں گے آن ان سے ملنے مگر ابھی ہم نہیں جاسکتے۔ آپ جانتی ہیں نہ ہمیں پہلے ہی کتنی مخالفت کا سامنا ہے۔ ہم اگر سکھر چلے بھی جاتے ہیں تو وہ لوگ بڑے شاہ کی بات مانیں گے کیونکہ اس وقت گدی ان کے پاس ہے۔"

"میر تمہیں گدی حاصل کرنی ہے ہر قیمت پر۔ اس گدی کے ساتھ تمہارے پاس جو پاؤر آئے گی تم اس سے بہت سے کام جو ہم اب نہیں کر سکتے وہ کر پاؤ گے۔"

"جی آن میری جان۔"

میر نے جھک کر آن کی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر لگائی۔
Kitab Nagri

"میں چاہتا ہوں جب میں گدی پر بیٹھوں تو آپ میرے ساتھ شاہ بی بی کی گدی سنبھالیں۔ میری خواہش ہے کہ لوگ میرے ساتھ ساتھ آپ کو بھی وہی مقام دیں جو میرا ہو گا۔ میری زندگی آن سے ہی مکمل ہے آپ جانتی ہیں نہ آن۔"

"میر تم اپنے خاندان کے خلاف جارہے ہو تمہیں ڈر نہیں لگتا۔"

Posted on Kitab Nagri

"میر ہوں ڈر کر جینا میں نے کبھی سیکھا نہیں ہے۔ یہ دنیا بہت ظالم ہے یہاں ان لوگوں کا سکہ چلتا ہے جن کے پاس چند گورے کاغذ یعنی پیسہ ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہمارے ہاں کبھی کسی عام کو انصاف ملا ہو۔ میرے لوگوں کی کوئی زندگی نہیں ہے پچھلے کئی سالوں سے سادہ اور معصوم لوگوں کو ہمیشہ میرے خاندان نے کمتر سمجھا ہے۔ میرے معصوم لوگ اپنی زندگیاں ختم کر دیتے ہیں ہمارے خاندان کے پیچھے اور بدلے میں انہیں ایک بھی تحفظ حاصل نہیں ہوتا۔"

"میری خواہش ہے میر میں تمہیں گدی سنبھالتا ہوا دیکھوں۔"

"میری بھی ایک خواہش ہے کہ اس وقت میرا ہاتھ تھام کے آپ کھڑی ہوں۔" سامنے ڈوبتے سورج کو دیکھ کر آن اور میر اپنی زندگی کا مستقبل سوچ رہے تھے۔

آج میر اپنے لوگوں کے ساتھ زمینوں پر آیا ہوا تھا آج سال میں ہونے والا ایک میلہ یہاں لگا ہوا تھا فصل کٹ چکی تھی اپریل کا مہینہ تھا ہر سال میر ان لوگوں کے ساتھ ہی یہ دن مناتا۔ آج آن بھی ساتھ آئی ہوئی تھی۔ لکڑیوں کو آگ لگا کر ارد گرد یہاں زمینوں پر کام کرنے والے مزدور بیٹھے ہوئے تھے۔ میر نے اپنے مزدوروں کیلئے ان کچھ سالوں میں جتنا ہوسکا اتنا کام کیا۔ آن ہمیشہ اس کا ساتھ دیتی رہی تھی۔ یہ تمام مزدور میر کے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ ہو چکے تھے جس کی وجہ سے بڑے شاہ کو بہت زیادہ مسائل درپیش ہونا شروع ہو گئے۔ میر جب بھی کھڑا ہوتا یہ لوگ اس کے ساتھ کھڑے ہو جاتے۔ میر کو معلوم تھا کہ جب برا وقت آئے گا تو یہی لوگ اس کا ساتھ دیں گے۔

Posted on Kitab Nagri

"سائیں ہمارے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم غریبوں میں آپ آتے ہیں۔ ہمارے دلوں میں خوشی اور زیادہ بڑھ جاتی ہے جب آپ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں اور ہمارے ساتھ کام کرتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے ہماری محنت نے پھل دے دیا ہے۔"

"ارے تم لوگ کیسی باتیں کرتے ہو ہم لوگ برابر ہیں۔ اگر بات تم لوگوں کے ساتھ کام کرنے کی ہے تو جیسے تم لوگ مزدور ہو ویسے میں بھی ایک مزدور ہوں۔ بیشک میرے پاس دولت ہے مگر دولت کمائی جاتی ہے زمین پر پڑی ہوئی نہیں ہوتی۔ اس کو حاصل کرنے کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے میں نے محنت کرنا سیکھا ہے تم لوگوں کو دیکھ کر مجھے احساس ہوا ہے کہ جو لوگ ایک وقت کی روٹی کھاتے ہیں ان کے پاس کئی گنا سکون ہے بجائے ان لوگوں کے جو محل میں رہتے ہیں اور جن کے ٹیبل کھانے کے لوازمات سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر زندگی میں سکون نہیں ہوتا۔"

"سائیں ہم ساری زندگی آپ کے احسانات یاد رکھیں گیں جو آپ نے ہم غریبوں پر کیئے ہیں۔"

"میں نے کوئی احسان نہیں کیا جو تم لوگوں کا حق ہے وہ تم لوگوں کو ملا۔ میرا تو بس اتنا ہی کام ہے کہ تم لوگوں کی مدد کروں اس کے علاوہ میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔ ایک عام سا بندہ ہوں تم سب کی طرح۔"

"سائیں بی بی جی کے لیئے ہمارے ہاں کی عورتوں نے یہ تحفہ دیا ہے۔"

اگر بے جی یا شاہ خاندان کی کوئی عورت ہوتی تو کبھی یہ تحفہ نہ لیتی ان کی نظر میں یہ تحفہ حقیر ہوتا۔

"بہت شکریہ تمہاری بی بی کو بہت پسند آئے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے ان کے ہاتھ سے تحفہ لیا اور آن کو دیا۔ یہ ایک خوبصورت سندھی فراک تھا جس پر بہت محنت سے سندھی کڑھائی کی ہوئی تھی۔

دن گزرتے جا رہے تھے اور قسمت اپنی فیصلے کر رہی تھی۔ قسمت کے فیصلوں پر کوئی اختیار نہیں رکھتا تھا یہ بات بہت سے لوگوں کو دیر سے سمجھ آنی تھی۔

میر بہت گہری نیند سو رہا تھا۔ اسے شاید کوئی پرانا واقع یاد آرہا تھا۔

بند دروازے کو میر بہت عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ میرا اور بڑے شاہ دونوں ساتھ ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ بڑے شاہ کے چہرے پر بہت عجیب قسم کی مسکراہٹ تھی۔

پانچ سال کا میر کمرے سے آتی چیخوں کی آواز سن رہا تھا۔

"بڑے شاہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ یقین کریں ہم بے قصور ہیں ہم تو صرف عمارہ سے ملنے آئے تھے ہمیں معاف کر دیں ہم آپ کی حویلی میں دوبارہ قدم نہیں رکھیں گے۔"

"تم نے شاہ خاندان کے اصول توڑے ہیں لڑکی تمہیں کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔"

میر جو بالکل بچہ تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ یہ حویلی کا چچلا پورشن تھا جسے بہت کم کھولا جاتا تھا۔

میر ابھی اپنے دادا کو دیکھ ہی رہا تھا کہ کچھ لوگ آئے اور کمرے کے باہر مٹہ کا تیل ڈالنے لگے۔

Posted on Kitab Nagri

"دیکھو میر جب تم بڑے ہو گے نہ تو تمہیں بھی غداروں کو ایسے ہی سزا دینی ہے۔ یہ لڑکی غدار ہے اور اسے سزا دینا ہمارا کام ہے۔ اسے سزا دے کر ہم دنیا کو بتائیں گے کہ ہمارے ساتھ غداری کرنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ دروازہ کھولا کیا اور اندر زنجیروں میں قید شیزہ نے میر کی طرف دیکھا۔ یہ چہرہ آن کا عکس تھا بس فرق اتنا تھا کہ آن میدے کی طرح سفید تھی اور شیزہ کارنگ گندمی تھا۔

بڑے شاہ نے ماچس نکالی اور میر کا ہاتھ تھام کر آگ لگائی۔ میر بچہ تھا مگر اسے معلوم ہو گیا کہ کچھ غلط ہے۔ شیزہ کے وجود اور کمرے کو آگ لگ گئی۔ بڑے شاہ نے شیزہ کے وجود پر اور کمرے میں بھی مٹی کا تیل پھینکا۔

"تمہارا غرور ایک دن ختم ہو گا بڑے شاہ تم نے مجھے بنا قصور اتنی دردناک موت دی ہے تمہاری حویلی کی یہ دیواریں ہمیشہ میرا نام یاد رکھیں گی۔"

شیزہ جلتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ میر نے رو رو کر بڑے شاہ کو پریشان کر دیا تھا۔

"دادا وہ۔۔۔۔۔ انہیں دیکھیں نہ جل رہی ہیں۔۔۔۔۔"

"نہیں چھوٹے میر ہم نے اسے سزا دی ہے تم نے مستقبل میں ایسے غداروں کو سزا دینی ہے۔ آنکھیں کھولو اور اس کی حالت دیکھو۔" میر معصوم بچہ تھا بے ہوش ہو گیا۔

میر ہڑبڑا کر اٹھا۔ اس کے سینے پر آن کا ہاتھ تھا جو نیچے گر گیا۔ آن شاید گہری نیند سو رہی تھی اس لیے اسے محسوس نہیں ہوا کہ میر جاگ گیا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"میں قاتل نہیں ہوں آن میں نے اس معصوم کا قتل نہیں کیا۔ دادا نے میرے ہاتھ سے وہ آگ جلائی مگر میں نہیں جانتا تھا کچھ بھی۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ لڑکی مر جائے گی۔ میں وہ حادثہ ساری زندگی نہیں بھول پایا۔ آن میں قاتل نہیں ہوں۔ مجھے اس معصوم کی آپہیں سنائی دیتی ہیں۔ آن مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

میر کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ ایک معصوم بچے کو بے انتہا دردناک منظر دیکھا کر بڑے شاہ نے میر کو چھوٹی عمر سے کی نفسیاتی مریض بنادیا۔ میر سمجھتا تھا کہ آگ اس دن اس نے لگائی تھی۔ ایسا نہیں تھا میر تو بچہ تھا اس کے ہاتھ کو تھام کر بڑے شاہ نے آگ جلائی اس میں میر کا کوئی قصور نہیں تھا۔ 13 سال پہلے ہوئے اس حادثے نے میر کی زندگی برباد کر کے رکھ دی تھی۔

آن بہت گہری نیند سوتی تھی۔ میر نے آن کو تھام کر سینے سے لگایا۔ آن عادی تھی میر کے سینے پر سر رکھ کر سونے کی اس لیے وہ تھوڑا سا کمسائی مگر پھر سو گئی۔

"میں آپ کو کہیں نہیں جانے دوں گا آن۔ میری جان ہیں آپ۔ میں ثابت کروں گا کہ میں قاتل نہیں ہوں۔"

www.kitabnagri.com

میر نے آن کے کھلے بالوں پر بوسہ دیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔

جمیل اور چچا سائیں دونوں آمنے سامنے تھے۔

"اتناسب کچھ ہو گیا اور کسی نے مجھے بتانا گوارہ بھی نہیں کیا۔"

Posted on Kitab Nagri

"بیٹا جو میری بیٹی کے نصیب میں لکھا تھا وہی ہوا۔ میرا بچہ مجھے میری بیٹی کی فکر ہے تم جانتے ہو نہ یہ معاشرہ میری بیٹی کو جینے نہیں دے گا۔ کوئی میری بیٹی سے شادی نہیں کرے گا۔ میرے پاس نجانے زندگی کتنی باقی ہے۔ علیزہ بیٹی کے ساتھ بھی بہت ظلم ہوا وہ بھی روتے ہوئے گئی ہے اس حویلی سے۔"

"بہت غلط کیا سب نے چچا سائیں۔"

اگر میں حویلی میں موجود ہوتا تو کبھی اپنی بہن کو ان نام نہاد رسموں کی بھینٹ نہ چڑھنے دیتا۔"

"بیٹا اب جو ہو گیا اسے بدلہ نہیں جاسکتا۔ یہ فیصلہ تمہارے باپ نے لیا ہے۔ مجھے بتاؤ بیٹا کہ میں اپنی بیٹی کے لیے کیا کروں اب۔ میری نیند اڑ گئی ہے اپنی بیٹی کے دکھ کو دیکھ کر۔"

جمیل نے اپنے چچا کی طرف دیکھا جہنوں نے ہمیشہ ہی اپنے بھائی کے بچوں کو سب سے بڑھ کر رکھا۔ آج انہی کی بیٹی کو سب کی ضرورت تھی تو کیسے جمیل آگے نہ آتا۔

"آپ پریشان مت ہوں چچا سائیں۔ آپ نکاح کا انتظام کریں میں زندہ ہوں ابھی اور زینب کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ میں زینب سے شادی کے لیے تیار ہوں۔"

"میرے بچے تم نے میرا مان رکھ لیا۔ میں ساری زندگی تمہارا احسان مند رہوں گا۔"

جب یہ بات بڑے چوہدری تک پہنچی تو ایک کہرام مچ گیا۔

"یہ ایسا کیسے سوچ سکتا ہے شہیر۔ سمجھا اسے یہ وارث ہے اس حویلی کا۔ شاہوں کے بیٹے نے جس لڑکی کو چھوڑا یہ اس سے شادی کرے گا تو کیا عزت رہ جائے گی ہماری۔"

Posted on Kitab Nagri

کیوں بابا سائیں۔ آپ نے کتنے مان سے اپنی بیٹی اس شخص کے ساتھ بیاہ دی جس کی بدولت ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد ہوئی۔ کیا قصور ہے چچا کا اور زینب کا۔ شاہ نائل نے خود غرض بن کر زینب کی زندگی تباہ کی ہے مگر میں اسے برباد نہیں ہونے دوں گا۔ آج ہی نکاح کروں گا اس سے۔"

"سن لے میری بات تو آج جمیل اگر تو زینب سے نکاح کرے گا تو اس حویلی کے دروازے تجھ پر ہمیشہ کے لیے بند کر دیئے جائیں گے۔"

شہیر اپنے باپ کی بات سن کے ٹپ گیا۔ اپنے جان سے پیارے چھوٹے بھائی کو بہت پیار کرتا تھا شہیر۔ اپنی اولاد کی طرح پیار دیتا تھا شہیر نے جمیل کو اور آج ان کے والد کیسا فیصلہ سنار ہے تھے۔

"بابا کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔ جمیل اس گھر کا بیٹا ہے۔ آپ کیسے اسے بے دخل کر سکتے ہیں۔"

"تم ہمارے فیصلوں میں کب سے بولنے لگ گئے شہیر۔"

شہیر باپ کی سخت آواز پر خاموش ہو گئے۔

"مجھے ہر سزا منظور ہے اگر کسی لڑکی کی زندگی آباد کرنے کی سزا آپ مجھے دیتے ہیں تو منظور ہے مجھے یہ سزا۔ میں

آج ہی زینب کے ساتھ اس حویلی سے چلا جاؤں گا۔"

شہیر جمیل کے پیچھے گئے جو اپنا فیصلہ سن کر جاچکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

نائل شاہ علیزہ کو لے کر فارم ہائوس آگئے۔ علیزہ بالکل خاموش تھی۔ نائل نے علیزہ کو گاڑی سے اتارا اور ان کا ہاتھ تھام کر اندر لے آئے۔ فارم ہائوس بے انتہا خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ ہر طرف سرخ گلاب اور دیئے جل رہے تھے۔ علیزہ بالکل خاموش تھی اور آرام سے نائل کے ساتھ چل کر آرہی تھی۔ نائل نے کمرے کا دروازہ کھولا جو ایسے ہی سرخ گلابوں سے سجا ہوا تھا۔

"آجائے لیزا۔"

نائل نے علیزہ کو لا کر بیڈ پر بٹھایا۔

علیزہ اس وقت کچھ بھی سمجھ نہیں پارہی تھی کہ کیا ہو گا ان کے ساتھ۔ یہ شادی ان کے لیے بہت اچانک تھی مگر نائل کے لیے نہیں جو شروع سے ہی علیزہ کو دل میں بسا چکے تھے۔

"آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں لیزا۔ معلوم ہے ہم نے آپ کو جب پہلی مرتبہ دیکھا تھا تب سے ہی آپ ہمیں اچھی لگنے لگی۔ آپ بہت پیاری ہیں لیزا۔"

نائل نے ان کے ہاتھ کو تھام کر لبوں سے لگایا تو علیزہ کے ہاتھ میں بجتی چوڑیاں نائل کو پاگل کر گئی۔

"آپ کچھ نہیں بولیں گی لیزا۔"

"ہم کیا بولیں نائل ہمارے سب کچھ تو اب آپ ہیں نہ۔ آپ نے ہمیں حاصل کر لیا ہے اب کیا بچ جاتا ہے۔"

نائل نے لیزا کو گلے لگایا۔

"ہم جانتے ہیں آپ ناراض ہیں مگر ہم آپ کو جلد ہی منالیں گے۔"

Posted on Kitab Nagri

نائل اپنی جیت کی خوشی میں علیزہ کے تمام جذبات کو بھول گئے۔ علیزہ خاموش تھی۔ نائل علیزہ کو پا کر بھی نہ پا پائے۔

صبح بہت روشن تھی۔ نائل کی آنکھ کھلی تو علیزہ بیڈ پر موجود نہیں تھی۔ نائل کی نظر پڑی تو علیزہ انہیں شیشے کے پاس نظر آئی جو اپنے بال بنا رہی تھی۔

"آپ اتنی جلدی اٹھ گئی میری جان۔"

نائل نے انہیں بانہوں میں بھرا اور ان کے سر پر پیار دیا۔

"چھوڑیں ہمیں نائل ہمیں پاچکے ہیں آپ۔ اب کچھ باقی نہیں۔ آپ نے ہمیں حاصل کر لیا ہے اب کیا چاہتے ہیں آپ اور۔"

"لیز اکیسی باتیں کر رہی ہیں آپ ہم آپ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔"

"محبت۔۔۔۔۔ نام مت لیں آپ محبت کا نائل شاہ۔ محبت اتنی خود غرض نہیں ہوتی جو کسی سے اس کے جینے کا حق چھین لے۔"

"لیز آپ ہمیں غلط سمجھ رہی ہیں اگر ہم آپ کی بہن سے شادی بھی کر لیتے تو کبھی انہیں خوش نہ رکھ پاتے۔ ہماری محبت آپ ہیں ہمیں آپ سے عشق ہے۔ ان کے ساتھ زیادتی ہوتی یہ۔"

Posted on Kitab Nagri

"مجھے آج اس لمحے کی یاد آرہی ہے جس لمحے میں آپ سے ملی تھی۔ کاش وہ لمحہ واپس آئے اور میں سب کچھ موڑ دوں۔"

"لیزا ہم آپ سے محبت کرتے ہیں اور یقین ہے ہمیں بہت جلد آپ بھی ہم سے محبت کریں گی۔"

"یہ ناممکن ہے نائل شاہ میں شاہ خاندان کے سب لڑکوں کو آپ جیسا ہی سمجھتی ہوں۔"

میں جانتی ہوں یہ رسم جس شخص نے ڈالی تھی اس کی محبت بھی خود غرض تھی۔ اس نے یہ نہیں سوچا کہ مستقبل میں آنے والی نسلوں کا کیا ہوگا۔ آپ اسی شخص کی اولاد ہیں۔ آپ نے بھی صرف اپنی محبت دیکھی۔"

علیزہ روتے ہوئے اپنی مہندی والے ہاتھ چہرے پر رکھ گئی۔ نائل نے ان کے ہاتھ چہرے سے ہٹائے اور ان کی آنکھیں چومی۔

"مجھے یہ آنکھیں ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہیں لیزا۔ میں آپ کو زندگی میں ہر چیز دوں گا۔ آپ کو کبھی میرے ہوتے ہوئے کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی۔"

www.kitabnagri.com

"مجھے آپ کی نام نہاد محبت کی ضرورت بھی نہیں ہے۔"

لیزا اب کا ہاتھ جھٹک کر واش روم چلی گئی۔

ویسے کے بعد نائل علیزہ کو انگلیٹڈ گھومانے لے گئے۔ نائل شاہ اور علیزہ شاہ جب واپس آئے تو بے جی ہر وقت علیزہ کو کوستی رہتی کہ میرے بیٹے کو قابو کر لیا ہے۔ علیزہ خاموش رہنے والی بندی تھی۔ نہ یہ زیادہ کمرے سے

Posted on Kitab Nagri

نکلتی اور نہ کسی سے بات کرتی۔ شادی کے ایک ماہ بعد انہیں جو خبر ملی اس نے نائل اور ان کے درمیان فاصلے اور بڑھادیے چچا سائیں کا انتقال ہو چکا تھا۔

"نائل مجھے جانا ہے چچا کا آخری دیدار کرنے۔ مجھے لے جائیں نائل وہ مجھے بہت عزیز تھے۔"

علیزہ نائل کے سینے سے لگی ان کی شرٹ تھامے رو رہی تھی۔ بے جی نے یہ منظر ناگورای سے دیکھا۔

"ہمارے گھر کی لڑکیاں یوں کسی ایرے غیرے کے گھر نہیں جاتی۔ سمجھا دو اسے نائل تمہاری شاہ بی بی ہے یہ اس حویلی سے نکلنے کی اجازت نہیں جب تک بڑے سائیں حکم نہ دیں۔"

"وہ پرائے نہیں میرے اپنے ہیں۔ جو شخص مرا ہے نہ اس کی بیٹی کی زندگی برباد کرنے والا ہے آپ کا بیٹا۔ میں جاؤں گی وہاں مجھے روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ میں کسی رسم و رواج کو نہیں مانتی۔ سب ظالم ہیں یہاں۔"

"ارے دیکھو تو اس کی گز بھر کی لمبی زبان۔ تم چپ کر کے خاموش کھڑے ہو سن رہے ہو اسے۔ تمہاری ماں سے بد تمیزی کر رہی ہے یہ۔ یہ کون ہوتی ہے ہمارا حکم ڈالنے والی ہم جب کسی کو حکم دیتے ہیں تو ماننا فرض ہوتا ہے۔ نہیں جائے گی یہ اپنے ماں باپ کے گھر ہم منع کر رہے ہیں بڑے سائیں کی طرف سے ہم حکم دیتے ہیں۔" نائل کو بہت غصے میں بے جی بولی۔

"لیز اہم آپ کو لے کر چلے جائیں گے آپ کمرے میں جائیے ابھی۔"

نائل نے ذریعہ کو اشارہ کیا جو علیزہ کی خاص ملازمہ تھی کہ علیزہ کو کمرے میں لے جائے۔

"آپ ہمارے سامنے ہی فیصلہ کر دیں۔"

Posted on Kitab Nagri

ہم جانتے ہیں شاہ آپ کبھی بھی ہمارے حق میں فیصلہ نہیں کریں گے۔ ہمیشہ بے جی میرے فیصلے کرتی ہیں میں نہیں مانوں گی ان کا کوئی فیصلہ۔ میں جاؤں گی اپنی حویلی۔ قید نہیں کر سکتے آپ لوگ اس طرح مجھے۔

"لیز ایہ ہمارے ہاں کی رسم ہے جب تک ہماری دستار کی رسم نہیں ہوتی آپ اپنے گھر نہیں جاسکتی۔"

نائل نے بہت دھیمے لہجے میں علیزہ کو سمجھنا چاہا۔

"آپ کی محبتوں کے دعوے ہم جانتے ہیں ہمیشہ سے ہی جھوٹے تھے۔ اگر آپ ہم سے محبت کرتے تو ہمیں ہمارے گھر لے کر جاتے۔ میں آپ سے نفرت کرتی ہوں نائل اور ہمیشہ کرتی رہوں گی۔ نہیں چاہیے مجھے آپ کی محبت نہ آپ کی دولت کچھ بھی نہیں۔ سمجھا دیجئے اپنی ماں کو نہیں مانوں گی میں ان کا کوئی حکم۔ میں جاؤں گی اپنے چاچا سائیں کے آخری دیدار کو، چاہے اس کے لئے کچھ بھی کرنا پڑے۔"

ذریعہ آگے آئی اور روتی ہوئی اپنی چھوٹی مالکن کو کمرے میں لے گئی۔

"بے جی اگر وہ چلی جائے گی اپنے گھر تو کچھ نہیں یوگا۔ میں اسے فوراً ہی واپس لائوں گا۔"

"تو بیوی کی خاطر ماں کا حکم ڈالے گا۔ اب یہ زمانہ آگیا ہے۔ میں کبھی گئی ہوں کیا اپنے ماں باپ سے ملنے۔ علیزہ بھی نہیں جائے گی۔ کہہ دو اسے۔ میری بات نہ مان کر وہ تمہارے باپ کی بھی بے عزتی کرے گی اور تم جانتے ہو بڑے شاہ اپنی بے عزتی کرنے والے کو کتنی سخت سزا دیتے ہیں۔"

نائل خاموش ہو گئے تھے۔ یہ اپنے باپ کا حکم کا نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔ نائل کو یقین تھا کہ علیزہ ان کی بات سمجھ جائیں گی۔ بعد میں یہ علیزہ کو ان کے ماں باپ کے پاس لے جائیں گے۔

Posted on Kitab Nagri

نائل بھول رہے تھے کہ علیزہ ان سے پہلے ہی نفرت کرتی ہیں اور اب شاید ہی وہ کبھی ان سے محبت کر پاتی۔

زینب اور جمیل کی شادی کو ایک ماہ ہو گیا تھا۔ زینب کو ہر طرح سے خوش رکھنے کی کوشش کرتے تھے جمیل۔ یہ لوگ شہر آگئے تھے مگر چچا سائیں گائوں میں ہی تھے۔ رات میں ہی انہیں چچا سائیں کے مرنے کی اطلاع ملی تھی۔ زینب کو اس کے بعد بالکل چپی لگ گئی تھی۔ جمیل انہیں لے کر گائوں گئے۔ صبح اور صباحت کی مائیں دراصل جمیل کے ہاں رہنے والے پرانے ملازم کی بیٹیاں تھیں جنہیں جمیل نے اپنی بہنیں بنایا ہوا تھا۔ حویلی سے آنے کے بعد ان کی شادیاں جمیل نے طے کر دی تھیں کہ خود ہی ان کی شادیاں کر دوں گا۔ یہاں شہر میں جمیل نے اپنا ایک گھر پہلے سے بنا رکھا تھا جہاں وہ زینب کو لے کر آئے تھے۔ زینب خاموش رہنے والی لڑکی تھی اور زیادہ بولتی نہیں تھی مگر جمیل نے بہت کوشش کی تھی کہ زینب پرانی کوئی بات یاد نہ کرے۔ صباحت اور صبح کی ماں دونوں جمیل کو بہت عزیز تھیں کیوں کہ ان کے والد جمیل کے ساتھ بچپن سے تھے۔ خان بابا جمیل کو اپنوں کی طرح عزیز تھے۔ خان بابا جمیل کے ساتھ ہی حویلی چھوڑ کر شہر آ گئے۔

www.kitabnagri.com

چچا سائیں کا جنازہ ہو گیا اس کے بعد

جمیل زینب کے پاس آیا جو بالکل خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ سر پر چادر نہیں تھی اور بال بکھڑے ہوئے تھے۔ وجاہت کی والدہ ان کے پاس ہی تھی۔ جمیل کو آتے دیکھ کر وہ اٹھ گئی۔

"زینب کچھ کھا لیجئے۔ آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔"

Posted on Kitab Nagri

زینب کے بال سنوارتے ہوئے یہ بہت نرم لہجے میں زینب سے مخاطب تھے جو ان کی شخصیت کا خاصا تھا۔ زینب نے انکی طرف خالی خالی نظروں سے دیکھا اور پھر شدت سے رونا شروع ہو گئی۔ جمیل کے سینے سے لگی زینب کی چیخیں حویلی والے بھی سن رہے تھے۔

"بس زینب آپ کو حوصلہ کرنا ہے۔ اتنی مضبوط ہیں آپ۔ ہم نے چچا سائیں سے وعدہ پورا کرنا ہے کہ ہم ہمیشہ خوش رہیں گے۔ اگر آپ ایسے رونا شروع کر دیں گی تو چچا سائیں کو بہت زیادہ دکھ ہو گا وہ آپ کو ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتے تھے۔"

"جمیل وہ بہت دکھی تھی۔ ان کے دکھ کا اندازہ ہے مجھے۔ وہ میرے لیے ہمیشہ پریشان رہتے تھے۔"

"زینب وہ آپ کو میرے پاس چھوڑ کر گئے ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو مضبوط ہاتھوں میں چھوڑ دیا ہے۔ اب میں آپ کو کبھی اکیلا نہیں کروں گا۔ میں کبھی چچا سائیں کو دکھ نہیں دوں گا۔ آپ ہمیشہ میرے پاس محفوظ رہیں گی۔ ہم نے حویلی سے واپس اپنے گھر جانا ہے۔ اس حویلی میں ہماری کوئی جگہ نہیں۔ اب رونا بند کیجئے کھانا کھائیے اور تیاری کیجئے ہم نے صبح یہاں سے نکلنا ہے۔"

www.kitabnagri.com

جمیل نے روٹی کا نوالہ انہیں کھلایا۔ تھوڑی دیر پہلے جمیل کی اپنے والد سے شدید بحث ہوئی تھی۔

"سمجھا اسے شہیر۔ کیوں اس لڑکی کے پیچھے اپنی حویلی چھوڑ رہا ہے۔ اب تو اس کا چچا بھی جا چکا ہے۔ پڑی رہے گی وہ لڑکی اس حویلی میں کسی کونے میں۔ میں نہیں چاہتا کہ حویلی کا وارث جگہ جگہ بھٹکے اسے کہہ واپس آجائے۔"

"جو اس دنیا سے گیا ہے نہ وہ آپ کا چھوٹا بھائی تھا بابا۔ میں اپنے چچا کی بیٹی کو کبھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑوں گا۔ جارہا ہوں میں شہر۔ اس جائیداد کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"چھوٹے ایسی باتیں نہ کر سب کچھ تیرا بھی تو ہے۔"

"نہیں لالہ میں یہاں نہیں رہوں گا مزید۔ جہاں میری بیوی کی کوئی عزت نہیں وہاں رہ کر میں کیا کروں گا۔ آپ سب میرے لیے ہمیشہ قابل احترام رہیں گے۔"

جمیل خاموشی سے واپس چلے گئے اور اس کے بعد صرف اپنے والد کی وفات پر یہ حویلی آئے تھوڑی دیر کے لیے اور پھر کبھی نہ لوٹے۔ جمیل نے اپنا شہر بھی تبدیل کر لیا اس لیے شہیر بھی اپنے چھوٹے بھائی کو ڈھونڈتے ہی رہے۔

نائل علیزہ کے پاس روم میں آئے جو پچھلے کئی دنوں سے ان سے ناراض تھی۔ نائل نے ان کو منانے کی بہت کوشش کی مگر علیزہ نے ان کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا۔

"لیز اکھانا کھالیں۔ آپ ایسے کھانے سے تو ناراض مت ہوں۔" نائل نے کھانے کی ٹرے ان کے آگے گی اور پانی کا گلاس انہیں پلانا چاہا جو علیزہ نے جھٹک دیا۔

"نہیں کھانا مجھے کچھ۔ آپ ہیں ہی ظالم۔ آپ کی نام نہاد محبت کو میں دیکھ چکی ہوں اگر آپ مجھ سے محبت کرتے تو مجھے میرے گھر لے جاتے۔ مگر آپ لوگوں کیلئے اپنی روایات زیادہ اہم ہیں انسانی جذبات نہیں۔ میرے نزدیک مت آئیے مجھے آپ جیسے شخص کے ساتھ رہنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"لیزا آپ کیوں نہیں سمجھتی اگر ہم وہاں نہیں گئے تو بعد میں چلے جائیں گے۔ اس وقت اگر میں آپ کو آپ کے گھر لے جاتا تو حویلی میں بہت بڑا مسئلہ کھڑا ہو جاتا۔ سب سمجھتے کے میں نے اپنی ماں کا حکم نہیں مانا ہے۔ سب حویلی میں آپ کے خلاف ہو جاتے۔"

"مجھے آپ کی اس حویلی میں کسی کی حمایت کی ضرورت بھی نہیں۔ یہاں سے چلے جائیے میں نے کہا مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔ آپ کیا سمجھتے ہیں شاہ کے میں ہر دفعہ آپ کی باتیں مان لوں گی۔ ہر گز نہیں میرا بس چلے تو میں یہاں سے اتنے دور چلی جاؤں کہ کبھی واپس مڑ کر نہ دیکھوں۔"

نانکل نے کھانے کی ٹرے سائیڈ پر رکھی۔

"لیزا ہم نے آپ کو اس حویلی میں مکمل آزادی دی ہے۔ مگر آپ حویلی کی روایات کے مطابق باہر نہیں جاسکتی ہمارے بغیر۔ آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں آپ اب شاہ بی بی ہیں۔"

"میں ایک قیدی کی ہوں اس حویلی کی۔ میں جانتی تھی میرے نصیب میں قید لکھی جا چکی ہے مگر وقت بدلے گا شاہ اور دیکھنا آپ کی اپنی اولاد کی اس حویلی کی درود پوار ہلا دے گی۔"

نانکل ہمیشہ کی طرح علیزہ کو ماننے کی کوشش کرتے رہے۔ نانکل نے جب علیزہ کو پرائیویٹ پڑھایا تو بے جی نے بہت زیادہ مخالفت کی مگر نانکل نے پھر بھی علیزہ کو بی اے کروالیا۔

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp_03357500595

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے
سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔
شادی کے ایک سال بعد میر علیزہ کی زندگی میں آیا جسے علیزہ بالکل بھی محبت نہیں کرتی تھی۔ میر سارا سارا دن
روتا رہتا۔ ذرینہ میر کو سنبھالتی۔ میر رو رہا تھا جبکہ علیزہ آرام سے بیٹھی اپنے کالج کے کام میں مصروف تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"بی بی جی شاہ جی رور ہے ہیں انہیں بھوک لگی ہے شاید۔"

ذریعہ نے میر کو علیزہ کی گود می ڈالا۔ میر ماں کی گود کو ترس جاتا تھا کبھی کبھی علیزہ کو میر پر بہت زیادہ پیار آتا اور کبھی کبھی اتنا زیادہ غصہ کہ اگر میر کو اٹھایا ہو اہوتا تو پٹخ دیا کرتی تھی اسے۔

"میر کتنا پیار اپنے نہ ذریعہ۔"

میر کو سلاتے ہوئے علیزہ اپنی ملازمہ سے پوچھ رہی تھی جو اس حویلی میں علیزہ کے لیے بہت بڑا سہارا تھی۔ یہ دانیال کی والدہ تھی جنہوں نے ہمیشہ علیزہ کو اپنی چھوٹی بہن ہی سمجھا۔

"جی بی بی بلکل اپنے بابا پر ہیں میر سائیں۔"

"نہیں میں ہر گز نہیں چاہتی کہ میر ابیٹا اپنے باپ پر جائے تم دیکھنا ایک دن میر ابیٹا میری ہر بات مانے گا۔ میں اسے ایسا بناؤں گی کہ یہ اس خاندان سے نفرت کرے گا۔"

"بی بی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔ اگر کسی نے سن لیا تو بہت برا مسئلہ ہو گا۔ آپ جانتی تو ہیں نہ بے جی پہلی ہی آپ کے ساتھ کتنی زیادہ مخالفت رکھتی ہیں۔" www.kitabnagri.com

"تو میں کیا کروں وہ اپنا غصہ اپنے بیٹے کو دیکھایا کریں۔ میرے نزدیک وہ ایک ظالم عورت ہیں۔ کیا تم نے کبھی ان کا رویہ نہیں دیکھا ملازموں کے ساتھ۔ کس طرح انہیں ٹریٹ کرتی ہیں ایسا لگتا ہے کہ ملازم انسان ہی نہیں ہیں۔"

"غور ہے ان میں بہت زیادہ بی بی ہم کیا کر سکتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم دیکھنا ان کا غرور بہت جلد ختم ہو گا۔ میرا بیٹا اس خاندان میں تبدیلی لائے گا۔"

علیزہ نے سوئے ہوئے میر کی گالوں کو چوما۔ ایک ماں اپنے بیٹے سے کبھی نفرت نہیں کر سکتی مگر حالات میں علیزہ کو ایسا کرنے پر مجبور کر دیا۔

یہ کالج کی فیروں پارٹی تھی۔ مہرماہ اور زہرہ دونوں پارٹی میں آئی ہوئی تھیں۔ مہرماہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ اسلام آباد کے پی سی ہوٹل میں یہ پارٹی رکھی گئی تھی۔ کالے رنگ کا خوبصورت فرائیڈ مہرماہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ سلور رنگ کے چھوٹے چھوٹے ٹاپس کانوں میں سجائے بال رول کیے مہرماہ شہزادی جیسی خوبصورت لگ رہی تھی۔ ہاتھوں میں اپنے بھائی کی دی ہوئی خوبصورت انگوٹھی پہن رکھی تھی جو اسے ارسلان نے اس کی اٹھارہویں سالگرہ پر دی تھی۔ زہرہ نے بھی اس کے ساتھ کا ہی کالے رنگ کا فرائیڈ پہنا تھا۔ مہرماہ پارٹی کی جان تھی اس نے ایک ڈرامے میں حصہ لیا تھا جس میں یہ ایک شہزادی کا کردار ادا کر رہی تھی۔ بیگ اسٹیج اسے زہرہ نے بلایا کہ میڈم بلارہی ہیں کپڑے چن کر لے۔ پارٹی میں یہ کالے رنگ کے کپڑے پہن کر آئی تھی مگر اس نے خوبصورت سفید رنگ کا لباس پہننا تھا جو شہزادی کا روپ تھا۔ یہ سفید رنگ کا خوبصورت لباس پہن کر آئی۔ سر پر تاج پہن رکھا تھا۔ مہرماہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئی سب لوگوں کی نظر اس پر پڑی۔ مہرماہ میوزک کا انتظار کر رہی تھی جب اسے اسٹیج پر جانا تھا۔ کالج کی ہی ایک لڑکی لڑکائی تھی۔ یہ لوگ پرانے دور کے کسی شہزادے شہزادی کا کردار نبھا رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

وجاہت سارے ڈرامے کے دوران مہرماہ کی طرف دیکھتا رہا جو ایک ادا سے اپنے بال آگے کرتی اور اپنی لائیں بولتی۔ سب سے خوبصورت مہرماہ تب لگی جب اس پر پھولوں کی بارش ہوئی اور یہ پریوں کی طرح اس میں گھومی۔

پھولوں سے نگلی ایک کلی کی طرح

بن گئی تو ایک شاعر کی غزل کی طرح

تیری جھکی پلکیں میرا بے تاب دل

تو بن گئی میری اک غزل کی طرح

مہرماہ نے اپنے قدم روکے اور لائٹ اس پر پڑی۔ وجاہت مہرماہ کی جھکی ہوئی پلکیں دیکھ رہا تھا۔ ایک لمحے وجاہت کا دل کیا کہ اٹھے اور مہرماہ کو ساری دنیا سے چھپالے مگر پھر خاموشی سے بیٹھا اس حسن پیکر کو دیکھتا رہا۔ ڈرامے کے اختتام پر مہرماہ چمکتی ہوئی نیچے اتری۔

سب لوگ لہجہ کر رہے تھے۔ شازیہ مہرماہ کو ہی دیکھ رہی تھی۔ ناجانے اس خود دیکھ کر کیوں شازیہ کی آنکھوں میں شناسائی کا ایک رنگ آتا جسے جاننے کے لیے شازیہ بہت زیادہ بے تاب تھی۔ وجاہت اپنے کھانے کی پلیٹ لے کر مہرماہ کے ٹیبل پر آکر بیٹھا جہاں شازیہ بھی بیٹھی ہوئی تھی جس نے مہرماہ کو خود اپنے پاس بلایا تھا۔

وجاہت نے مہرماہ کا پیسا ہوا پانی والا گلاس اٹھایا اور اپنے لبوں سے لگایا۔ یہ حرکت شازیہ سے چھپ نہ سکی جبکہ مہرماہ غصے سے وجاہت کو دیکھنے لگی پھر خاموشی سے اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"مہراہ آپ کے بابا جان کہاں سے تعلق رکھتے ہیں۔"

"شکر پور سے میڈیم۔"

شازیہ اس کی بات پر چونکی۔

"آپ کی فیملی میں اور کوئی ہوتا ہے کیا۔ مطلب ماموں وغیرہ۔"

"بابا کی طرف سے ہماری دو پھوپھو ہیں جبکہ ہمارے ناننانی کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ بس ہماری چھوٹی سی فیملی ہے۔"

شازیہ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئی۔ مہراہ کے ہاتھ میں اٹھایا فون بج گیا۔

"جی بھیا ہم فارغ ہیں۔ آپ لینے آگئے ہیں ہمیں۔ اوکے میں زہرہ سے کہتی ہوں آتے ہیں ہم لوگ آپ کے پاس۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارسلان کی کال تھی جو زہرہ اور مہراہ کو لینے آیا تھا۔

"میم میرے بھائی آگئے ہیں میں چلتی ہوں۔"

مہراہ نے کھانے کی پلیٹ نیچے رکھی اور زہرہ کی طرف گئی جو دوسرے ٹیبل پر کسی سہیلی کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"وجاہت مہراہ مجھے نہ جانے کیوں اپنی اپنی سی لگنے لگ گئی ہے۔ تم جانتے ہو زینب چچی کی شکل اس سے بہت

زیادہ ملتی ہے۔ میری بڑی خواہش ہے مہراہ کی والدہ سے ملوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں نے چچا اور چچی کو نہیں دیکھا آپ لوگوں نے ان کی کوئی تصویر بھی تو مجھے نہیں دیکھائی، اگر دیکھائی ہوتی تو میں پہچان جاتا۔ مہرماہ کے والدہ اور والد سے ملا ہوا ہوں میں۔ خیر جو بھی ہے مجھے مہرماہ بہت عزیز ہے"

"وہ تو میں دیکھ ہی رہی ہوں۔"

شازیہ نے ہنستے ہوئے وجاہت کو چھیڑا۔

ارسلان گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا۔ زہرہ اور مہرماہ اسے آتے ہوئے دیکھائی دی۔

"میری شہزادی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔"

ارسلان نے مہرماہ کو اپنے کندھے کے ساتھ لگایا اور اس کے بال سنوارے۔ ارسلان ہمیشہ ایسے ہی مہرماہ کا خیال رکھتا تھا۔

"میں نہیں اچھی لگ رہی کیا ارسلان بھائی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زہرہ نے بہت مان سے پوچھا۔

"تم بھی اچھی لگ رہی ہو زہرہ۔ آج تم دونوں نے منجوائے کیا گیا۔"

"جی بھیا بہت مزہ آیا۔ زہرہ نے مجھے بہت تنگ بھی کیا۔ آپ کو بتا ہے بھائی سب کہہ رہے تھے کہ آج تو مہرماہ شہزادی لگ رہی تھی۔"

"وہ اس لیے کہ مہرماہ ہی شہزادی۔ چلو گاڑی میں بیٹھو۔"

Posted on Kitab Nagri

مہرماہ فوراً پیچھے بیٹھ گئی۔

"زہرہ تم آگے بیٹھو آج۔۔۔۔۔"

مہرماہ جانتی تھی کہ زہرہ اس کے بھائی کو پسند کرتی ہے جبکہ ارسلان کی طرف سے مہرماہ کو کچھ خاص معلوم نہیں ہوا تھا کہ وہ زہرہ کو چاہتا ہے یا نہیں مگر مہرماہ کی دل سے خواہش تھی کہ زہرہ اس کی بھابھی بنے۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔ مہرماہ کی نظر باہر چلتی سڑک پر تھی جبکہ زہرہ ارسلان کی طرف تھوڑی دیر بعد نگاہ ڈالتی جو سنجیدگی سے گاڑی چلا رہا تھا۔

"یار کتنی خاموشی ہے نا گاڑی میں کوئی گانا ہی لگا دیں آپ لوگ۔"

مہرماہ نے پیچھے سے آواز لگائی۔

زہرہ نے ٹیب کاریموٹ اٹھانا چاہا اسی لمحے ارسلان نے بھی ریموٹ پر ہاتھ رکھ لیا۔ زہرہ نے فوراً سے ہاتھ ہٹایا۔

مہرماہ اپنے بھائی کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ رہی تھی پھر زہرہ کا چہرہ دیکھا۔ گاڑی میں خاموشی ہوئی تو مہرماہ خود ہی پچھلی سیٹ سے آگے ہوئی اور ریموٹ لے کر گانا لگایا جو زہرہ اور ارسلان کی حالت پر بہت سوٹ کر رہا تھا۔

Akhiyan meri pooch rahi hain

Dil ko mere chain nahi hai

Kithe ladaiyan ve, tu akhiyan kithe ladaiyan ve

Posted on Kitab Nagri

Kaise tujhko mai bataun

raahen teri takdi jaaun

Neendan churaiyan ve

Tu meriyan neendan churaiyan ve

Dhadkan ye kehti hai

Dil tere bin dhadke na

Ik tu hi yaar mera

Mujhko kya duniya se lena

Dhadkan ye kehti hai

Dil tere bin dhadke na

Ik tu hi yaar mera

Mujhko kya duniya se lena

زہرہ باہر دیکھنے لگ گئی۔

"ان دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا خود ہی کچھ کرنا ہو گا مجھے۔" مہرماہ پیچھے غصے سے سوچنے لگ گئی۔



Posted on Kitab Nagri

گھر کے پاس گاڑی رکی تو مہرماہ فوراً سے دروازہ کھول کر اندر بھاگی۔ زہرہ گاڑی کا دروازہ کھولنے والی تھی جب ارسلان نے بہت آرام سے بات کی۔

"زہرہ تم مجھے بہت زیادہ اچھی لگتی ہوں۔ مگر میری تربیت ایسی ہے کہ میں شادی سے پہلے کسی تعلق کو بہت زیادہ برا سمجھتا ہوں جب میں تمہارے گھر اپنا رشتہ بھیجوں گا اور ہمارا نکاح ہو جائے گا تو اس دن میں تم سے اپنی محبت کا اظہار کروں گا میں تمہارے علاوہ کسی لڑکی سے شادی نہیں کروں گا اسی لیے اداس ہونے کی ضرورت نہیں۔"

ارسلان نے یہ بات بہت دھیمے انداز میں کہی۔ زہرہ فوراً سے گاڑی سے اتر گئی۔ زہرہ کو فخر تھا کہ اس کی محبت اسے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی اگر دیکھے بھی تو بہت احترام کی نگاہ سے۔

مہرماہ شور مچاتی گھر میں داخل ہوئی۔ جمیل آج آفس سے جلدی آگئے تھے زینب بیگم کچن میں کھڑی کھانا بنا رہی تھی۔ مہرماہ جیسے ہی جمیل کے سامنے آئی انہیں لگا شیزہ آگئی ہے ان کے بھائی کی بڑی بیٹی جو بہت سال پہلے ایک آگ میں جل کر مر گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"بابا آج جلدی آگئے ہیں آپ۔"

مہرماہ جمیل کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے چہک کر بولی۔

"میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔ آج تو تم نے مجھے پرانا وقت یاد دلادیا۔"

"کون سا وقت بابا۔"

Posted on Kitab Nagri

"کچھ نہیں بیٹا آپ جائو جلدی سے کپڑے بدل کر آؤ پھر بھائی کے ساتھ زہرہ کی طرف جانا زہرہ کے والد کی طبیعت ٹھیک نہیں انہیں دیکھ آنا میں صبح ہو آیا ہوں۔"

"او کے بابا میں آتی ہوں۔"

مہرماہ اچھلتی ہوئی اپنے کمرے میں گھسی۔ ارسلان بھی اپنے روم میں چلا گیا۔ زینب چائے لے کر آئی۔

"زینب اگر ہم حویلی نہ چھوڑتے تو ہماری بیٹی کی شادی بھی شاہوں میں کر دی جاتی۔ تم جانتی ہوں آج میں اپنی بیٹی کو دیکھتا ہوں تو بہت زیادہ خوش ہوتا ہوں کہ ہم نے وہ حویلی چھوڑ کر بہت اچھا کیا۔"

"کب تک اپنے رشتوں سے دور رہیں گے جمیل۔ اپنی ماں سے کسی دن ملنے جائیں گے نہ آپ۔ شہیر بھائی آپ کو کتنا یاد کرتے تھے۔"

"وقت بدل گیا ہے زینب اب ہم بہت زیادہ آگے آگئے ہیں۔"

"نہیں جمیل وقت نہیں بدلا ہم ایک نہ ایک دن تو اپنوں سے ملیں گے ہی۔ خیر میں آپ کی بیٹی کو دیکھ لوں مجھے آوازیں لگا رہی ہے ضرور کچھ کھو گیا ہو گا۔" www.kitabnagri.com

زینب بیگم اٹھ گئی جبکہ جمیل ماضی کے بہت سارے اوراق کھول کر بیٹھ گئے۔

مہر و سٹاف روم میں آئی تو اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔ پورا سٹاف روم خالی پڑا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آجاو میری جان۔ بہت انتظار کرواتی ہو تم"

وجاہت مہرو کے سامنے نمودار ہوا۔ مہرو کا ننھا سادل کا کانپ کیا۔ آج زہرہ اس کے ساتھ نہیں تھی۔ امتحانات کی تیاری کے لیے بہت سے بچے کالج نہیں آرہے تھے۔ زہرہ نے بھی آج چھٹی کی تھی اسی خاطر مہرو آج اکیلی تھی۔

"شرم آنی چاہیے آپ کو سر۔ میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں۔ آپ کی بہنوں جیسی ہو میں۔ اس قسم کی اوجھی حرکتیں کرتے کیا آپ کو ذرا سی بھی شرم نہیں آتی۔"

وجاہت اس کی بات پر زور سے ہنسا اور پھر ہاتھ بڑھا کر مہرو کے چہرے پر آئی ہوئی بالوں کی لٹ پیچھے کرتے ہوئے بولا۔ "اتنا مکمل نہیں ہونا چاہئے کسی انسان کو کے دوسرا بندہ دل ہی ہار بیٹھے۔ اف تمہاری ہر اک ادا پے مرتے ہیں ہم جاناں۔"

"چسٹ شٹ اب۔ دور ہٹیں۔ میں نے ہمیشہ اپنے اساتذہ کا بہت احترام کیا ہے۔ آپ نے تو احترام لفظ کی ہی لاج ختم کر دی ہے۔ چھوڑ دیں میرا پیچھا۔ دیکھ لیں میرے بندھے ہوئے ہاتھ۔"

"ارے ارے میری مہرو، میری معصوم جان ایسے مت کرو۔ تمہیں تو عزت مانتا ہوں اپنی۔ اپنی عزت پر غلط نگاہ نہیں رکھ سکتا مہرو۔ تمہیں دل میں بسایا ہے۔ بس تم پیپر دے کر فارغ ہو پھر تمہیں اپنے ساتھ اپنے گائوں لے جائوں گا جہاں تمہاری جگہ ایک رانی کی ہے۔"

"پلیز وجاہت چوہدری میرا پیچھا چھوڑ دیں۔ میرا رشتہ طے ہے اور میں اپنے ہونے والے شوہر سے

"_____"

Posted on Kitab Nagri

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وجاہت نے اپنے ہاتھ مہر کے منہ پر رکھ لیا۔

"خبردار جو اپنی اس زبان سے غیر مردکانام لیا۔ مجھے زبان چلانے والے لوگوں سے سخت نفرت ہے۔ تمہیں رعایت صرف میرے دل نے دی ہے۔ اپنے اس دماغ میں بٹھالو کہ تم صرف وجاہت چوہدری کی چوہدراہن ہو۔"

مہرو کی آنکھوں سے آنسو نکل کر وجاہت کے ہاتھوں پر گرے۔ "نہ نہ میری جان آنسو نہیں۔ میں تو تمہارا دیدار کرنا چاہتا تھا صرف۔ خیر بے جی کو انکار کرنے کی ہمت مت کرنا ورنہ کسی کا لحاظ کیئے بغیر اٹھا کر لے جاؤں گا۔ جاو جا کر آرام کرو کالج آنے کی ضرورت نہیں۔ پیپر کی تیاری کرو اچھے سے۔ شادی کے بعد تم نے گھر سے ہی پڑھنا ہے۔ ساری تیاری کر لی ہے اپنی جان کی تعلیم کی میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وجاہت نے مہر کو چھوڑا جو ڈر کے مارے کانپ رہی تھی۔ مہر اس کی مکمل بات سنے بغیر ہی باہر بھاگ گئی۔
وجاہت ابھی بھی اپنے ہاتھ پر اپنی جان کا لمس محسوس کر رہا تھا۔ مہر نے وجاہت سے پیچھا چھوڑوانے کو کہا کہ
میرا رشتہ طے ہے ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔

www.kitabnagri.com

ماضی

شیزہ وجاہت کی سب سے بڑی بہن تھی جو شہیر چوہدری کو بہت زیادہ عزیز تھی۔ شہیر چوہدری اکثر اوقات بڑے شاہ سے ملنے جایا کرتے تھے تو اپنے ساتھ اپنی بیٹی کو بھی لے جاتے تھے۔ یہ اپنی بہن سے تو نہ مل پاتے مگر شیزہ عمارہ کے بہانے پھوپھی سے مل لیتی۔ عمارہ شاہ را حیل شاہ کی بیٹی تھی۔ یہ شیزہ سے تین سال بڑی تھی اور

Posted on Kitab Nagri

ان کی دوستی نائل کی شادی پر ہوئی۔ آج بھی شیزہ پھوپھو سے ملنے آئی ہوئی تھی۔ یہ اس وقت سولہ سال کی تھی جبکہ عمارہ انیس برس کی۔

"ارے عمارہ تم رورہی ہو کیا ہوا۔"

عمارہ نے جیسے ہی شیزہ کو دیکھا اس کے گلے لگ گئی اور زور زور سے رونا شروع ہو گئی۔

"کیا ہوا عمارہ سب ٹھیک تو کے نہ۔"

"کچھ ٹھیک نہیں ہے شیزہ بابا میری شادی کر رہے ہیں وہ بھی مجھ سے بڑے 10 سال کے لڑکے سے۔"

"کیوں عمارہ ابھی تو تم بہت چھوٹی ہو۔"

"بڑے شاہ کہتے ہیں جب لڑکیاں جوان ہو جائیں تو ان کی شادی کر دینی چاہیے۔ بابا کہتے ہیں کہ بڑے شاہ ٹھیک

کہتے ہیں میری شادی جلد از جلد کر دینی چاہیے اس لیے انہوں نے لڑکا ڈھونڈ لیا ہے اور ایک ہفتے بعد میری

شادی ہے۔ میں شادی نہیں کرنا چاہتی تم میری اس لڑکے سے ملاقات کروادو میں خود اس کو منع کر دوں گی۔"

"میں کیسے تمہاری ملاقات کروادوں میں تو اس کو جانتی بھی نہیں اور ویسے بھی ہم لوگ صرف دو دنوں کے لیے

یہاں پر آئے ہیں واپس چلے جائیں گے۔"

"تم میرا پیغام میری ملازمہ ذرینہ کو دے دو یہ خط۔ ذرینہ ان کی حویلی جاتی رہتی ہے۔ اس سے کہنا کہ یہ خط

چھوٹی بی بی نے دیا ہے۔ آج کل بے جی انہیں علیزہ چچی کے پاس نہیں جانے دیتی ورنہ میں خود ہی انہیں یہ خط

Posted on Kitab Nagri

دے دیتی کہ وہ اس لڑکے کو دے دیں جس سے میرا رشتہ ہوا ہے۔ تم کسی طریقے سے سرونٹ کو اڑ میں جاؤ اور ان کو یہ خط پکڑا دو۔"

"ٹھیک ہے میں کوشش کرتی ہوں۔"

شیزہ بچی تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ چھوٹا سا اقدام کتنی بڑی مصیبت لے آئے گا۔ شیزہ سرونٹ کو اڑ گئی اور وہاں جا کر زرینہ کو یہ خط دے آئی۔ مگر اس خط نے نہ صرف زرینہ کی زندگی برباد کر دی بلکہ شیزہ زندگی کو بھی آگ لگا دی۔

لڑکے والے خط لے کر بڑے شاہ کے پاس آگئے بڑے شاہ کو جب معلوم ہوا کہ زرینہ نے یہ خط لڑکے تک پہنچایا ہے تو وہ فوراً ہی زرینہ کے پاس پہنچے۔

"بد ذات تیری ہمت کیسے ہوئی کہ تو ہماری حویلی کی بیٹی کی طرف سے ایسے خط اس کے سسرال میں دیتی پھرے۔ تجھے کس نے یہ خط دیا تھا کیا ضرورت تھی تجھے اس حویلی میں ہمیں بدنام کرنے کی۔ تو نے یہ نہیں سوچا کہ سالوں سے تیرا خاندان ہمارا غلام ہے ہم تیرا کیا حشر کریں گے پکڑے جانے پر۔"

زرینہ نے اپنی زبان پر قفل لگا لیا تھا کیونکہ یہ جانتی تھی کہ اگر یہ بولی تو اب عمارہ اور شیزہ دونوں کی زندگی برباد ہو جائے گی مگر زرینہ کے شوہر جو پیچھے کھڑے ہوئے تھے وہ غلطی سے بول پڑے۔

"سائیں شیزہ نانی لڑکی یہ خط دینے آئی تھی اسے۔"

Posted on Kitab Nagri

بڑے شاہ نے جیسے ہی شیزہ کا نام سنا انہیں بہت زیادہ طیش آیا۔ عمارہ کو تو سزا ملنی ہی تھی ساتھ ساتھ شیزہ کو بھی سزا ملنے والی تھی انہوں نے پیچھے کھڑے اپنے نوکر کو فوراً حکم دیا۔

"لے جا اس بد ذات کو اور زندہ دفنادو۔ بتا دو سب لوگوں کے ہمارے ساتھ غداری کرنے والوں کو کیا سزا دی جاتی ہے۔"

بڑے شاہ بہت غصے میں نکلے۔ ذریعہ منتیں کرتی رہ گئی مگر اس معصوم کو زندہ دفنادیا گیا۔ علیزہ ان سب باتوں سے بالکل لاعلم تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ شیزہ کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور عمارہ کے ساتھ بھی۔

بڑے شاہ عمارہ کے کمرے کی طرف گئے جہاں امو بھی بیٹھی ہوئی تھی۔

"عمارہ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اتنی گری ہوئی اور پیچ حرکت کرنے کی تم نے ہماری روایات کو ختم کر ڈالا ہے ہم کتنے رسوا ہوئے ہیں زمانے میں ایک تمہاری وجہ سے۔"

بڑے شاہ نے آتے ہی عمارہ کو مارنا شروع کر دیا۔

"ابورحم کریں بچی ہے کیا ہو گیا ہے آپ کو۔" www.kitabnagri.com

"خاموش بہو تم پیچ میں نہیں بولو گی۔ اسے ہم زندہ دفنادیں گے تاکہ آنے والی نسلوں کی کوئی بیٹی یہ حرکت نہ کر پائے۔"

بڑے شاہ نے عمارہ کو دھکا دیا۔ بے جی بھی کمرے میں آئی۔

"یہ تھی تمہاری تربیت بہو ہمیں زمانے بھر میں رسوا کر دیا ایسی بیٹیوں کو پیدا ہونے سے پہلے ہی مار دینا چاہیے۔"

Posted on Kitab Nagri

"بے جی یہ ظلم نہ کریں بچی ہے اس سے غلطی ہو گئی میں معافی مانگتی ہوں۔"

"ہمارے ہاں معافی جیسا لفظ استعمال نہیں ہو تا ملازمہ لے جاؤ اسے باہر میں دیکھتی ہوں کیسے نہیں ملتی اسے سزا۔"

بے جی نے عمارہ کو کمرے سے باہر بڑے شاہ کے پاس بھیج دیا۔ امونے فوراً فون اٹھایا اور راحیل اور نائل کو کال کی جو آفس میں تھے۔

"راحیل فوراً آئیے ابو جان ہماری بیٹی کو مار دیں گے۔ وہ بہت ظالم ہیں۔"

راحیل اور نائل دونوں اسلام آباد آئے ہوئے تھے۔

"کیا کہہ رہی ہو تم کیا ہو گیا ہے میری بیٹی کو۔"

"اس سے چھوٹی سے ایک خالقی ہو گئی آپ فوراً پہنچیں۔ ابو اسے لے گئے ہیں کوئی مدد نہیں کر رہا علیزہ کو بھی کمرے میں بند کر دیا ہے اور میرے کمرے کا دروازہ بھی بند ہے۔"

www.kitabnagri.com

"تم پریشان نہیں ہو میں اور نائل آتے ہیں۔"

امونے فوراً بند کر کے بیٹی کی سلامتی کی دعا مانگتی رہی۔ ادھر علیزہ حیران تھی کہ آج کس خوشی میں ان کے کمرے کا دروازہ لاک کر دیا گیا۔ نائل بھی گھر میں نہیں تھے اور ان کے کمرے کا فون بھی کاٹ دیا گیا علیزہ حیران تھی کہ آج ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

بڑے شاہ نے اپنے غرور میں معصوم عمارہ کو زندہ دفنادیا۔ اس لمحے ان کے ساتھ ہی بے جی کھڑی تھی جو کچھ بھی نہ بولی۔ بڑے شاہ کا دل یہ سب کرتے ہر گز نہ کانپا۔

"ہمارے خاندان کی عزت خاک میں ملانے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔"

بڑے شاہ قبر کے پاس سے ہٹ گئے جہاں سے چیخوں کی آواز آرہی تھی۔ بے جی کی آنکھ سے آنسو گر اگریہ آنسو صاف کر کے اپنے شوہر کے پیچھے چل دی۔ پاس ہی ملازم کھڑا تھا۔

"کوئی پوچھے تو کہنا کہ حویلی کے پچھلے حصے میں آگ لگی جہاں عمارہ بی بی اور شیزہ گئے ہوئے تھے۔ ذریعہ ان کے ساتھ تھی۔ کمرے میں آگ لگ گئی اور ہم دیر سے پہنچے اور سب کو بچانہ پائے۔"

بڑے شاہ شطرنج کے کھلاڑی تھے یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان پر الزام آئے کہ انہوں نے کسی کو زندہ دفنایا ہے ان کے مطابق کام بھی ہو گیا تھا اور کسی کو معلوم بھی نہیں ہوا۔

Kitab Nagri

چوہدری شہیر کو کام سے بھیج کر ان کی بیٹی کو زندہ جلا دیا گیا۔ سب کے سامنے یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ آگ لگ گئی ہے حویلی میں۔ امو کے کمرے کا دروازہ کھلا۔

امو بھاگتی باہر آئیں اور ان کے پیچھے ہی علیزہ کے کمرے کا بھی دروازہ کھول دیا گیا۔

"بی بی جی حویلی میں بہت بری آگ لگی ہے چھوٹے سائیں بھی بے ہوش ہو گئے ہیں۔ عمارہ بی بی بھی اندر ہی ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

عمارہ کی لاش کو زندہ دفنانے کے بعد نکال لیا گیا اور ایسا ہی ذرینہ کے ساتھ ہوا۔ ان کو شیزہ کے ساتھ ہی جلنے کے لیے کمرے میں چھوڑ دیا گیا۔

امو اور علیزہ حویلی کے پچھلے حصے میں گئی جہاں سب ختم ہو گیا تھا۔

"میری بچی۔۔۔۔"

عمارہ کی جلی ہوئی لاش کو ملازم باہر لا رہے تھے۔ امو عمارہ کے پاس آتے ہی ڈھاریں مار مار کر رونے لگی۔ میر کو علیزہ نے اٹھایا جو ڈر کے مارے کانپ رہا تھا۔ ایک اور لاش نکلی۔ نائیدہ چیخی۔

"علیزہ بی بی آپ کی بھتیجی۔۔۔۔"

عیزہ کے ہاتھ میں اٹھایا میر گرنے والا تھا جب نائیدہ نے اسے تھام لیا۔

"شیزہ۔۔۔۔ شیزہ میری جان۔۔۔۔"

علیزہ شیزہ کا جلا ہوا چہرہ دیکھ کر سکتے میں چلی گئی۔ ذرینہ کی لاش بھی نکلی۔ حویلی میں کھرام مچ گیا۔ چوہدری حویلی والوں کو بھی خبر دے دی گئی کہ ان کی بڑی بیٹی انتقال کر گئی ہے حویلی میں آگ لگی جس میں نہ صرف شاہ حویلی کی بیٹی ایک نوکر جبکہ چوہدری خاندان کی بیٹی بھی ہلاک ہو گئی۔ شہیر کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا ہوا ہے اپنی بیٹی کو صحیح سلامت یہ شاہ حویلی چھوڑ کر گئے تھے اور اس کے ساتھ کیا ہو گیا۔

راحیل جب نائل کے ساتھ حویلی پہنچے تو ان کی اکلوتی بیٹی کفن میں لپیٹی ہوئی تھی۔ پاس ہی شیزہ کی میت بھی رکھی گئی تھی جس کا جنازہ بھی بڑے شاہ کے حکم پر شاہ حویلی سے ہی اٹھنا تھا۔ راحیل نے اپنی بیوی کو بیٹی کی جلی ہوئی

Posted on Kitab Nagri

میت کے پاس خاموش دیکھا۔ علیزہ بھی میر کو سینے سے لگائے بلکل خاموش تھی۔ راحیل اور نائل کو سب سمجھ آگیا مگر موقع دیکھ کر یہ خاموش ہو گئے۔ نجانے کب ان دو بد قسمت لڑکیوں کی میت اس حویلی سے اٹھی اور نہ ختم ہونے والے نشان ہمیشہ کو چھوڑ گئی۔

چوہدری حویلی والوں کو بڑے شاہ پر بہت زیادہ اعتماد تھا اور دوسرا بڑے چوہدری جو وجاہت کے دادا تھے انہیں بڑے شاہ نے اپنے قابو میں کر لیا کہ آگ لگی ہے ہمارا بھی نقصان ہوا ہے اور تمہارا بھی اس لیے یہ بات زیادہ آگے نہیں بڑھی اور وہ لوگ اپنی بیٹی کو دفنا کر گھر واپس لے گئے۔

امو کے پاس راحیل آ کر بیٹھے۔ راحیل کی آنکھیں بلکل خالی تھیں۔ امو کو لے کر راحیل باہر آئے جہاں علیزہ کونے میں بیٹھی ہوئی تھی اور گود میں بیمار میر کو اٹھا رکھا تھا۔ بڑے شاہ اپنے غرور میں اپنی کرسی پر بیٹھے تھے جب امو بڑے شاہ کے پاس گئی اور زور زور سے بولنا شروع ہو گئی۔

"مل گیا آپ کو سکون بڑے شاہ۔ میری بیٹی کو قبر میں پہنچا کر خوش ہیں آپ۔"

"بہو یہ کیا بول رہی ہو سب جانتے ہیں کہ یہ ایک حادثہ تھا۔"

"بابا آپ ایسا کیسا کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔ عمارہ میری اکلوتی اولاد تھی۔"

"بند کرو اپنی بکواس تم راحیل اس عورت پر یقین کر رہے ہو تم عمارہ کو کیوں ماریں گے ہم۔"

"میں ماں ہوں اپنی بیٹی کی چیخیں خود سنی ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"یہ عورت پاگل ہو گئی ہے۔ ہے کوئی ثبوت تمہارے پاس جائو لے آیا ہم مانیں گے۔"

"اور اگر ثبوت مل گیا تو کیا آپ کو بھی ایسے ہی زندہ جلا کر مارا جائے بڑے شاہ۔"

یہ بولنے والی علیزہ تھی جو فرش سے اٹھی اور اپنے بیٹے کو ان کے سامنے لائی۔

"کیا بکواس ہے یہ میرے نوکر گواہ ہیں جب ہم پہنچے تو آگ بہت زیادہ پھیل گئی تھی اور لڑکیاں جل گئی تھی۔"

"نہیں یہ سچ نہیں ہے بڑے سائیں۔ آپ کا پوتا سب جانتا ہے۔"

"نہیں ماما۔۔۔۔۔ میں کچھ نہیں بولوں گا دادا مار دیں گے۔"

میرماں کی ٹانگوں سے چپک گیا۔ نائل نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا۔

"آپ جھوٹ بولتے ہیں بابا میری بیٹی کے قاتل ہیں آپ۔"

راحیل چیخ کر بولے۔

"آواز بند کرو اپنی۔ تمہاری اتنی جرات کے میرے سامنے بولو۔ جس دن ثبوت لے آئے ہم خود کو آگ لگا لیں

گے۔ اس بچے کی باتوں پر کون یقین کرتا ہے۔"

"وقت اپنا کام دیکھا جاتا ہے بڑے شاہ۔ آپ بھی انتظار کریں جسے آپ بچا کہہ رہے ہیں کل وہ جوان ہو گا اور اپنا

بھرپور بدلہ لے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

علیزہ میر کو نائل سے چھین کر کمرے میں چلی گئی۔ نائل اور راحیل باپ کے خلاف کوئی ثبوت نہ نکال پائے اور خاموشی اختیار کر لی۔ امور راحیل سے ناراض ہو گئی جبکہ علیزہ نائل سے اور اس حویلی کے مردوں سے شدید نفرت کرنے لگی۔ میر کو ایک دن علیزہ نے امو کی گود میں ڈالا۔

"اپنا بیٹا لے لیں امو۔"

"مطلب۔ تم کیا کہنا چاہ رہی ہو لیزا۔"

"یہ آج سے آپ کا ہوا۔ اس کی ایسی تربیت کریئے گا کہ ایک دن آپ کی بیٹی اور میری بھتیجی کے قاتل کو اس کے انجام تک پہنچائے۔ میں شاید اس کی وہ تربیت نہ کر پائوں جو ایک ہاری ہوئی ماں کر سکے گی۔"

امو نے میر کو سنبھال لیا اور عورت کی عزت کے ساتھ ساتھ اپنے مرتبے کی پہچان سیکھائی اور علیزہ نے سچ کہا تھا ایک ٹوٹی ہوئی ماں نے ایک شاہکار بنایا تھا جس پر یہ دونوں مائیں کل فخر کرتی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر اور آن دونوں آج بہت عرصے بعد گھومنے آئے ہوئے تھے۔ میر کو یونیورسٹی سے چھٹیاں تھی جس کی وجہ سے یہ آن کو اپنے ساتھ سوات لایا تھا۔ آن کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی۔ پورے رستے آن نے میر کو بہت زیادہ تنگ کیا تھا اور میر خاموشی سے اپنی لاڈلی بیوی کی باتیں سنتا رہا تھا۔

"میر مجھے نہ وہ جو سامنے چھلی بن رہی ہے وہ کھانی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

آن نے ڈرائیور سے کہہ کر گاڑی رکاوائی۔

"آن باہر بارش ہو رہی ہے اور یہاں سوات میں بہت ٹھنڈ ہے یہ حیدر آباد نہیں ہے۔"

آن نے غصے سے میر کے سینے پر ہاتھ مارا۔ "تو کیا ہوا مجھے کھانی ہے وہ گرم گرم چھلی۔ جائونہ میر مجھے لا کر دو۔"

میر نے ڈرائیور کے دیکھا جس کے ساتھ ہی ناصر بیٹھا ہوا تھا اور آن کی ساری باتیں سن رہا تھا۔

"ناصر جائو باہر اپنی بی بی کی فرمائش پوری کرو۔"

"ناصر ادا ایک چھلی آپ نے اپنے شاہ کے لیے لانی ہے یہ بھی کھائیں گے۔"

"جیسا حکم بی بی۔"

میر نے آن کے کندھے کے ارد گرد بازو پھیلانے۔ آن تو باہر ہی دیکھ رہی تھی۔ سامنے سے نظر آتی بڑی بڑی پہاڑیاں اور ان کی خوبصورتی آن کو مجبور کر رہی تھی کہ یہ میر کو چھوڑے اور گاڑی سے باہر نکل کر راستوں پر چلے۔

www.kitabnagri.com

"میر چلونہ بارش میں بھگتے ہیں میر۔۔۔۔۔"

میر نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ آن غصے سے پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔ آن بہت کم باہر آتی تھی۔ اگر یہ باہر بھی کہیں جاتی تو میر کے ساتھ اپنے لوگوں سے ملاقات کو۔ میر اسے باہر گھومنے لے جاتا مگر آن کبھی کھل کر مزے نہیں کر سکی تھی۔ آن شاہ بی بی تھی جس کی وجہ سے اسے ہمیشہ اپنے ارد گرد کا دھیان رکھنا پڑتا۔

Posted on Kitab Nagri

میر نے آن کو ناراض دیکھا تو برداشت نہ کر پایا۔

"آن میری جان۔۔۔۔۔"

"نہیں ہوں تمہاری جان میں۔ آئندہ نہیں آؤں گی تمہارے ساتھ کبھی۔ میری کوئی اہمیت ہی نہیں کسی کی زندگی میں۔ اس سے بہتر تھا کہ میں حویلی میں ہی قید رہتی۔"

میر نے آن کی آنکھ سے نکلنے والا آنسو دیکھا تو ٹرپ اٹھا۔

"آن میری طرف دیکھیں جان۔"

آن نے غصے سے اس کے ہاتھ پیچھے کیئے۔

"جاناں ہم بارش میں بھیگے تو آپ بیمار ہو جائیں گی۔ بے شک گرمی کا موسم ہے مگر یہ سوات ہے یہاں گرمی نہیں ہوتی۔ ہمارے علاقے کی سردی یہاں کی گرمی ہے جانناں۔"

آن پھر بھی اس کی طرف نہیں مڑی۔ میر نے آخر تھک ہار کر فیصلہ کیا کہ آن کی خواہش پوری کر دے۔

www.kitabnagri.com

"ناصر۔۔۔۔۔"

ناصر جو آن کی فرمائش پوری کر کے واپس آ رہا تھا فوراً میر کے پاس آیا اور اسے چھلیاں پکڑائی۔

"ناصر گاڑی کو گیسٹ ہاؤس کے پاس رکوانا اور تم آس پاس ہی ہونا اور کوئی نہ ہو۔"

"جیسا حکم شاہ جی۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے آن کی طرف دیکھا جواب میر کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ "یہ ہوئی نہ بات۔ آپ خوش ہیں نہ اب آن۔"

آن نے اِشباہت میں سر ہلایا۔ میر کی یہی تو زندگی تھی آن کے لیے ہر خوشی لانا۔

آن آزادی ملنے پر گاڑی سے نکلی اور فوراً باہر کو بھاگی۔ یہ جب میر کے ساتھ باہر آتی تو اکثر میر اس کا نقاب اتار دیتا جب دونوں اکیلے ہوتے۔ آن نے ابھی بھی اپنا نقاب اتار دیا کیونکہ آن اور میر اکٹھے تھے۔ آن نے کالے رنگ کا سندھی فراک پہن رکھا تھا اور اس کے اوپر گرم سندھی شاہ اوڑھ کر رکھی تھی جو میر نے زبردستی اسے کروائی تھی ورنہ آن کو اپنی کوئی فکر نہیں تھی اسے تو بس گھومنے کی خوشی تھی۔

آن بچوں کی طرح ان رستوں پر بھاگنے لگی۔ بارش ہلکی تھی جس میں با آسانی چلا جاسکتا تھا۔ تھوڑی دور آ کر بارش نے زور پکڑا۔

"آن گاڑی میں چلیں واپس۔۔۔۔۔ بارش تیز ہے۔"

میر نے آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھ کر بولا کیونکہ بارش کا پانی اس کی آنکھوں کو دھندلا کر رہا تھا۔

"نہیں آج میں واپس نہیں آؤں گی۔ میں آج انہیں پہاڑوں میں گم ہو جاؤں گی میر تم مجھے ڈھونڈ سکے تو ڈھونڈ لینا۔"

Posted on Kitab Nagri

آن کی چادر کندھے پر آگئی تھی۔ ریشم لمبے بال کھل کر چہرے پر بکھر گئی۔ آن کی پلکیں نقلی لگتی تھی۔ اکثر ملازمین آن سے پوچھتی کہ بی بی آپ کی پلکیں اصلی ہیں کیا۔ آن کی پلکیں اس وقت نم تھی اور بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔

"آن گم جائیں گی آپ۔"

میر اس کے پیچھے بھاگا جو نظر ہی نہیں آرہی تھی۔ سوات کے خوبصورت درخت رستے کے دونوں طرف تھے۔

"میر دیکھو میں یہاں ہوں۔"

آن نے میر کو ایک درخت کے پاس سے آواز دی۔ میر نے درخت کی طرف دیکھا تو ایک چمکتی دمکتی شہزادی مسکرا رہی تھی۔ ناک میں ڈائمنڈ کی تیلی سے نوزپن جو میر نے زبردستی آن کے ناک میں آج آنے سے پہلے پہنائی تھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ میر زبردستی آن کو تیار کرتا۔ آن کو جیولری سے چڑھوتی۔ میر کو آن کے ہاتھوں میں مہندی اور بجتی ہوئی کانچ کی چوڑیاں پسند تھی۔ آن مہندی تو لگا لیتی مگر چوڑیاں کم پہنتی اور جس دن پہن لیتی میر اس دن آن کو بہت تنگ کرتا۔ بار بار اس کے ہاتھ کی چوڑیاں بجاتا جس سے آن چڑھاتی۔ آج آن نے سرخ چوڑیاں ایک ہاتھ میں پہن رکھی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں کالی کانچ کی چوڑیاں۔ مہندی سے ہاتھ خالی تھا۔

"آن۔۔۔۔۔"

میر آن کی طرف آیا جو کسی چیز کا خیال کیئے بغیر بھاگ رہی تھی۔ میر بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے آیا۔ یہاں آبادی بہت کم تھی اور اس علاقے میں تو آبادی نہ ہونے کے برابر تھی۔ آن کی چادر میر کے ہاتھ آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میر نے آن کی چادر کا کونا پکڑ کر آن کو خود کے پاس کھینچا۔

"چادر والی لڑکی----- کیوں تنگ کر رہی ہیں مجھے میرے پاس آئیں آپ کا یوں بھاگنا اور چھپنا مجھے پسند نہیں۔"

"شاہ جی۔۔۔۔"

میر کو آن نے آج پہلی بار شاہ جی کہا تھا۔ میر کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں ہوا۔

"کیا بولا ہے جانناں ذرا پھر سے بولیں۔"

"شاہ جی چھوڑیں نہ۔۔۔۔"

"شاہ جی صدقے۔۔۔۔۔۔"

میر نے آن کو بازو سے پکڑ کر قریب کر کے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ میر اب 6 فٹ 2 انچ کا ہو چکا تھا۔ جیسے جیسے یہ 21 سال کی عمر تک جا رہا تھا یہ پہلے والا میر لگنا بند ہو گیا تھا۔ مضبوط بازو چوڑا سینہ اور کالی آنکھیں میر کو بہت سنجیدہ سا بناتی تھیں۔ آن اس کے آگے اب گڑیا لگنے لگی تھی۔

"اگر میں نہ چھوڑوں تو کہاں جائیں گی بچ گے شاہ کی جان۔"

میر نے آن کا چہرہ ایک ہاتھ سے اوپر کیا اور اس کی تھوڑی پر پیار دیا۔

آن بھیگی ہوئی تھی جس کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔ میر نے اس کی چادر اس کے ارد گرد پھیلائی۔

Posted on Kitab Nagri

"آن کسی دن میں آپ کو اپنا بنالوں گا وہ دن بہت خاص ہو گا پھر آپ کی رہائی کے تمام رشتے ختم ہو جائیں گے۔"

میر نے آن کے بھیگے سر آپ کو ساتھ لگایا اور اس کے سر کے بالوں کو ڈھکا۔

"تم مجھے قید کرو گے میر۔"

آن نے اس کے سینے پر سر رکھے بچوں جیسا سوال کیا۔

"نہیں محبت قید نہیں کرتی۔ میں تو عشق کرتا ہوں آپ سے آن۔ جس دن آپ مکمل میری ہوں گی اس دن آپ ہر قید سے رہائی پائیں گی مگر مجھے ایک وعدہ دیں گی۔۔۔۔۔ دنیا کی ہر چیز آپ کی ہوگی یہ گھومنا پھرنا۔۔۔۔۔ ہمارے بچوں کو سنبھالنا۔۔۔۔۔ ڈھیر ساری شاپنگ کرنا جو آپ صرف میری محنت کے پیسوں سے کریں گی جس سے میری خوشی سو گنا بڑھ جائی گی۔۔۔۔۔ ایک کامیاب عورت کی طرح جرگے کے ہر فیصلے میں میرا ساتھ دیں گی۔۔۔۔۔ میں غلط کروں گا تو میرا ہاتھ رکھیں گی۔۔۔۔۔ ظلم کے خلاف ہر حد تک جائیں گی۔۔۔۔۔ مگر۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آن میری آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جن کا مقابلہ ناممکن تھا۔

"مگر آپ میری روح کا حصہ ہوں گی میرے ہر پل کی ساتھی۔ میں آپ سے دوری پر داشت نہیں کر سکتا

آن۔۔۔۔۔ آن کی دل کی ڈھرن سے میرا زندہ ہے۔۔۔۔۔ میں ہر رات آپ کے دل کی ڈھرن محسوس کرتا ہوں اور خود کو دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان تصور کرتا ہوں کہ آپ میرے پاس ہیں۔۔۔۔۔ پتا ہے آن میری کیا خواہش ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے کھڑے ہو کر اسے سہارا دیا۔

"میں چل لوں گی۔"

آن نے میر کو کہا مگر میر آگے کھڑا ہوا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا کہ چڑھ جائو۔ آن نے پہلے جھجک محسوس کی پھر میر کے کندھے کے ارد گرد بازو پھیلا کر میر کے کندھے پر چڑ گئی۔

میر کے ساتھ آن کو ایسا محسوس ہوتا جیسے صدیوں سے یہ ساتھ ہیں۔ اچھے دوست، اچھے ساتھی جو آنکھوں کے اشارے سمجھ جاتے تھے۔ بس اب انہیں اپنے حقیقی رشتے کی طرف قدم بڑھنے تھے۔

ماضی

علیزہ نے دوبارہ کبھی نائل کی طرف خود قدم نہیں بڑھائے۔ نائل جانتے تھے ان کا خاندان قصور وار ہے اور بہت حد تک یہ خود بھی۔ علیزہ اب کھلے عام بڑے شاہ اور بے جی سے لڑتی۔ میر روز روز حویلی میں لڑائیوں کو دیکھتا۔ راتوں کو ڈر کر میر بھاگنے لگتا۔ میر ایک ڈسرب چائلڈ تھا۔ علیزہ بھی منٹلی طور پر بہت اپ سیٹ تھی۔ یہ سردیوں کے دن تھے۔ آج حویلی میں معمول سے زیادہ خاموشی تھی۔ سنب نوکر پرانی حویلی بے جی اور امو کے ساتھ گئے ہوئے تھے جہاں شاہ خاندان ہر سال جاتا اور ایک خاص دن یہ لوگ اپنے خاندان کے تمام لوگوں کے ساتھ دن گزارتے۔ یہ دن ایک میلے کی طرح ہوتا۔ میر کو امونے ساتھ لے جانا تھا مگر ہوا ایسے کہ ملازمہ نے غلطی سے میر کو امو کی گاڑی میں نہیں بٹھایا۔ امو بے جی کے ساتھ گئی مگر رستے میں جب بڑے شاہ بے جی

Posted on Kitab Nagri

کے ساتھ گاڑی می آئے جو اپنے کسی عزیز سے ملنے گئے تھے اور واپسی پر اپنی بیوی یعنی بے جی کے ساتھ آنا تھا آگر گاڑی میں بیٹھ گئے۔ امو اپنی گاڑی میں گئی مگر میر نہیں تھا۔

"میر کہاں ہے۔"

"بی بی جی وہ تو آپ کے ساتھ دوسری گاڑی میں تھے۔"

ملازمہ کی بات پر امو نے سر پکڑا۔ میر حویلی رہ گیا تھا جسے ملازمہ غلطی سے گاڑی میں نہ لائی یہ سمجھ کر کہ وہ امو کے ساتھ جا چکا ہے۔ امو نے حویلی میں فون کر کے میر کی حفاظت کا کہہ دیا۔

علیزہ گہری نیند سو رہی تھی جب انہیں اپنے بالوں پر کسی کا لمس محسوس ہوا۔ علیزہ فوراً جاگی کیونکہ نائل کبھی ان کی نیند خراب نہ کرتے۔ نائل کا لمس بہت نرمی والا ہوتا۔ علیزہ کے کمرے میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں تھی علیزہ نے آنکھیں کھولی تو ایک نقاب پوش ان کو دیکھ رہا تھا۔

"بہت خوبصورت ہو تم جیسا سنا تھا اس سے کہیں زیادہ۔"

www.kitabnagri.com

علیزہ فوراً سے اٹھی اور پیچھے ہوئی۔

"کون ہو تم ہٹو یہاں سے۔۔۔"

علیزہ اپنے ڈوپٹا لیئے بیڈ سے اتری۔

"یقین جانو پہلے تو میرا ارادہ صرف تمہیں بدنام کرنے کا تھا اب تمہیں دیکھ کر دل آگیا ہے تم پر۔"

Posted on Kitab Nagri

علیزہ کو کچھ غلط ہوتا محسوس ہوا۔ حویلی کے ملازم کیسے ایک شخص کو نائل کے کمرے میں آنے دے سکتے تھے۔ یہ شام کا وقت تھا اور نائل گھر آنے والے تھے۔ نائل اور علیزہ نے رات کو پرانی حویلی کے لیے نکلنا تھا۔ نقاب پوش علیزہ کے پیچھے آیا اور اس کا ڈو پٹا دور پھینکا۔ علیزہ نے کسی غیر کے سامنے آج تک آج تک اپنا ڈو پٹا سر سے نہیں اتارا تھا۔ علیزہ دروازے کی طرف بھاگی۔ علیزہ کے قدم سیڑھیوں کی جانب تھے جہاں سے یہ گرتی ہوئی نیچے جا رہی تھی۔ حویلی میں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔

"بچ کر کہاں جاؤ گی۔ تمہارا شوہر جب تمہیں نکال دے گا تو ساتھ ہی لے جاؤں گا اپنے۔ تم سے اچھا ہم سفر کوئی ہو گا بھلا۔"

یہ نقاب پوش علیزہ کے پاس آیا۔

"گاڈ ڈز۔۔۔۔۔۔ کوئی ہے۔۔۔"

نقاب پوش اس کی پکار پر ہنسا۔
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہاری پکار سننے والا کوئی نہیں۔۔۔"

نقاب پوش نے علیزہ کو پکڑا اور اس کی آستین پھاڑ دی۔ علیزہ کے بازو کو نوچتے ہوئے یہ نقاب پوش قہقہے بھی لگا رہا تھا۔ حویلی میں علیزہ کی چیخیں بھی گونج رہی تھی۔

"نائل نائل کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اس سے پہلے کے علیزہ کو کچھ ہوتا پیچھے سے نقاب پوش کی ٹانگوں پر تین چار بار وار ہوا۔ میر پیچھے کھڑا تھا۔ یہ نقاب پوش پیچھے مڑا تو دس سالہ بچے کو دیکھ کر حیران رہ گیا جس نے اس کی سیدھی ٹانگ تقریباً چیر پھاڑ دی تھی۔

نائل کے قدم حویلی میں پڑے۔ سامنے کا منظر عجیب تھا۔ علیزہ بنا ڈوپٹے پھٹی ہوئی آستین کے ساتھ ایک لڑکے کے پاس تھی۔ لڑکے کے چہرے پر نقاب تھا اور ٹانگ سے خون بہہ رہا تھا۔ نائل کو علیزہ کی حالت دیکھ کر سمجھ آگئی۔ اسی لمحے میر پیچھے سے نکلا۔ نائل فوراً آگے آئے اور نقاب پوش کو ٹھوکر ماری۔ علیزہ نائل کو دیکھ کر ڈھاریں مار کر رو پڑی۔

"نائل۔۔۔۔۔"

نائل نے علیزہ کو کھینچ کر سینے میں چھپالیا۔ آج تک نائل نے علیزہ پر کوئی باہر کی نظر نہیں پڑنے دی تھی اور آج علیزہ کی کیا حالت تھی۔



میر کی آواز حال میں گونجی۔

"میری ماں کو تنگ کرتے ہو تم میں ہوں ان کا بیٹا تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

میر نے نقاب پوش کے ہاتھوں پر چاقو مارنا چاہا جس نے میر کے ہاتھ سے چاقو لیا جو میر کا اپنا ہاتھ چیر گیا۔ نائل فوراً سے آگے آئے۔ ناصر کو آواز دی جو نائل کے ساتھ ہی واپس آیا تھا۔

ناصر نے نظریں جھکالی۔

نائل اس نقاب پوش کی طرف آئے اور اسے مارنے لگ گئے۔

Posted on Kitab Nagri

"بول تجھے کس نے بھیجا ہے۔۔۔"

نائل اس نقاب پوش کا چہرہ دیکھنا چاہتے تھے اسی لیے اس کا نقاب اتارا۔ اب کوئی گنجائش نہیں بچتی تھی یہ نقاب پوش بڑے شاہ کا خاص ملازم تھا۔

"ناصر۔۔۔۔ ناصر لے جائو اسے۔"

نائل نے اس نقاب پوش کو دور پھینکا اور علیزہ کی طرف آئے جو ڈر کے مارے ان کی بانہوں میں ہی بے ہوش ہو گئی۔ میر باپ کے ساتھ کمرے میں آیا۔ میر اتنا بہادر تھا کہ ہاتھ سے نکلتے خون کی اسے گویا پرواہ نہیں تھی۔ اپنی جان سے پیاری ماں کی حالت میر برداشت نہیں کر پارہا تھا۔

ناصر کی بیوی دوڑتی ہوئی آئی نائیدہ جس کا نام تھا۔

"سائیں جی بی بی ٹھیک تو ہیں نہ۔"

Kitab Nagri

"نائیدہ سب نوکر کہاں ہیں۔"

"سائیں جی بڑے شاہ نے سب کو پرانی حویلی بھیج دیا۔ مجھے بھی میر سائیں کی حفاظت کو روک لیا گیا۔ امومیر سائیں کو غلطی سے چھوڑ گئی۔ میر سائیں میرے پاس تھے مگر ابھی میرے گھر سے چھپ کر آگئے۔ میں جی ابھی ابھی ڈورتے ہوئے حویلی آئی ہوں تو ناصر نے مجھے سب بتایا۔"

"بابا اس حد تک گرجائیں گے میں نے سوچا نہ تھا۔ نائیدہ تم بی بی کے کپڑے بدلو ڈاکٹر آتی ہے میں میر کی پٹی کر دوں۔" نائل نے جھک کر علیزہ کی پیشانی چومی اور میر کو ساتھ لے کر باہر آگئے۔

Posted on Kitab Nagri

میر کے ہاتھوں پر کپڑا رکھ کر نائل نے اس کا خون روکا کیونکہ میر کو ٹانگے لگتے کٹ گہرا تھا۔

"میر ماں کو کیا ہوا تھا بیٹا۔ اس آدمی نے ماں کو مارا کیا۔"

"بابا وہ ماں سے بد تمیزی کر رہا تھا۔ ماں چیخ رہی تھی وہ سیڑھیوں سے گر جاتی آپ کو بتا ہے۔۔۔۔۔ بابا آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔"

میر نے باپ کو دیکھ کر یہ بات کہی۔ نائل کا سر شرمندگی سے جھک گیا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو بیٹا میں اچھا نہیں۔ یہ بات تم نے حویلی میں کسی کو نہیں بتانی۔ تمہاری ماما کو لوگ تنگ کریں گے۔ یہ بات صرف ہمارے درمیان رہے گی۔ میری جان آج کے بعد تمہاری ماں کو کبھی کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھے گا۔"

نائل نے بیٹے کے سر پر پیار دیا۔ راحیل اور بڑے شاہ کو نائل نے فوراً حویلی آنے کو کہا کہ کوئی ضروری بات ہے۔ بڑے شاہ تو خوش تھے کہ علیزہ کو نکال دیا ہو گا ان کے بیٹے نے ایک لڑکے کے ساتھ دیکھ کر مگر یہاں سب الٹا ہو گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

راحیل اور بڑے شاہ دونوں اکٹھے بیٹھے جب نائل نے بڑے شاہ کا خاص ملازم ان کے قدموں میں پھینکا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے نائل شاہ۔"

"یہ بد تمیزی نہیں بڑے شاہ۔۔۔۔۔ آپ نے کیسے میری عزت کو سر بازار نیلام کرنے کا سوچا۔"

راحیل تو باپ کی طرف دیکھتے رہ گئے جبکہ نائل نے چیخ کر کہنا شروع کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"جی سائیں۔"

"لے جاؤ اس کو اور اسے ایسی سزا دینا کہ دنیا والے میرے گھر کی طرف دیکھنے سے پہلے ہزار بار سوچیں۔"

"جیسا حکم سائیں۔"

ناصر نیچے جھکا اور مارتے ہوئے بڑے شاہ کے ملازم کو لے گیا۔

راحیل نے بھی اس کے بعد باپ سے بات کرنا چھوڑ دی۔ نائل تو بہت مشکل سے ماں کو ہی بلاتے۔

"لیز امیری جان مجھے معاف کر دو میں تمہاری حفاظت نہ کر پایا۔"

نائیل نے خاموش لیٹی ہوئی علیزہ کو سینے سے لگا لیا۔

"کب تک میں یہ سن سنتی رہوں گی نائل شاہ۔۔۔۔"

علیزہ نے بے تاثر سی آواز میں نائل سے پوچھا۔

"اب ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ میں آپ کی حفاظت خود کروں گا۔۔۔"

نائیل نے علیزہ کی اس حادثے کے بعد بہت حفاظت کی۔ اسی لیے بڑے شاہ علیزہ کو نقصان نہ پہنچا پاتے۔ علیزہ

کے اپنے گارڈ تھے اور وفادار ملازمین۔ امواور علیزہ دونوں جان گئی تھی کہ اس حویلی میں جب تک اپنے وفادار

نہ ہوں نہیں رہا جاسکتا۔ یوں ایک معصوم علیزہ سے نائل کی بیوی کا روپ علیزہ نے اپنا لیا۔ نائل کی ہر ضرورت

علیزہ پوری کرتی مگر ایک چیز نائل کو نہیں ملتی وہ تھی محبت۔

وجاہت آج تقریباً آٹھ سال بعد حویلی لوٹا تھا۔ دادی تو دروازے پر کھڑی تھی۔

"سلامت رہے میرا شہزادہ۔ کتنا پیارا ہو گیا ہے تو وجاہت۔"

وجاہت کے سر پر پیار دیتے ہوئے دادی صاحب نے اس ساتھ لگایا۔

"بس دادی آپ کی دعائیں ہیں۔" وجاہت پیچھے کھڑی اپنی ماں کی طرف آیا اور انہیں جھک کر ملا۔ وجاہت کی

عادت تھی اپنی ماں کے پیر پکڑنا آج بھی وجاہت اپنی ماں کے قدموں میں جھکا۔

"ماں صدقے جائے میرے پیارے بیٹے کے۔"

اماں نے اس کے سر پر پیار دیا۔ وجاہت اور اس کی بہنیں ماں کو اماں کہتے تھے۔

شہیر چوہدری کے چہرے پر آج بہت سالوں بعد خوشی آئی تھی۔ پہلے اپنے بیٹے جیسے بھائی کو کھویا اور اب وہ

وجاہت کو نہیں کھونا چاہتے تھے۔

"کیسے ہیں آپ بابا سائیں۔"

"میں ٹھیک ہوں میرے بچے۔ تم بتاؤ اتنے عرصے بعد آگئی ماں باپ کی یاد۔"

"آپ لوگوں کو کبھی بھول سکتا ہوں۔ اب آگیا ہوں نہ سب سنبھال لوں گا"

Posted on Kitab Nagri

دوپہر کے کھانے کے بعد وجاہت ماں اور دادی کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"سن لے تو وجاہت میں نے ساتھ والے پنڈ کے چوہداریوں کی لڑکی دیکھ لی ہے ہم تیری شادی اس سے کروائیں گے۔ تو آگیا ہے نہ اب ہم کل ہی رشتہ لے جائیں گے کیوں بہو کیا کہتی ہو تم۔"

وجاہت نے ماں کو دیکھا پھر دادی کو۔

"میں لڑکی پسند کر چکا ہوں دادی اور اماں۔"

دادی کو تو جھٹکا لگا۔

"ہائے ہائے کوئی شہر کی لڑکی پسند کر لی ہو گی۔ ہم نہیں کریں گے تیری شادی کسی شہری لڑکی سے بڑی بے باک ہوتی ہیں نہ ماں باپ کا احترام نہ گھر کی فکر۔"

"دادی آپ کی بہو ایسی نہیں ہے۔ بہت پیاری ہے ہے۔ ایک بار اسے دیکھ تو لیں۔ چھوٹی ہے وہ ابھی صرف اٹھارہ سال کی۔"

"وجاہت بیٹا شہر کی لڑکی کہاں ہمارے خاندان میں رہ پائے گی ہم زمیندار لوگ ہیں شہر کی لڑکیاں تو آزادی کی عادی ہوتی ہیں۔"

"اماں آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں۔ مہر و ایسی نہیں ہے اور ویسے بھی میں نے اس سے زمینوں پر کام تھوڑی کروانا ہے۔ وہ تو اس حویلی کی رانی ہو گی میں اسے بہت پیار سے رکھوں گا اپنے باپ بھائی کی لاڈلی بیٹی ہے وہ۔"

"ہائے اگر تیرے چچا کا بتا ہوتا تو اس کی بیٹی سے تیری شادی کرتی۔ نجانے کس شہر ہو گا میرا بچہ۔"

Posted on Kitab Nagri

"دادی میں ڈھونڈ لوں گا انہیں آپ پریشان مت ہوں۔ اماں آپ بابا سے بات کریں اور اسی ہفتے شہر مہرہ کے گھر جائیں۔ آپا کو اس کا گھر پتا ہے۔"

"ٹھیک ہے تیرے بابا سے بات کرتی ہوں میں وجاہت۔"

وجاہت خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

آج 8 سال بعد آن اور علیزہ اس حویلی آئی تھی جہاں ان کے اپنے رہتے تھے۔ نائل اور میر اپنی بیویوں کو ان کے میکے لائے تھے یعنی چوہدری حویلی۔

"اماں۔۔۔۔۔"

تخت پر بیٹھی کسی ڈوٹے کا کنارہ سیتی آن کی والدہ آن کی آواز پہچان کر اس کی طرف مڑی۔ آن نے چادر کا نقاب اتارا۔

www.kitabnagri.com

"اماں میری پیاری اماں میری جان۔"

آن ڈور کرماں کے پاس آئی اور ماں کے سینے سے لگ گئی۔ علیزہ نائل کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔ سالار کو میر نے اٹھار کھا تھا جبکہ عمارہ کو باپ نے۔ آج نائل نے علیزہ اور اپنی بہو جسے نائل نے کبھی بہو نہیں سمجھا تھا ہمیشہ بیٹی کا مرتبہ دیا تھا انہیں آج سالوں بعد ان کے والدین سے ملوانے لائے تھے۔

"ماں صدقے میری بچے میری شہزادی۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

آن کی والدہ بھی ڈھاریں مار کر رونے لگی۔ آن کا رونا میر سے برادشت نہیں ہو رہا تھا۔

"آن۔۔۔۔"

میر آگے آیا۔ میر کے ہاتھ میں بچہ دیکھ کر آن کی والدہ کو غلط فہمی ہوئی کہ شاید یہ آن کا بچہ ہے۔

"یہ تیرا بیٹا ہے آن۔"

آن کی والدہ شائستہ بیگم کا اشارہ سالار کی طرف تھا۔

"نہیں اماں یہ میرا دیور ہے پھوپھو علیزہ کا بیٹا۔"

شائستہ کہ نظر اس بات کرنے والے خوبصورت لڑکے پر پڑی۔ یہ بے پناہ خوبصورت تھا۔ شائستہ بیگم نے میر کو چھوٹا سا دیکھا تھا آن اور اس کے نکاح پر اب میر جو ان ہو گیا تھا۔

"میر شاہ یہ میر شاہ ہیں۔"

شائستہ بیگم نے آن سے پوچھا۔ میر نے سالار کو نیچے اتارا اور شائستہ بیگم کے پاس آیا۔

"کیسی ہیں آپ اماں۔"

میر نے ان کا تھام کر چوما اور آنکھوں سے لگایا

"میں ٹھیک ہوں شاہ جی۔"

"اماں مجھے صرف میر کہیں آپ میری بڑی ہیں ماں جیسی مجھے اچھا نہیں لگے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے بہت احترام سے انہیں مخاطب کیا۔

"بھابھی مجھے بھول گئی آپ۔"

علیزہ ان کے پاس آئی۔ علیزہ بھی بدل لگئی تھی بس ان کے چہرے پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا آج بھی یہ وہی علیزہ لگتی۔

"تمہیں بول سکتے ہیں کیا بھلا ہم۔"

شائستہ بیگم نے علیزہ کو بھی کافی دیر سینے سے لگائے رکھا۔ وجاہت کو ملازم نے کمرے میں جا کر خبر دی کہ چھوٹی بی بی آئی ہیں علیزہ کے ساتھ۔ وجاہت فوراً کمرے سے نکلا۔ یہ اپنی بہن کے سامنے کھڑا تھا پورے آٹھ سال بعد۔

"وجی۔۔۔۔۔ میرے بھائی۔۔۔۔۔"

وجاہت فوراً سے بہن کے پاس آیا اور اسے گلے لگا لیا۔ وجاہت آن کا چہرہ بار بار دیکھتا جیسے پہچان رہا ہو یہ اس کی ہی بہن ہے۔

www.kitabnagri.com

آن نے وجاہت کے مضبوط کندھوں پر ہاتھ پھیرا۔ "میرا شیر جوان کتنا بڑا ہو گیا ہے۔ میری جان میرا پیارا بھائی۔"

وجاہت اور آن اس وقت بالکل بھول چکے تھے کہ یہ اتنے سالوں بعد مل رہے ہیں ایسے لگتا تھا جیسے کل کی بات ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"آن۔۔۔۔"

وجاہت نے آن کے بلانے پر میر کو دیکھا جو بڑے حق سے وجاہت کی بہن کو بلارہا تھا۔

"یہ میر ہے نہ آپا۔"

"ہاں یہ میر ہے میرا شوہر۔"

وجاہت کو نجانے کس بات کا غصہ تھا یہ آگے آیا اور میر کے چہرے پر ایک زور کا مکا مارا۔ میر پریشان ہو گیا کہ یہ لڑکا کیا کر رہا ہے۔

"وجی کیا کر رہے ہو۔"

"اس شخص نے آپ کو اتنے سال ہم سے دور رکھا۔ ہم ترس گئے تھے آپ کی شکل دیکھنے کو۔"

وجاہت میر کی طرف آیا۔ اب کی بار میر نے وجاہت کا ہاتھ روکا اور دونوں غصے میں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر میر شاہ پر ہاتھ اٹھنے کی۔"

www.kitabnagri.com

آن اور علیزہ دونوں ان کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔

"اگر اپنی آپا کے نکاح کے وقت میں یہ نکاح روک پاتا تو روک لیتا۔ مگر بدلا اب بھی کچھ نہیں ہے تم خالی ہاتھ

واپس جانو گے میں اپنی بہن کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دوں گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم ہوتے کون ہو میری ہی بیوی کے بارے میں مجھے یوں کہنے واے۔ آن صرف یہاں ملنے آئی ہیں ان کا حقیقی گھر میرے ساتھ ہے۔"

"تم خود کو میری بہن کا شوہر مانتے ہو۔ کتنے سے تم جب تمہاری شادی ہوئی تھی بس تیرہ برس کے۔ میری بہن کی ذمہ داری اٹھانے کے قابل بھی نہیں تھے تم۔"

آن نے وجاہت کا ہاتھ میرے گلے سے چھڑایا اور میرے ہاتھوں کو بھی پیچھے کیا۔ "میرے چھوٹا ہے مگر اس نے خود کی زندگی ختم کر کے مجھے ہر خوشی دی ہے۔ تم جانتے ہو اس نے آج تک مجھے حویلی والوں کا محتاج نہیں ہونے دیا۔ اپنے ہاتھوں کو زخمی کر کے راتوں کی نیند چھوڑ کر میرے میری ذمہ داری اٹھائی ہے۔"

علیزہ خاموشی سے اپنی بہو کی آنکھوں میں ایک مان دیکھ رہی تھی جو صرف ان کے بیٹے کے لیے تھا۔

"آپ آپ کیسے حمایت کر سکتی ہیں اس کی۔ نجانے کتنی لڑکیاں لگائی ہوں گی اس نے پیچھے۔"

میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آن نے اسے کچھ بھی کرنے سے روکا۔

"کیسی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو تم وجاہت۔ میرے ہمارے گھر کے داماد ہیں اور تم ایسا سلوک کر رہے ہو ان کے ساتھ۔"

شائستہ بیگم غصے سے وجاہت کو بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں اماں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ میری سچائی بیان کرنے کی ضرورت نہیں سب جانتے ہیں۔ وجاہت تم ہوش سے کام لو آج کتنی مشکل سے میرے مجھے یہاں لایا ہے۔ میرے شوہر کی عزت کرو تم ورنہ اس دہلیز پر میں دوبارہ قدم نہیں رکھوں گی۔"

آن نے میرا ہاتھ تھام کر وجاہت کے سامنے غصے سے کہا۔ اگر میرا آن کی عزت کی خاطر اپنے خاندان سے لڑ سکتا تھا تو آن کیوں نہیں۔ آن نے کبھی میرا کو اپنی ذمہ داریوں سے دستبردار نہیں ہوتے دیکھا تھا۔ ہر لمحہ میرا نے یہ دھیان رکھا کہ وہ آن کی ہر ضرورت پوری کرے۔

"آپ آپ بھی شاہ خاندان کی ہو گئی ہیں"

"میں شاہ خاندان کی ہی ہوں۔ شاہ خاندان کی بے پناہ عزت کرتی ہوں میں۔ وجاہت ضروری نہیں اگر ایک انسان غلط ہو تو اس کی سزا سب کو ملے۔ میں جانتی ہوں تمہیں اختلاف ہے بڑے شاہ کی باتوں سے مگر تمہیں میرا کی باتوں سے اختلاف نہیں ہونا چاہیے۔ میرا تمہارے مرشد ہیں ان کی عزت تم پر فرض ہے۔ تم بڑے شاہ کی عزت کرتے ہو سب کچھ جاننے کے باوجود بھی۔ میرا تو میرے شوہر کے درجے پر فائز ہے اور تم یقیناً جانو میرا سے بہتر انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ گدی کا اصل حقدار ہے میرا۔"

آن نے میرے ہاتھ کو تھام کر عقیدت سے آنکھوں سے لگایا۔

"مگر یہ آپ کو اپنی روایات کے لیے قید میں رکھتا ہے۔ اس نے بھی اپنے خاندان کی روایات کو نبھایا ہے۔"

وجاہت بہن کا ہاتھ تھامے ہوئے بولا۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں وجی۔۔۔۔۔ میر نے تو مجھے آزادی دی ہے ہر طرح کی۔ میر نے مجھے حویلی کی دیواروں میں قید نہیں کیا
میرے نظریات کو نہیں بندھا۔ میر سے میری دنیا ہے اب۔"

میر کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔ علیزہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی مگر پھر کچھ یاد آنے پر یہ مسکراہٹ غائب
ہو گئی۔

"مجھے فخر ہے میری بیوی آپ ہیں آن میر شاہ۔"

میر نے آن کے ارد گرد بازو پھیلائے۔

"وجاہت سوری بولو شاہ جی کو۔"

وجاہت نے چہرے پر غصہ رکھا پھر تحمل سے بولا۔

"سوری میر شاہ۔۔۔۔۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ارے نہیں آن یہ ہمارے سالے صاحب ہیں جہنوں نے پہلی ہی ملاقات میں ہمارا رشتہ واضح کر دیا۔"

"سوری مرشد سائیں۔"

وجاہت نے عزت کے ساتھ میر کو سوری کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"اٹ از او کے وجاہت ادا آپ مجھ سے بڑے ہیں اگر رشتہ دیکھا جائے تو میں آپ سے بڑا ہوں مگر مجھے عزت کرنا آتی ہے اپنے رشتوں کی اس لیے میں آپ کو ادا ہی بولوں گا آپ مجھے میر شاہ یا میر بول سکتے ہیں۔"

شائستہ بیگم نہایت مطمئن ہو گئی تھی میر کے رویے سے۔

"وجاہت نے میر سے بڑے ضبط کے عالم میں ہاتھ ملایا۔

"ماں آپ اور آن دونوں شام تک یہاں ہیں پھر میں نے شہر جانا ہے اپنی یونیورسٹی کے بروجیکٹ کے لیے تو آن میرے ساتھ جائیں گی۔ تب تک آپ لوگ آرام سے سب سے باتیں کر لیں۔"

میر اپنے باپ کے ساتھ چوہدریوں کے زمینوں پر چلا گیا۔ میر چاہتا تھا کہ اس کی ماں اور بیوی کو اپنے خاندان کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کو ملے۔

وجاہت آن کے ساتھ بیٹھا تھا۔ شہیر اور دادی بھی علیزہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور پرانی باتیں یاد کر رہے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آن تم خوش ہو نہ میری جان۔"

شہیر نے بیٹی کے سر پر ہاتھ پھیرے ہوئے اس سے کہا۔

"جی بابا میں بہت خوش ہوں۔"

"تم علیزہ تم کچھ نہیں بولی جب سے آئی ہو۔ مجھ سے ناراض ہو گیا میری جان۔ اپنے لالہ سے ملو۔"

Posted on Kitab Nagri

سب حیرانی سے علیزہ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سب سے زیادہ جو حیران تھی وہ آن تھی۔

"پھوپھو کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔"

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں وجاہت۔ شیرہ کا قتل ہوا تھا اور آن تم جانتی ہو وہاں کون موجود تھا اس وقت۔"

آن نے نا سمجھی سے اپنی ساس کو دیکھا۔

"میر وہاں موجود تھا۔ اس نے خود اپنی آنکھوں سے شیرہ کو جلتے ہوئے دیکھا تھا۔" علیزہ نے سارہ بات آن اور سب کو بتائی۔ آن تو فریز ہو گئی تھی۔

"میں نہیں چھوڑوں گا ان لوگوں کو زندہ۔ میں کہتا تھا نہ آن آپا کہ یہ لوگ آپ کو کچھ کر دیں گے۔"

وجاہت طیش میں آکر بولا۔

"کسی کا کوئی قصور نہیں ہے وجاہت۔ راحیل شاہ نے اپنی بیٹی کھوئی ہے تو میر شاہ نے اپنا بچپن۔ میں میر کو قاتل نہیں مانتی۔ وہ ہر رات ٹرپا ہے میں اس کی ٹرپ کو دیکھ کر روتی تھی۔ مجھے نہیں معلوم تھا اسے گلٹ ختم کر رہا

www.kitabnagri.com

ہے۔"

"تم ابھی بھی میر کا ساتھ دو گی آپا۔"

"ہاں کیونکہ میر سے شاہ خاندان کا مستقبل جوڑا ہے۔ میر نے کچھ غلط نہیں کیا اور نہ مستقبل میں کرے گا۔ میں

آپ سب کو یقین دلاتی ہو جو لوگ اس ظلم میں شامل ہیں انہیں سزا ضرور ملے گی۔"

"نہیں آپا میں۔۔۔۔"

"کیا کرو گے تم وجاہت۔ میرا کو مارو گے مجھے بیوہ کرو گے۔ یقیناً جانو میرے بغیر میری کوئی زندگی نہیں۔ جس وقت یہ حادثہ ہوا میرا محض پانچ برس کا تھا۔ تم جانتے ہو وہ کتنا پاگل ہو گیا تھا اس واقعے کے بعد۔ وہ ظالم نہیں ہے کیونکہ اس کی تربیت بڑے شاہ نے نہیں کی علیزہ پھوپھو نے کی ہے۔ اگر ایک شخص غلط ہے تو ہم سب کو غلط نہیں کہیں گے۔"

"آن ٹھیک کہہ رہی ہے وجاہت۔ شاہ خاندان ہماری بہت عزت کرتا ہے۔ بیٹیوں کی عزت کی خاطر وہ لوگ جان قربان کر دیتے ہیں۔ اگر بڑے شاہ نے غلط کیا تو باقی سب غلط نہیں۔ تم بے فکر رہو ایک وقت آئے گا ظالم اپنے انجام کو پہنچے گا۔"

بڑے شاہ اس دن بہت پچھتائے تھے جس دن انہوں نے اپنے ملازم کو علیزہ کو گھر سے نکلوانے بھیجا تھا۔ بڑے شاہ کا مقصد محض نائل کو علیزہ سے بدگمان کرنا تھا وہ نہیں جانتے تھے ان کا ملازم غداری کرے گا اور ان کے بیٹے کی عزت پر ہاتھ ڈالے گا۔ بڑے شاہ نے خود اس ملازم کو سزا دی تھی۔ وہ علیزہ کو نائل کے لیے پسند نہیں کرتے تھے مگر وہ علیزہ کی عزت کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کر سکتے تھے۔ اس حادثے کے بعد بڑے شاہ نے کبھی علیزہ کو دوبارہ چوٹ نہیں پہنچائی۔ نائل یہ جانتے تھے کہ ان کا باپ کا مقصد محض علیزہ سے نائل کو بدگمان کرنا تھا۔ نائل نے ملازم کا منہ کھلوا دیا تھا جس کی نیت علیزہ کا چہرہ دیکھ کر خراب ہو گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ نائل اب تک حویلی میں تھے وہ جانتے تھے اب بڑے شاہ کوئی ایسی بات نہیں کریں گے۔

"آپا آپ کیسے اس شخص کی سائیڈ لے رہی ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"وہ میرے سر کا سائبان ہے وجی۔ میری ساری دنیا ہے وہ۔ میری ایک آواز پر وہ میرے سامنے دنیا کا ہر خزانہ لے آتا ہے۔ میرا شوہر بہت اچھا ہے میں اس سے بدگمان نہیں ہوں۔"

"وجاہت تم خاموش ہو جاؤ بیٹا۔ مجھے امید ہے میری بیٹی ٹھیک کہہ رہی ہے۔"

"بابا مجھ پر اعتبار کا شکریہ۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں جلد ہی میرے ظالموں کو ان کے ظلم کی سزا دے گا۔ میرا بہت اچھا ہے بابا۔"

"میں جانتا ہوں بیٹا مجھے تمہاری خبر رہتی ہے۔ سب سمجھتے ہیں مجھے تمہاری خبر نہیں مجھے سب پتا ہوتا ہے میری بیٹی کہاں کہاں سیر کو گئی ہے۔"

شہیر نے علیزہ اور آن دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ آن کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا مگر وہ وجاہت کے سامنے کبھی میر کی عزت خراب نہیں کر سکتی تھی۔

بہت مشکل مرحلہ تھا جب آن اپنے ماں باپ سے مل کر واپس جا رہی تھی۔

علیزہ نائل کے ساتھ حیدر آباد چلی گئی جبکہ آن اسلام آباد میر کے ساتھ۔ سارا رستہ آن خاموش رہی۔ ایئر پورٹ پر پہنچ کر میر نے آن کا بیگ ملازم کو دیا اور آن کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

آن خاموشی سے اندر بیٹھ گئی۔

میر کو شک ہو رہا تھا کہ کچھ ہوا ہے مگر میر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"آن کچھ کھانے کو لوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"نہیں مجھے بھوک نہیں۔"

"ایسے کیسے۔ رکیں میں ناصر سے کہتا ہوں وہ اپنے اور گارڈز کے لیے بھی کھانالے۔"

میر ناصر سے بات کر کے آن کے پاس آیا جو کم سم سے بیٹھی تھی۔ میر نے آن کی نقاب سے نظر آتی خوبصورت آنکھوں پر ہاتھ پھیرا۔

"آن آپ رو رہی ہیں جاناں۔"

"نہیں تو میں نہیں رو رہی۔ میر جلدی سے گھر چلو نہ پلیز۔"

آن اسلام آباد والے گھر کی بات کر رہی تھی جہاں یہ لوگ رہنے آتے تھے۔
میر نے فوراً ہی گھر کی طرف گاڑی کا رخ کروایا۔

گھر پہنچ کر آن روم میں چلی گئی۔ میر اس کے پیچھے گیا۔ آن نے اپنی چادر اتاری اور فرش پر بیٹھ کر رونے لگ گئی۔

www.kitabnagri.com

"آن کیا ہوا بتائیں نہ۔ آپ کے گھر والوں نے کچھ کہا کیا۔"

میر نے آن کو تھاما جس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب بہہ رہا تھا۔

"میر تم میری بہن شیزہ کو جانتے ہو۔"

آن نے رونے کے درمیان پوچھا۔ آخر وہی ہوا جس کا ڈر تھا یعنی آن سب حقیقت جان چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ کو کیسے۔۔۔۔"

"مجھے پھوپھو سے پتا چلا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں تھا میرے۔۔۔۔"

آن نے آنسو بھری پلکیں اٹھائی۔ میر نے آن کو فوراً زور سے تھام لیا جیسے یہ بھاگ جائے گی۔

"آن آپ مجھے مت چھوڑنا میرا کوئی قصور نہیں ہے کسی چیز میں۔"

"جانتی ہوں مگر تم مجھے بتا سکتے تھے نہ تمہیں مجھ پر اتنا سا بھی اعتبار نہیں تھا کہ خود کو تکلیف دینے کے بجائے مجھ سے وجہ کو ڈسکس کرو۔"

"آن میں بہت ڈر کیا تھا مجھے لگا آپ مجھے غلط کہیں گی۔"

"نہیں میرے تم بچے تھے تمہارا کوئی قصور نہیں تھا مگر میری بہن کو کب انصاف ملے گا۔"

آن نے میر کی شرٹ زور سے پکڑ لی اور ڈھاریں مار کر روئی۔

"میں آپ کی بہن کو انصاف دلواؤں گا۔ میں نے امو سے بھی وعدہ کیا ہے کہ ان کی بیٹی کے ساتھ بھی انصاف ہو گا۔"

آن نے میر کا ہاتھ تھام کر یہ ثابت کر دیا تھا کہ ہمیشہ جذبات میں بہہ جانا درست نہیں ہوتا کبھی کبھی عقل سے کام لینا بھی درست ہوتا ہے جو آپ کی ساری زندگی سنوار سکتا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

وجاہت آج صبح حویلی سے نکل کر زمینوں پر آیا تھا۔ اس کا مقصد زمینوں کا چکر گانا اور کچھ لوگوں سے ملنا تھا۔ وجاہت نے اپنے کچھ خاص لوگ بلارکھے تھے۔

"چوہدری سائیں آپ نے آج مجھے اتنے عرصے کے بعد کیسے یاد کر لیا۔"

شکیل جو چوہدری خاندان کا پرانا ملازم تھا اور آجکل یہ اپنی ذمہ داریوں سے فارغ ہو چکا تھا اسے وجاہت نے خاص طور پر بلایا تھا۔ ڈیرے پر وجاہت آج اکیلا آیا تھا کیونکہ جو بات اس نے کرنی تھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنے باپ کو اس میں شامل کرے۔

"شکیل مجھ بڑے شاہ کے تمام کاموں کی خبر چاہیے۔ آج سے کچھ سال بعد ایک آگ شاہ حویلی میں لگی تھی۔ اس آگ میں عمارہ شاہ میری بہن اور شاہ خاندان کی ایک ملازمہ فوت ہوئی تھی۔ سب کہتے ہیں یہ ایک حادثہ تھا مگر ایسا نہیں ہے۔ مجھے اس حادثے کی مکمل معلومات دو۔ اس وقت جو لوگ وہاں موجود تھے ان سے پتا کرو کہ اس دن آخر ہوا کیا تھا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سائیں آپ کو شک ہو رہا ہے کسی بات کا۔"

"شک نہیں مجھے یقین ہے۔ میں تمہیں مزید اور کچھ نہیں بڑا پاؤں گا بس مجھے اس حادثے کے بارے میں پتا کرنا ہے۔"

"جیسا حکم سائیں میں آج ہی بندے کام پر لگاتا ہوں۔"

"شکیل ایک بات کا دھیان رکھنا بابا کو اس کا علم نہ ہو۔"

Posted on Kitab Nagri

"کسی کو خبر نہیں ہوگی سائیں۔"

وجاہت آج سالوں بعد ڈیرے پر آیا تھا۔ اپنے پرانے دوستوں سے ملاقات کے بعد یہ زمینوں پر گھوڑا لے کر نکلا۔ چوہدریوں کی زمین بہت زیادہ تھی اور گھوڑے کے بغیر زمین پر نہیں گھوم سکتے تھے۔ وجاہت نے پوری زمین کا چکر لگایا۔ اپنے لوگوں سے ملنے کے بعد اس کا رخ حویلی کی طرف تھا۔ دادی اس کی منتظر تھی۔

"وجاہت پتر تو صبح صبح ہی حویلی سے نکل گیا بندہ وقت تو دیکھ لیتا ہے۔"

"دادی بے فکر رہیں اب یہاں ہی رہوں گا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اب اپنی زمینوں پر بھی چکر لگانا تھا تو اس کے لیے صبح کا وقت ہی مناسب تھا۔"

"اچھا پتر تو جس لڑکی کا ذکر کر رہا تھا مہرو۔۔۔۔ ہم اس کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ اپنی زندگی میں ہی تیری شادی کروں اور تیرے بچوں کو دیکھوں۔"

"تو دادی صاحب آپا کے پاس ان کے گھر کا پتا ہے آپ لوگ جائیں وہاں۔ کیا بابا سے بات ہو گئی آپ کی۔"

"اسے میں نے منالیا ہے تو وہ سب چھوڑ۔ ایک بات کہہ دوں میں ہم تیری شادی جلدی کریں گے۔"

"جب مرضی کریں گے گا میری شادی دادی صاحب مگر صرف مہرو سے۔"

شائستہ بیگم دوپہر کے کھانے کے لیے انہیں بلانے آئی۔ حویلی میں وجاہت کے آنے سے بہت رونق ہو گئی تھی۔ سالوں بعد اس حویلی میں وجاہت کی شادی کی صورت میں ایک خوشی آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

میریونیورسٹی کے پروجیکٹ کے سلسلے میں باہر نکلا ہوا تھا۔ میریہاں اسلام آباد اپنے خاندانی بزنس کے متعلق بھی جاننے کے لیے آیا تھا۔

"ناصر مجھے پچھلے سالوں کی اکاؤنٹس کی ساری ڈیٹیل چاہئے میں چاہتا ہوں کہ یہاں جتنے لوگوں کو سیلری کر دی گئی ہے اس سب کا ریکارڈ میرے پاس آئے۔"

"سائیں آپ جانتے ہیں یہ سب ذرا مشکل ہو گا۔ بڑے سائیں سب کچھ دیکھتے ہیں۔ نائل شاہ اور راحیل شاہ اسلام آباد والی کمپنی نہیں دیکھتے۔ بڑے سائیں اس کمپنی کو دیکھتے ہیں ان کی اجازت درکار ہو گی آپ کو ریکارڈ نکوانے کے لیے۔"

"ناصر کیا تمہارے لیے یہ چیز ناممکن ہے۔"

میر نے ناصر کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔ ناصر اس سوال کا مطلب سمجھ چکا تھا۔

"نہیں سائیں میرے لیے کچھ مشکل نہیں مگر آپ کے لیے ان سب چیزوں میں دخل اندازی کرنا اچھا ثابت نہیں ہو گا۔"

www.kitabnagri.com

میر نے ٹیبل پر اٹھائی ہوئی فائل نیچے رکھی۔ "کیا چاہتے ہو تم کہ میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہوں۔ مجھے اس بزنس کو اپنے ہاتھوں میں لینا ہے جلد از جلد۔ میں چاہتا ہوں کہ جب میں بزنس میں آؤں تو مجھے بزنس میں ہونے والے ہر معاملے کا علم ہو۔"

Posted on Kitab Nagri

"سائیں جانتا ہوں میں مگر نائل شاہ نے مجھے کہا ہے کہ آپ کو پیغام دوں کہ ان سب معاملات میں مت شامل ہوں۔"

میر نے ٹیبل پر پڑی ہوئی دوسری فائل اٹھائی۔ "بابا کو بتا دو ابھی یہ تو شروعات ہے۔ میں سکھر والی شوگر مل کا حساب لوں گا پچھلے تمام سالوں کا۔ مجھے اب اپنے لوگوں کے لیے کام کرنا ہے۔ میں جانتا ہوں بزنس میں کتنا نقصان اٹھا رہے ہیں ہم صرف اچھی منیجمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے۔ جتنے پرانے ملازم ہیں انہیں ریٹائر کرنا ہے اور نئے لوگوں کو لے کر آنا ہے۔"

"سائیں ایسے تو بہت سے لوگوں کی نوکری چلی جائے گی۔"

"ناصر میں نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو سال کے لاکھوں کماتے ہیں۔ یہ دیکھو ایک ایمبلے کی فائل۔ یہ ساری ایگریکلچر کی زمین سے آنے والی ہماری چیزوں کو بازار میں بیچتا ہے۔ اس کی سالانہ آمدنی 10 لاکھ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے مگر یہ 50 لاکھ کیسے کماتا ہے مجھے ان سب کا حساب چاہیے۔ کتنے غریب ملازمین کا حق مارتے ہیں یہ لوگ۔"

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے شاہ جی میں سارے ریکارڈ نکلوایا ہوں۔ آپ ابھی گھر جائیں گے۔"

"دیکھتا ہوں اگر میں فری ہو گیا تو جلدی نکل جائوں گا گھر کے لیے۔ دانیال ہے نہ گھر میں آن کی حفاظت کے لیے۔"

"شاہ جی وہ گھر پر ہی تھا باقی گارڈز کے ساتھ۔"

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میں کام کر رہا ہوں تم جانو اب۔ ہاں ایک اور کام وہ جو میں نے کچھ نئے لوگوں کی سی وی تم سے مانگی تھی وہ مجھے چاہیے۔"

"ٹھیک ہے سائیں۔"

میر کی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پر چل رہی تھی۔ میر نے کچھ نئے ایملز رکھنے تھے جو شکر ملز اور شاہ ایگر یکلچر انڈسٹری میں صرف اس کے لیے کام کریں۔ ابھی تو شروعات تھی میر نے بہت کچھ کرنا تھا جس کے لیے میر شروع سے ہی تیاری کر رہا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

علیزہ اور نائیدہ دونوں لان میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ علیزہ عمارہ کو سلا کر ابھی لان میں آئی تھی۔ سالار لان میں فٹ بال کھیل رہا تھا۔ سالار کو دیکھتے ہوئے علیزہ ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ میں اٹھایا ہوا تریبوز بھی کھا رہی تھی۔ نائل اسی لمحے لان میں آئے اور نائیدہ کو اشارہ کیا کہ وہ اندر جائے انہیں اکیلے میں علیزہ دے بات کرنی ہے۔

Kitab Nagri

"کیا ہو رہا ہے لیزا۔"

نائیل علیزہ کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ "کچھ نہیں شاہ میں نے سوچا تھوڑی دیر شام کا مزہ لیا جائے اسی لیے لان میں آگئی۔"

"علیزہ آپ کی میر سے بات ہوئی۔ آج کل وہ جو کام کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس منا کریں۔ یہ سب کام میر لیے اچھے ثابت نہیں ہوں گے۔"

"کیوں نائل اب کیا کر دیا اس نے۔"

Posted on Kitab Nagri

"بزنس کی تمام ڈیٹیل نکلو اور ہا ہے وہ۔ ابو کے تمام پرانے ملازم نکال دیئے ہیں اس نے۔ ابو بہت زیادہ غصے میں ہیں تم جانتی ہو نہ وہ بزنس میں 40 پرسنٹ کا مالک ہے یہ سب کام اسے بہت مہنگے پڑیں گے۔"

"کس نے کہا نائل آپ سے وہ 40 پرسنٹ کا مالک ہے۔ میں نے اپنے 30 فیصد شیئر کی ذمہ داری اسے دی ہے۔"

"کیا مطلب لیزا آپ نے اپنے شیئر میر کو دے دیئے۔"

"اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے بیٹا ہے میرا۔ پاور آف اٹارنی دی ہے اسے۔ شیئرز میرے ہی ہیں مگر ان پر میر حق رکھتا ہے کام کرنے گا۔"

"لیزا آپ جانتی ہیں کتنی بڑی بے وقوفی کی ہے آپ نے۔ وہ جوان ہے ابھی کوئی بھی غلط فیصلہ کر سکتا ہے آپ کو نقصان کا اندازہ ہے۔"

"میں رشتوں میں نفع نقصان نہیں دیکھتی۔ ویسے بھی میرا بیٹا بہت اچھا کام کر رہا ہے مجھے پتا ہے کہ وہ کبھی بھی پاور کا غلط استعمال نہیں کرے گا۔ میں چاہتی ہوں ceo کی کرسی میرے پاس ہو۔"

"لیزا آپ اسے بہت غلط کام میں الجھا رہی ہیں۔"

"شاہ ہم نے آپ سے کبھی کسی چیز کا سوال کیا نہیں نہ تو آپ بھی ہم سے سوال مت کریں۔ میرا ہمارا بیٹا ہے اور اس کے اچھے برے سے بہت اچھی طرح واقف ہیں ہم۔ آپ سب باتیں چھوڑ دیں اور میر کو اپنا کام کرنے دیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں اپنے بیٹے کو آپ کی طرح تو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا نہ۔"

"میں نے میر کو اکیلا نہیں چھوڑا۔ اس کے ساتھ ہر جگہ ہوں میں۔ آپ کو اس بات کے لیے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔"

اس سے پہلے کے کوئی اور بات ہوتی سالار بھاگتا ہوا باب کے پاس آیا۔

"بابا چلیں کھلیں میرے ساتھ۔"

علیزہ نے مذاق کیا۔ "بیٹا بابا اب بوڑھے ہو گئے ہیں وہ آپ کے ساتھ نہیں کھیل سکتے۔"

نائل علیزہ کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگ گئے۔ "آپ روم میں چلیں پھر بتائوں گا آپ کو کہ میں کتنا بوڑھا ہوا ہوں میں۔"

نائل علیزہ کے بال سنوار کر سالار کے ساتھ فٹ بال کھیلنے کو اٹھ گئے۔ سالار بہت خوش رہنے والا بچہ تھا۔ اس کی وجہ میر اور آن تھے جو سالار سے بے تحاشا اپنے بیٹے جیسی محبت کرتے۔ سالار کے ساتھ علیزہ کا رویہ بھی اچھا تھا۔ سالار گیمرز اور بچوں کے ساتھ کھیلنا پسند کرتا جبکہ میر بہت مختلف بچہ تھا جس نے پچپن کا مزہ بالکل بھی نہیں لیا تھا۔

میر کمپنی سے واپس آیا تو آن کو ڈھونڈنے لگا جو اسے کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی۔ میر جیسے ہی لان کی طرف گیا جو کمرے کی پچھلی طرف تھا اسے آن کرسی پر بیٹھی ہوئی نظر آئی۔ میر اپنا کوٹ اتار کر ٹائی کھولتا باہر لان کی

Posted on Kitab Nagri

طرف آیا۔ میر آج بے انتہا تھک گیا تھا۔ پہلے اپنی یونیورسٹی کے کام کو میر نے ختم کیا پھر یہ کمپنی چلا گیا جہاں سے اب اس کی واپسی ہوئی تھی۔ شام اپنے سائے کب کے پھیلا چکی تھی۔ میر آن کی کرسی کے پاس آیا تو آن کو سوتا ہوا پایا۔ آن کی آنکھوں پر آنسوؤں کے نشان میر دیکھ سکتا تھا۔ آن کی سوجی ہوئی آنکھوں پر میر نے اپنے لب رکھے۔ آن نے زبان سے میر سے ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا مگر آن ناراض تھی اس بات کا پتا میر کو تب ہی لگ گیا تھا جب آن نے صبح میر کے ساتھ ناشتہ نہیں کیا تھا۔ آن میر کے جانے کے بعد سو کر اٹھی تھی۔

آن کی آنکھ کھلی تو اس نے میر کو خود پر جھکے ہوئے پایا۔

"میر۔۔۔۔"

آن نے اٹھانا چاہا مگر میر نے اس کے دونوں طرف بازو رکھ کر اس کے فرار کی راہ ختم کر دی۔

"روئی ہیں آپ آن۔"

میر آن پر جھکے اس سے سوال کر رہا تھا۔
Kitab Nagri

"تمہیں اس سے کیا میر میں جتنا مرضی رولوں۔ تم نے ایک بار بھی کبھی میرے دل کا خیال کیا ہے میں کیا چاہتی ہوں۔ آج سارا دن تم بڑی تھے ایک بار بھی تم نے توفیق نہیں کی کہ مجھے کال کر لو میں تمہارے لیے اہمیت نہیں رکھتی۔"

"آن جان میں بہت مصروف تھا۔ آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ میں جتنا مرضی مصروف ہوں آپ کا خیال میرے دل سے کبھی جا نہیں سکتا۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم جانتے ہو نہ تمہارے علاوہ میرا کوئی نہیں اس خاندان میں جس کو میں اپنا کہہ سکوں۔"

آن کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ میرا آن پر جھکا اور اپنے لبوں سے اس کے آنسو صاف کیئے۔

"یہ آنسو بالکل اچھے نہیں لگے آپ کی آنکھوں میں۔ اچھا چلیں آئیں آپ کے ہاتھوں پر مہندی لگاتا ہوں پھر ہم باہر چلیں گے کچھ کھالیں گے باہر سے۔"

میر نے آن کو بہت پیار سے اٹھایا اور روم میں لایا۔ آن کے خالی ہاتھوں پر میر نے روایتی ٹکے ڈالے جو آن کے گورے ہاتھوں پر بہت پیارے لگتے تھے۔ میر کے کہنے پر ہی آن تیار ہوئی اور یہ باہر کھانا کھانے نکلے۔

اسلام اور مہرماہ دونوں آج رات کھانا کھانے باہر نکلے ہوئے تھے۔ المیر اور آن دونوں ساتھ ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ المیر کو لگ رہا تھا جیسے کچھ برا ہو گا۔ المیر نے آن کو تھاما ہوا تھا جو سامنے fire works کو دیکھ رہی تھی۔ المیر کی دیکھا دیکھی ایک شخص آن کے پاس سے گزرا۔

المیر کی نظر ساتھ سے گزرتے آدمی کے ہاتھ میں ٹھامی گن پر گئی جس کا نشانہ آن تھی۔ بروقت المیر نے آن کو اپنے حصار میں چھپالیا۔ گولی میر کے کندھے کو چیرتی ہوئی گزری۔ جس شخص نے فائر کیا تھا وہ بھی ڈر گیا کیونکہ اس کا نشانہ میر نہیں آن تھی۔ آن نے میر کے کندھے سے سر اٹھا کر میر کے سامنے ہو کر اسے دیکھا۔ خون آن کے ہاتھوں کو لگ رہا تھا جن پر بہت پیار سے میر نے مہندی لگائی تھی۔ آن کو میر کی آنکھوں میں آنسو نظر آئے تو یہ چیخی۔

Posted on Kitab Nagri

"میر۔۔۔۔"

میر کو اس نے تھام لیا جو نیچے گرا۔

"میر۔۔۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا میر۔۔۔۔۔"

ناصر فوراً ان کی طرف آیا اور سامنے گولی مارنے والے شخص پر فائر کیا۔ ارسلان اور مہرماہ بھی فائر ورک دیکھ کر اندر واپس جا رہے تھے جب انہیں گولی چلنے کی آواز آئی۔ زمین پر بیٹھی لڑکی اور اس کی گود میں سر رکھے ایک لڑکا جس کے جسم سے خون نکل رہا تھا۔ ارسلان نے فوراً مہرماہ کو کہا۔

"مہر و شاید کسی کو گولی لگی ہے۔ تم گاڑی میں جاؤ میں ان کی مدد کر کے آتا ہوں۔"

مہر نے بھائی کا بازو تھام لیا۔ "رہنے دیں بتا نہیں کیا بات ہے۔ آپ پیچ میں مت بولیں۔"

"گڑیا اگر ہم آج کسی کی مدد کریں گے تو کل کوئی ہماری کرے گا۔ تم بے فکر رہو مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا وہ اپنے مقررہ وقت پر آتی ہے۔"

www.kitabnagri.com

مہر نے بھائی کا ہاتھ تھاما۔

"میں بھی آپ کے ساتھ آؤں۔"

"نہیں تم گاڑی میں جاؤ میں آتا ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

مہر و فوراجا کر گاڑی میں بیٹھی۔ ارسلان ناصر کے پاس آیا جس نے گولی مارنے والے کو تھاما ہوا تھا۔ گارڈز آگئے اور اس شخص کو پکڑ لیا گیا۔

"کیا ہوا ہے یہاں۔"

ارسلان کے پوچھنے پر ناصر میر کی طرف بڑھا اور جواب دیا۔

"میرے سائیں کو گولی لگی ہے انہیں ہسپتال لے جانا ہو گا۔"

آن تو میر کا ہاتھ تھامے روئے جا رہی تھی جبکہ میر بند ہوتی آنکھوں سے آن کے ہاتھ کو تسلی کے لیے سہلارہا تھا۔ گولی کندھے کو چھو کر گزری تھی۔

"آپ لوگ آئیں میں مدد کرتا ہوں۔"

ارسلان نے روتی ہوئی آن کے ہاتھ سے میر کا ہاتھ چھڑایا اور ناصر کی مدد سے اس نے میر کو گاڑی میں ڈالا۔ آن فوراً ساتھ آکر بیٹھی۔

www.kitabnagri.com

"آپ کا شکریہ ہم آگے خود دیکھ لیں گے۔"

"ٹھیک ہے اگر آپ کو مدد چاہیے تو۔۔۔"

ارسلان کے بولنے پر ناصر نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں ٹھیک ہے ہم دیکھ لیں گے۔"

Posted on Kitab Nagri

ناصر ارسلان کا شانہ تختہ پتھا کر فوراً گاڑی میں بیٹھا۔ ارسلان کتنی دیر اس گاڑی کو جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ ارسلان کو محسوس ہو رہا تھا جیسے اس شخص سے کوئی گہرا رشتہ ہے اس کا۔

نائل کی آنکھ فون کی آواز پر کھلی۔ علیزہ کا سراپنے سینے سے ہٹا کر نائل اٹھ کر بیٹھے اور موبائل ہاتھ میں لیا۔

"اتنی رات کو ناصر کی کال۔ بولو ناصر۔۔۔۔۔"

"سائیں میر سائیں کو گولی لگی ہے۔ ہم ہسپتال میں ہیں۔ گولی میر سائیں کے کندھے پر لگی ہے۔"

"کیا بول رہے ہو تم میرے بیٹے کو گولی لگی ہے۔"

"سائیں پریشانی کی کوئی بات نہیں شکر ہے کہ سائیں کا کندھا زخمی ہوا ہے صرف۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ صبح تک سائیں کو ہوش آجائے گا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

علیزہ بھی شور کی وجہ سے اٹھ گئی۔

"کیسے ہوا یہ ناصر۔ آن کہاں ہے۔"

"سائیں آن بی بی اور میر سائیں کھانا کھانے باہر آئے تھے۔ گولی آن بی بی پر چلی تھی مگر سائیں آگے آگئے۔"

"تم سیکورٹی بڑھائو میں آتا ہوں بہت خیال رکھنا دونوں کا۔"

"جیسا حکم سائیں۔"

Posted on Kitab Nagri

نائل نے کال بند کی۔

"کیا ہوا نائل کس کی کال تھی۔"

"میر کو گولی لگی ہے۔"

"کیا۔۔۔۔۔ میرے بیٹے کو گولی لگی ہے۔۔۔۔۔ کہاں ہے وہ اب شاہ کیسا ہے۔"

"شکر ہے خدا کا ٹھیک ہے گولی کندھے پر لگی تھی۔ میں منع کر رہا تھا اسے کہ فضول کاموں میں نہ پڑے اب نتیجہ دیکھ لے۔"

نائل بیڈ سے اٹھے اور الماری سے کپڑے نکالنے لگے۔

"میں بھی ساتھ جاؤں گی آپ کے۔"

"نہیں لیزا میں خود جاؤں گا وہاں آپ کا حویلی رہنا ضروری ہے میں دیکھنا چاہتا ہوں آخر کون ہے جس نے اتنی جرات کی ہے کہ وہ میرے بیٹے کو نقصان پہنچائے۔"

www.kitabnagri.com

"مجھے سکون نہیں ملے گا نائل۔۔۔۔۔"

علیزہ روتے ہوئے نائل کو بولی۔ نائل شاہ آگے آئے اور علیزہ کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما۔ "کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نہ۔ آپ حویلی میں رہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کو کوئی نقصان ہو۔"

"نائل میرا بیٹا۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

نائل نے آگے بڑھ کر علیزہ کو سینے سے لگایا اور حوصلہ دینے لگے۔

"کچھ نہیں ہے سب ٹھیک ہے۔ آپ پریشان مت ہوں میں جا رہا ہوں سب ٹھیک کر دوں گا۔"

نائل فوراً اسلام آباد کے لیے نکلے۔ نجانے کیوں مگر نائل کو یقین تھا کہ یہ کام بڑے شاہ کا نہیں۔ کوئی اور ہے جو نہیں چاہتا کہ میر تمام بزنس سنبھالے اور سارے راض جانے۔

"آن کارور و کر بر حال تھا۔ میر بے ہوش تھا۔ اس کے کندھے پر پٹی ہوئی تھی جبکہ ہاتھ پر ٹرپ لگی ہوئی تھی۔ آن کا نقاب اتر اہوا تھا جبکہ آن میر کے ہاتھ کو تھام بیٹھی ہوئی تھی۔ میر کی آنکھ آن کے رونے سے کھلی۔"

آن کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر میر سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ میر یہ بھول گیا تھا کہ وہ اس وقت خود تکلیف میں وہ ہے۔

www.kitabnagri.com

"میر-----"

آن نے میر کے سینے پر سر رکھ دیا تھا اور بے تحاشا رونے لگی۔ میر کو درد ہو رہا تھا مگر آن کی حالت دیکھ کر میر نے خاموشی اختیار کر لی۔

"تم نے ایسا کیوں کیا تم کیوں میرے سامنے آئے۔"

Posted on Kitab Nagri

آن کا چہرہ اپنے دوسرے ہاتھ سے میر نے تھاما اور اس کے آنسو صاف کیئے۔

"اگر آج میری جگہ آپ کو کچھ ہوتا تو میں کیسے برداشت کرتا۔ میرے اندر اتنی ہمت نہیں کہ آپ کو تکلیف میں دیکھوں۔"

آن نے میر کے بال ماتھے سے ہٹائے۔

"تم جانتے کو مجھے ایسا لگا میرا سر کا سا تباں چھین لیا گیا ہے۔ میر تم میری زندگی ہو تمہارے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔ آئندہ ایسا مت کرنا میرا دل تمہارے بغیر بہت کمزور ہے۔"

"کیا محبت کرتی ہیں آپ مجھ سے۔۔۔۔ بولیں نہ آن۔۔۔۔:"

آن نے میر کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھے جواب دیا "تو نہ کروں۔ میرے شوہر ہو تم۔ تم سے محبت نہیں ہوگی تو کس سے ہوگی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر ہنسا اور آن کے سر پر بڑھ کر پیار دیا۔

"میر درد ہو رہا ہو گا۔"

آن نے میر کا زخم چھو کر دیکھا

"نہیں اب بالکل بھی نہیں ہو رہا۔ جس کے پاس آپ جیسی بیوی ہو اس انسان کو درد ہو سکتا ہے بھلا۔"

Posted on Kitab Nagri

آن کے آنسو میر کے ہاتھ پر گر رہے تھے۔ میر نے آج آن کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ لی تھی جو اس بات کا واضح ثبوت تھی کہ محبت کبھی قید کرنے سے نہیں ہوتی یہ تومان اور عزت کا دوسرا نام ہے۔

مہر و گہری نیند سو رہی تھی جب ارسلان اس کے کمرے میں آیا اور آتے ہی لائٹ آن کر دی۔ مہر و اندھیرے میں سونے کی عادی تھی کمرے میں لائٹ ہوتی تو مہر و کو بالکل بھی نیند نہ آتی۔ مہر و نے دیکھا دیکھا کہ ارسلان کے ہاتھ میں کچھ چیزیں ہیں جو وہ مہر و کے لئے لایا تھا رات کے دو بج رہے تھے اس وقت ارسلان اسے جگا رہا تھا مہر و کو سخت غصہ آیا۔

"بھیا کیا ہو گیا ہے صبح دے دیتے آپ مجھے یہ چیزیں۔ اتنی رات گئے آپ نے مجھے جگا دیا اب پوری رات نیند نہیں آئے گی۔"

"مہر و بچوں جیسی باتیں نہیں کرتے مجھے بتاؤ کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے دن کا بھی اور رات کا بھی۔"

ارسلان نے ہاتھ میں پکڑا شاپر کھولا اور مہر و کا پسندیدہ برگر نکالا۔ ساتھ میں جوس تھا۔

"ماما نے ڈانٹا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

ارسلان مہر و کے پاس بیٹھا تو مہر و نے بہت معصومیت سے جواب دیا۔

"تم نے کیا کیا تھا کہ ماما سے ڈانٹ پڑی۔"

Posted on Kitab Nagri

"زہرہ ہے نہ اس کی کزن آئی تھی اس کے گھر۔ وہ کہہ رہی تھی کہ تم سب کو شاپنگ پر لے کر جاؤں گی میں نے ماما کو نہیں بتایا اور ان کے ساتھ شاپنگ پر چلی گئی۔ جب میں واپس آئی تو ماما بہت زیادہ پریشان تھی وہ سمجھ رہی تھی کہ میں زہرہ کے گھر پر ہوں۔ ممانے مجھے بہت ڈانٹا کہ ایسے منہ اٹھا کر کسی کے ساتھ شاپنگ پر نہیں چلے جاتے۔"

ارسلان نے مہرماہ کے بال صبح کیئے اور اس کے ہاتھ میں برگر پکڑایا اور کہا کہ یہ کھانا شروع کرے۔ "مہرماہ ماما بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی تم نہیں جانتی آج کل کے حالات کیسے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم لوگ زہرہ کی فیملی کے بہت قریب ہیں اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ زہرہ کی جو بھی کزن آئے تم اس کے ساتھ سیر کے لیے چلی جاؤ۔ تم جانتی تو ہونا کہ معاشرہ کیسا ہے ہمیں یہاں پر رہنے کے لئے یہاں کے اصول سیکھنے ہیں۔" مہرماہ برگر کھاتے ہوئے بھائی کی بات غور سے سن رہی تھی۔

"بھیا۔۔۔۔۔ ماما نے آپ کو بتایا کہ میں نے کھانا نہیں کھایا۔"

"جی ہاں وہ کہہ رہی تھی کہ دیکھو اپنی لاڈلی کو دوپہر سے ناراض ہو کر روم میں بند ہے۔"

www.kitabnagri.com

مہرماہ بہت شرارتی تھی جس کی وجہ

زینب مہرماہ کیلئے ہمیشہ پریشان رہتی اور یہی کہتی کہ جب مہرماہ کی شادی کریں گے تو کیا کرے گی مہرماہ اپنے سسرال میں جا کر۔

"بھیا آپ زہرہ کو پسند کرتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

یہ سوال بہت اچانک تھا۔ ارسلان نے مہرہ کو دیکھا پھر سنجیدگی سے پوچھا۔

"تمہیں زہرہ نے کچھ کہا ہے۔"

"نہیں بھائی میں خود پوچھ رہی ہوں۔ میری بہت خواہش ہے کہ میری بھابھی زہرہ بنے۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ ماما کو زہرہ کے گھر رشتے کے لیے بھیجوں۔ میری پڑھائی ختم ہونے والی ہے اس کے بعد

بابا کو آفس میں جوائن کروں گا میرا ارادہ ہے کہ زہرہ کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد ہی شادی کروں۔"

مہرہ کا تو خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔

"سچ میں بھائی آپ زہرہ سے شادی کریں گے۔"

"ہاں۔"

"میں بہت خوش ہوں بھائی میری خواہش تھی کہ وہ میری بھابھی بنے۔ میں صبح ماما سے خود بات کروں گی۔ ہم

کل ہی زہرہ کی طرف جاتے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

"میں خود آرام سے بات کر لوں گا مہرہ۔ تم اب سو جاؤ۔"

ارسلان مہرہ کے سر پر پیار دے کر اٹھا اور اس کے کمرے سے باہر چلا گیا۔ کل اس نے زینب بیگم سے بات

کرنی تھی کہ وہ زہرہ کی طرف جائیں اور رشتے کی بات کریں۔

Posted on Kitab Nagri

شازیہ صبح سے ہی گاؤں پہنچی ہوئی تھی۔ آج اس کو دادی صاحب نے بلایا تھا کہ شام کو یہ لوگ مہرماہ کی طرف رشتے کے لیے جائیں۔ شازیہ تو فوراً بھاگے ہوئے آئی کہ بھائی کی خوشی ہے تو کیوں نہ اس میں جلدی کی جائے۔

"دادی آپ جانتی ہیں آپ کی بہو بہت زیادہ شرارتی ہے۔ پورے کالج میں اس کی شرارتیں مشہور تھیں۔ وہ جب ہماری حویلی میں آئے گی نہ تو ہماری حویلی کو بالکل بدل کر رکھ دے گی۔"

"رہنے دے شازیہ ہم اپنے اصول کسی کے لئے نہیں بدلتے۔ یہاں آئے گی تو اسے ہماری اصول سیکھنے ہوں گے۔ ہمارا بیٹا تو اس کے پیچھے پاگل ہے ابھی سے۔ مجھے بتا تو سہی کہیں اسے تو نہیں چکر چلایا وجاہت کے ساتھ۔"

دادی صاحب پرانے وقتوں کے خیالات رکھتی تھی۔ وجاہت نے جب اپنی پسند کا اظہار کیا تو یہ مان تو گئی مگر ان کے دل میں یہی بات تھی کہ شاید مہرماہ نے ہی وجاہت کو شادی کے لیے کہا ہے۔

"نہیں دادی صاحب وہ تو بہت زیادہ معصوم ہے۔ اپنے گھر والوں کی لاڈلی ہے ایک ہی بھائی ہے اس کا۔ آپ جانتی ہیں اسے دیکھ کر مجھے ایسا لگتا ہے جیسے بہت گہرا رشتہ ہے میرا اس لڑکی سے۔"

"کاش تیرے چچا کی بیٹی ہوتی تو میں وجاہت کی شادی اسی سے کرتی۔"

"دادی صاحب اب بچوں پر زبردستی تو نہیں کی جاسکتی نہ۔ مہر و بھی اس حویلی کو سنوار کر رکھے گی اور سب سے بڑی بات وجاہت کی پسند ہے وہ۔"

"اچھا چل چھوڑتا شام کو نکلیں گے نہ شہر کے لیے۔"

Posted on Kitab Nagri

"جی دادی صاحب سب تیار ہے۔ دادی صاحب آن آپ لوگوں سے ملنے کے لیے آئی تو مجھے کیوں نہیں بتایا میں بھی آجاتی آن سے ملنے کے لیے۔ سالوں ہو گئے اس سے ملے ہوئے۔ کیسی ہے آن۔ آن کا شوہر کیسا ہے۔"

"خوش ہے بہت زیادہ اپنی حویلی میں۔ تجھے معلوم ہے خوبصورت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے آن۔ اس کا شوہر بھی بہت زیادہ پیارا ہے۔ ہر وقت آن کے آگے پیچھے ہی پھرتا رہتا ہے۔ یہاں بھی آن کو سب کے سامنے بڑا زیادہ پیار کر رہا تھا۔ ہمیں تو آن کے چہرے پر کوئی غم نہیں نظر آیا۔"

"مجھے امید ہے آن اپنے گھر بہت زیادہ خوش ہوگی۔ سمجھدار بھی تو بہت زیادہ تھی نہ وہ دادی صاحب۔" شائستہ بیگم ان لوگوں کے پاس آکر بیٹھیں۔ شائستہ بیگم پریشان لگ رہی تھی شازیہ ماں کی طرف مڑی اور سوال کیا کہ کیوں پریشان ہیں۔

"اماں آپ کیوں پریشان لگ رہی ہیں۔" "تمہارے بابا بتا رہے تھے کہ میر کو گولی لگی ہے۔ آن اور میر کہیں گھومنے کے لیے گئے ہوئے تھے تو میر کو گولی لگی۔ شکر ہے کہ گولی کندھے کو چھو کر گزری۔"

"آن کے شوہر کی بات کر رہی ہیں نہ آپ۔ اب ٹھیک تو ہے وہ۔"

دادی صاحب بھی پریشان ہو گئی۔

"کہہ رہے ہیں تمہارے بابا کہ سب ٹھیک ہے اب۔ وجاہت شہر چلا گیا تھا صبح ہی۔ وہ آن اور میر سے ملے گا"

Posted on Kitab Nagri

"چلیں ہم نے بھی مہرماہ کی طرف جانا ہے شام میں جاتے ہوئے میر کو بھی دیکھ جائیں گے۔"

"نہیں شازیہ تمہارے بابا نے منع کیا ہے۔ ابھی صرف وجاہت ہی وہاں جائے تو ٹھیک ہے۔ ہم شہر چلیں گے مہرماہ کی طرف۔"

ناکل شاہ صبح کو ہی شہر پہنچ گئے تھے۔ ہمیشہ کی طرح ناکل شاہ نے میر کو بے تحاشا ڈانٹا مگر وہ میر تھا جس نے ہمیشہ سب کہ باتوں کو نظر انداز کیا تھا۔ آن خاموشی سے باپ بیٹے کی لڑائی دیکھ رہی تھی۔

"میر آج تو تم بچ گئے ہو مگر پھر شاید یہ موقع دوبارہ نہ آئے۔"

"آپ پریشان مت ہوں بابا میں اپنی حفاظت کرنا جانتا ہوں۔ ناصر سے کہا ہے میں نے وہ ڈھونڈ رہا ہے اس شخص کو جس نے کرائے کا غنڈہ میری بیوی کو مارنے بھیجا تھا۔"

"وہ آدمی جس نے تم پر گولی چلائی وہ زبان نہیں کھول رہا نہ۔"

www.kitabnagri.com

"نہ کھولے زبان میں ایسے لوگوں کو سیدھا کرنا جانتا ہوں۔ کچھ عرصے کے لیے میں اور آن یہاں اسلام آباد میں ہی رہیں گے میر اپرو جیکٹ ہے یونیورسٹی کالس وہ جمع کروانا ہے اس کے بعد کوئی کام نہیں۔ آپ جانتے ہیں میرے فائنل پیپر ہو چکے ہیں۔ بس اپرو جیکٹ جمع کرواؤں گا۔ فارغ ہوں اب یونیورسٹی سے تو میں چاہتا ہوں کچھ عرصہ یہاں کی کمپنی کو ڈیل کروں۔"

"میر تمہیں کب بتا چلے گا کہ یہ سب تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"بابا آپ مت پریشان یوں۔ میں ڈر گیا تو پھر کبھی کامیاب نہیں ہو پائوں گا۔ میں ایک بار ہارا ہوں بار بار نہیں ہاروں گا۔ آپ مجھ پر اعتماد تو کر کے دیکھیں۔"

"میری پہلی اولاد ہو تم میر۔ میری جان سے بڑھ کر عزیز ہو۔"

"بابا میں آپ کا مان کبھی نہیں توڑوں گا اتنا یقین رکھیں۔"

اسی وقت وجاہت پھولوں کے بکے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

"السلام علیکم کیسے ہیں آپ سب۔ مجھے رات کو معلوم ہوا کہ میر شاہ کو گولی لگی ہے تو سوچا کہ کیوں نہ جا کر دیکھ لیا جائے کہ اب کیسے ہیں یہ۔"

وجاہت نے آن کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھولوں کا گلہ ستہ میر کو دیا۔

"اچھا ہوا بیٹا تم آگئے ہو۔ سمجھاؤں اس کو میری تو کوئی بات نہیں مانتا میر۔ میں ذرا باہر ناصر سے مل آؤں کچھ باتیں کرنی ہے۔" نائل شاہ وجاہت سے مل کر باہر چلے گئے۔

www.kitabnagri.com

"اب ٹھیک ہیں آپ میر شاہ۔"

"جی وجاہت ادا میں بالکل ٹھیک ہوں۔ بس آن بہت زیادہ پریشان ہیں آپ انہیں سمجھائیں کہ کچھ نہیں ہوا۔"

"آن کا پریشان ہونا بنتا ہے میر شاہ۔ ویسے یہ سب کس نے کیا۔"

Posted on Kitab Nagri

"وجاہت میں میر سے کہہ رہی ہوں ہمیں ابھی اس شخص کا ہی نہیں بتا جو اس سب کا ذمہ دار ہے تو یہ کچھ عرصے کے لیے صبر کر جائے اور آفس مت جائے کیونکہ جب سے میر نے آفس جانا شروع کیا ہے تب سے اس کے دشمن بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔"

"اگر آپ کہیں میر شاہ تو میں اس معاملے کو دیکھ لیتا ہوں۔"

"نہیں میں نے ناصر کو اس کام پر لگایا ہے مجھے امید ہے کہ جلد ہی وہ اس معاملے کو ختم کر دے گا۔"

"میر شاہ آپ لوگ واپس حویلی جائیں گے یا یہاں اسلام آباد میں ہیں کچھ عرصہ رہیں گے۔"

"ادا ہم کچھ عرصے کے لیے یہاں ہی ہیں۔ میں ایک نیا گھر دیکھنے کا سوچ رہا ہوں جس کے بارے میں سوائے میرے اور آن کے کسی کو علم نہ ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ کچھ ماہ میں نئے گھر میں رہ کر یہاں کے سارے معاملات دیکھوں۔"

"یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے میر شاہ میرا اسلام آباد میں بہت خوبصورت گھر ہے۔ آج کل ویسے بھی میں یہاں نہیں رہتا تو آپ لوگ اس گھر میں رہیں۔ میرے گھر کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں جب آپ لوگ میرے گھر میں رہیں گے تو کسی کو شک بھی نہیں ہو گا کہ آپ وجاہت چوہدری کے گھر میں رہ رہے ہیں۔ سب لوگوں کی نظر میں تو ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے آپس میں۔"

"نہیں ادا میں اس علاقے سے ایک دو گھنٹے کی مسافت پر گھر لونگا۔ میں نہیں چاہتا کہ میں مین اسلام آباد میں کوئی گھر لوں۔ آپ پریشان مت ہوں میں یہ مسئلہ حل کر لونگا۔"

Posted on Kitab Nagri

"میری کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو مجھے بس ایک فون کال کر دینا آپ لوگ میں پہنچ جاؤں گا مدد کیلئے۔"

وجاہت اپنی بہن کے ساتھ اور بھی بہت سی باتیں کرتا رہا پھر شام میں اسے شاز یہ کہ طرف جانا تھا جہاں سے یہ لوگ مہرماہ کے گھر جاتے۔ آن بھائی کے رشتے کا سن کر بہت خوش ہوئی اور خواہش کی کہ یہ بھی بھائی کی خوشیوں میں شامل ہو پائے۔

شام کا وقت تھا اس وقت جمیل اور زینب دونوں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ صبح ارسلان نے ان سے اپنے رشتے کے بارے میں بات کی تھی جسے سن کر یہ دونوں میاں بیوی بہت زیادہ خوش ہوئے تھے۔ یہ لوگ شروع سے ہی چاہ رہے تھے کہ زہرہ اور ارسلان کی شادی ہو۔ زہرہ ان کے سامنے ہی بڑی ہوئی تھی۔ زہرہ سے اچھی بہو ان کو کبھی مل ہی نہیں سکتی تھی۔ اس لئے شام کو ان سب نے فیصلہ کیا کہ یہ لوگ زہرہ کی طرف رشتہ لے کر جائیں گے۔

مہرماہ تیار ہو کر کمرے میں آئی جہاں اس کے والدین اس کے منتظر تھے۔ ارسلان گھر پر تھا اور اس وقت اپنے کمرے میں تھا۔ مین گیٹ کی بیل بجی۔

"آپ بیٹھ جائیں بابا میں دیکھتی ہوں کون ہے۔"

گولڈن کلر کے شارٹ فرائ میں جو اس کے گھٹنوں تک آ رہا تھا مہرماہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ بالوں کو مہرماہ نے کھلا چھوڑ رکھا تھا جبکہ کانوں میں چھوٹے چھوٹے سونے کے ٹاپس پہن رکھے تھے۔ دروازہ کھلا تو سامنے ہی شائستہ بیگم کے ساتھ شاز یہ کھڑی ہوئی تھی۔

"میمم آپ یہاں۔"

مہرماہ شاز یہ سے بہت میٹھے لہجے میں ملی۔

"ہمیں اندر آنے کو نہیں کہو گی مہر۔"

"کیوں نہیں میم آئے آپ۔"

مہرماہ نے ان لوگوں کو راستہ دیا مہرماہ کو تب عجیب لگا جب پیچھے سے بہت سارے ملازم ہاتھوں میں پھلوں کپڑوں اور زیورات کے ٹوکڑے لئے اندر داخل ہوئے۔ اسی لمحے وجاہت دروازے سے نمودار ہوا جس کے ساتھ اس کے والد اور دادی صاحب بھی تھے۔ اس سے پہلے کہ مہرماہ سب کچھ سمجھتی کمرے سے جمیل اور زینب بیگم نکلے کیونکہ انہیں لاونج سے بہت سارے لوگوں کی آوازیں آرہی تھی۔

"کون ہے مہر و-----"

جمیل کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ سامنے آن کی والدہ تھی جن کے ساتھ ان کے بڑے بھائی کھڑے ہوئے تھے۔

"لالہ۔۔۔۔۔اماں۔۔۔۔۔"

جمیل کے منہ میں ہی الفاظ باقی رہ گئے شہیر اور یہاں کھڑے سب لوگ بہت زیادہ حیران ہو گئے جبکہ مہرماہ اور ایک وجاہت دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے یہ کیا ہو گیا ہے۔ مہرماہ کو تو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے والد ان

Posted on Kitab Nagri

لوگوں کو دیکھ کر اتنا زیادہ شاکڈ کیوں ہو گئے ہیں۔ جمیل اور زینب بیگم آگے آئے۔ جمیل نے اپنی ماں کا ہاتھ تھام کر چوما اور انہیں سینے سے لگالیا

"میری پیاری اماں جان آپ ٹھیک ہیں۔ آج آپ نے مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے اماں جان۔"

"جمیل میرے شہزادے میرے بھائی۔"

شہیر بھی جمیل کی طرف آئے اور ان کے گلے لگے۔ سالوں بعد دونوں بھائی آپس میں مل رہے تھے۔

"شازیہ، وجاہت تم دونوں کے چچا ہیں یہ۔"

شائستہ بیگم زینب کے گلے لگتے ہوئے خوشی سے بچوں کو بتا رہی تھی۔

"دروازے پر ہی کھڑے رکھے گا ہمیں پتر۔"

دادی صاحب نے جمیل سے شکوہ کیا جو فوراً سے ان سب لوگوں کو لے کر اندر چلے گئے۔ مہر و پیچھے شاک کے عالم میں کھڑی تھی۔

www.kitabnagri.com

"مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ تم میری چھوٹی سی کزن ہو میرے چچا کی بیٹی جہنیں ہم کتنے عرصے سے ڈھونڈ رہے ہیں مہر ماہ۔"

وجاہت نے مہر ماہ کے گال پر پیار سے ہاتھ رکھا جسے مہر ماہ نے غصے سے جھٹکا۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹچ مت کریں مجھے۔ آپ میرے کچھ نہیں لگتے۔ میں آپ لوگوں کو نہیں جانتی نہ ہی ہمارا ایسا کوئی خاندان ہے۔"

"تم جانتی ہو دادی صاحب ہمیشہ کہتی تھی کہ تمہارے چچا کی بیٹی ہوتی تو میں تمہاری شادی اس سے کر دیتی۔ دیکھو کیسا اتفاق ہے جس لڑکی کو میں نے پسند کیا وہ ہمارا اپنا ہی خون ہے میرے چچا کی بیٹی ہے۔ اب تو کوئی جواز ہی نہیں بنتا کہ تم مجھ سے الگ ہو جاؤ۔"

"میں نے کہا نہ آپ سے کچھ نہیں لگتی میں آپ کی پھر کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے۔ آپ جیسے انسان کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے کہ میں کبھی شادی ہی نہ کروں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں آپ بہت زیادہ خوبصورت ہیں ہینڈ سم ہیں۔ آپ بہت دولت مند ہیں تو میں ایسی دولت کا کیا کروں جب آپ ہی مجھے زہر لگتے ہیں جیسے کسی علاقے کا مونچھوں والا ڈان ہوتا ہے۔"

اس کی بات پر وجاہت قہقہہ لگا کر ہنسا جس سے مہرماہ کو مزید غصہ آیا۔

"اس میں ہنسنے والی کوئی بات نہیں ہے وجاہت چوہدری۔"

www.kitabnagri.com

"اف تمہارے یہ انداز مہر و چوہدری ہن۔ اب تو تم پہلے سے ہی چوہدری کی بیٹی ہو تو شادی کے بعد تمہیں اس نام سے تنگ کرنے میں مزید مزہ آئے گا۔"

"جی نہیں میں صرف جمیل خان کی بیٹی ہوں۔"

"جی نہیں آپ محترمہ چوہدری جمیل خان کی بیٹی ہیں اس طرح آپ اور ہم ایک پی خاندان سے ہوئے۔"

Posted on Kitab Nagri

"بہت برے ہیں آپ وجاہت چوہدری۔"

"مہر و وجاہت یا ہنی بول لیا کرو تمہارے منہ پر بہت زیادہ اچھا لگے گا یوں وجاہت چوہدری مت کہا کرو۔"

مہر ماہ سے غصے سے پائوں زمین پر مارا اور اندر چلی گئی۔ وجاہت پیچھے پیچھے ہی گیا مگر ہنستے ہوئے کی کہ اب تو مہر ماہ اس کی ہی تھی یہ بات وجاہت کو معلوم تھی کہ اب اس رشتے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

المیر اور آن دونوں گھر آچکے تھے سب سے زیادہ جس چیز کا مسئلہ میر کو ہو رہا تھا وہ یہ تھا کہ میر اپنا کندھا ہلا نہیں پارہا تھا۔ آن نے اس کو تھام رکھا تھا۔ آن لمحہ بہ لمحہ میر کے ساتھ تھی۔ میر کو آن نے بالکل بھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔ آن اور میر اگھر میں داخل ہوئے تو میر کو فوراً ہی آن کمرے میں لے گئی تھی اور بیڈ پر بٹھا دیا تھا۔ میر نے تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائی اور آرام سے بیٹھ کر آن کو دیکھنے لگ گیا جو اس کی چیزیں سیٹ کر رہی تھی۔ آن میر کا بہت زیادہ خیال رکھ رہی تھی۔ میر کو احساس تھا کہ آن جیسی بیوی بہت کم لوگوں کو ملتی ہے اس لئے میر آن سے بہت زیادہ محبت سے پیش آتا۔

"میر تمہیں اب درد تو نہیں ہے۔"

"نہیں آن آپ پریشان مت ہوں۔ میں ٹھیک ہوں بس تھوڑی دیر کے لئے مجھے درد ہوا تھا۔ آپ بیٹھ جائیں تھک گئی ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

آن نے میر کے پاس تکیہ رکھا اور اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی۔ آن بہت زیادہ تھکی ہوئی تھی۔ میر نے آن کو اپنے قریب کرنا چاہا۔ آن خود ہی میر کے قریب آگئی۔ میر نے جھک کر آن کے سر پر پیار دیا۔

"آپ بہت پریشان رہتی ہیں آن۔ مت لیا کریں اتنی ٹینشن۔ دیکھیں سب کچھ ٹھیک ہے میں بھی ٹھیک ہوں اور آپ بھی۔ اب تو ہم ایسی جگہ پر ہیں کسی کو نہیں معلوم کہ کہہ پر ہیں ہم۔"

آن کو میر ایک حویلی نما گھر میں لایا تھا جس کے بارے میں صرف نائل اور ناصر ہی جانتے تھے۔ یہ شہر سے ایک گھنٹے کی مسافت پر ایک حویلی تھی جو کافی پرانی تھی۔ ناصر نے اسے ڈھونڈا تھا اور اب میر آن کے ساتھ یہاں پر موجود تھا۔ میر نے ہاتھ بٹھا کر اپنے بغیر زخم والے کندھے پر آن کا سر لگایا۔ آن کی پیشانی پر میر نے بہت بار پیار دیا۔

"کیا ہو گیا ہے میر۔۔۔۔۔"

آن نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں بس آج آپ پر بہت زیادہ پیار آرہا ہے۔ آن میں نے بہت سارے کام کرنے ہیں مستقبل میں اپنے علاقے کے لیے آپ میر اساتھ دیں گی ہر جگہ۔ میں ایک ہی ہسپتال بنوانے لگا ہوں اپنے علاقے میں۔ اس کی ساری ذمہ داری آپ اور ماں لیں گی۔"

آن میر کے بازو کے حلقے میں تھی۔ ہاتھ میر کے سینے پر رکھے ہوئے تھے جبکہ میر آن کے چہرے کے بہت قریب تھا اتنا کہ آن اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میر تم جانتے ہو میں نے ایسے کام کبھی نہیں کیئے۔"

"مستقبل میں ایسے بہت سے کام کریں گی آپ میرے ساتھ مل کر۔ اگر آپ میرے ساتھ کھڑی نہیں ہوں گی تو کون کھڑا ہو گا۔ بیوی شوہر کا بازو ہوتی ہے۔ میں چاہتا ہوں جہاں میں نہ ہوں وہاں آپ میری جگہ پر ہوں۔ ہمارے علاقے میں کوئی ہسپتال نہیں ہے لوگوں کو کتنے دور جانا پڑتا ہے علاج کی خاطر۔ آپ نے اتنی تعلیم حاصل کی ہے اس کا کیا فائدہ اگر آپ لوگوں کے لیے کام ہی نہ کریں۔"

میر نے آن کے سر میں انگلیاں پھیرنا شروع کی اور محبت سے اسے سمجھانے لگا۔

"میر مجھے یہ سب نہیں آتا۔ میں کبھی کسی گھر والے کے بغیر باہر نہیں گئی اب کیسے یہ سب دیکھوں گی۔"

"آپ ساری زندگی حویلی میں تو نہیں رہی گی۔ کل کو ہمارے بچے ہوں گے ان کے ساتھ آپ کو کھڑا ہونا ہو گا۔ میں ہر وقت حویلی میں موجود نہیں ہوں گا۔ آپ کسی دن میری جگہ فیصلے لیں گی۔ ماں کو دیکھیں کتنی مخالفت تھی ان کے ساتھ مگر کیسے حویلی میں رہتے ہوئے اپنے وفادار بنا لیے ہیں انہوں نے۔ آج دیکھیں تو ماں ہر وہ چیز کر سکتی ہی جو بابا کر سکتے ہیں کیونکہ ماں نے اپنا مقام بابا کی زندگی میں پہچانا تھا۔ آپ کو بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہیں۔ ایک ذمہ داری آپ کی اس خاندان کو ننھا مہمان دینے کی بھی ہے۔ مجھے بتائیں جاناں آپ کب اپنی وہ ذمہ داری پوری کر رہی ہیں۔"

میر نے آن کی آنکھوں میں شرارت سے دیکھ کر کہا۔ آن نے سرخ چہرہ لیے اپنا دے میر کے سینے میں چھپا لیا۔ میر نے آن پر اپنی گرفت مضبوط کی اور ہنستے ہوئے بولا۔

"میں ٹھیک ہو جاؤں پھر آپ کو کوئی چھٹی نہیں ہے۔ آپ کو صرف مجھے وقت دینا ہو گا پھر۔"

میر نے آن کو خود میں چھپالیا

میر اور آن کو اس جگہ پر آئے ہوئے پورا ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ میر جتنا ہو سکتا آن کو اپنے قریب رکھنے کی کوشش کرتا کہ آن کو محسوس نہ ہو یہ اپنوں سے دور ہے۔ آن ہر وقت کوئی نہ کوئی کام کرتی رہتی یا تو کچن میں رہتی یا میر کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتی رہتی ہے۔ میر اب کافی حد تک بہتر ہو چکا تھا اور اس کا کندھا بھی ٹھیک ہو گیا تھا۔ بس پٹی کرنی پڑتی تھی روزانہ جو آن خود ہی میر کے کہے بغیر کر دیتی تھی۔

میر شرٹ پہن رہا تھا جب آن کمرے میں داخل ہوئی۔ آن خاموشی سے چلتی ہوئی آئی۔ میر کے ہاتھ سے شرٹ لے لی اور اپنے ہاتھوں سے میر کو پہنانے لگ گئی۔ میر خاموشی سے 6 ان کے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔ آن آرام سے میر کو شرٹ پہنانے کے بعد اس کے بٹن بند کر رہی تھی۔ میر نے ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا"

آن نے میر سے سوال کیا۔ میر نے ہنس کر اس کا جواب دیا۔

"یاد ہے جب ہماری نئی نئی شادی ہوئی تھی اور میں سکول جاتا تھا آپ کو ٹائی بندھنے کو کہتا تھا جو آپ کو نہیں آتی تھی۔۔۔۔۔۔ ایک دن آپ نے مجھے پورا گھنٹہ کھڑا رکھا تھا میری ٹائی بندھنے کے چکر میں۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم بھی تو ضد کیا کرتے تھے کہ آن ہی مجھے سکول کے لیے تیار ہونے میں مدد کریں گی۔ ویسے بالکل بھی چھوٹے بچوں جیسا رویہ نہیں تھا تمہارا۔ باتیں تو تم ایسی کرتے ہو اب بھی جیسے تمہارے اندر کوئی بوڑھی روح گھس گئی ہے۔"

"آن۔۔۔۔"

میر نے مصنوعی غصہ دیکھا یا اور آن کے بال مٹھی میں پکڑ کر اس کا چہرہ نزدیک کیا۔

"اگر میں آپ کو اس بات کی سزا دوں تو۔"

"تو میں کیا کر سکتی ہوں تم اپنی مرضی کے مالک ہو۔ ہاں مگر پھر بھول جانا کہ میں بیڈ پر تمہیں اپنے پاس سونے دوں گی۔ اپنا انتظام جا کر کہیں اور کر لینا آج کل ویسے بھی تمہاری حرکتیں عجیب ہوتی جا رہی ہیں۔"

میر نے آن کے بال چھوٹے اور وارننگ والے انداز میں کہا۔

"ہم جتنا مرضی ناراض ہو جائیں مگر آپ مجھ سے الگ نہیں ہوں گی۔ مجھ پر چیخ لیں اگر دل نہ بھرے تو تین چار چیزیں اٹھا کر توڑ دیں مگر مجھ سے الگ ہونے کا سوچے گا بھی مت۔ میں سب کچھ چھوڑ سکتا ہوں مگر آپ کو نہیں۔"

میر نے آن کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اسے سنجیدگی سے کہا۔

"میں تمہیں چھوڑ کر جانوں گی بھی نہیں۔ میں وہ لڑکی نہیں ہوں جو روتے ہوئے میاں کی باتیں لوگوں کو بتا کر مسائل حل کرواتی ہے۔ تمہیں خود ہی سیدھا کر لوں گی میں۔"

Posted on Kitab Nagri

"جاناں آپ کی زبان کچھ زیادہ ہی نہیں چلنے لگ گئی۔۔۔۔۔ لگتا ہے آج کل ہر وقت لڑنے کے لیے تیار بیٹھی ہوتی ہیں۔"

"میں کب لڑی خود ہی شروع ہوتے ہو پھر کہتے ہو کہ میں لڑتی ہوں۔ جانوں اب میں تم سے بات نہیں کرو گی۔"

"اچھا ناراض تو نہ ہوں۔ باہر آئیں میرے ساتھ ناصر کب سے منتظر ہے کسی سے ملوانا ہے آپ کو۔"

میرا آن کو لے کر باہر آیا تو ناصر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ ناصر کے ساتھ ایک جوان لڑکی کھڑی ہوئی تھی جس کی عمر لگ بھگ 24 یا 25 سال تھی۔

"سلام شاہ جی آپ کے حکم کے مطابق میں اپنی جاننے والے کو لے آیا ہوں بی بی کی حفاظت کیلئے یہ ہر وقت ان کے ساتھ رہے گی صبا نام ہے اسکا۔"



آن نے نا سمجھی سے میرا کود دیکھا۔

"جاناں یہ آپ کی حفاظت کے لئے ہے میں ہر وقت آپ کے ساتھ نہیں ہو گا دانیال بھی باہر ہوتا ہے آپ کے ساتھ یہ لڑکی ہر وقت رہا کرے گی آپ کی حفاظت کے لیے۔ یہ ناصر کی سالی کی بیٹی ہے۔ یہ لڑکی آپ کی گارڈ بن کر ہر لمحے آپ کے ساتھ رہے گی۔"

"مگر میں مجھے حفاظت کی ضرورت نہیں ہے گھر میں تو تمہیں معلوم ہے نہ کہ کسی چیز سے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"نہیں آن آپ کو نہیں پتا کہ آپ کی حفاظت کتنی زیادہ ضروری ہو گئی ہے۔ صبا آپ کے ساتھ رہے گی اس کو آپ کی حفاظت کرنا اچھے سے آتا ہے۔ سب کچھ سمجھا دیا ہے میں نے اسے۔ اسلام آباد کے لئے نکلنا ہے مجھے۔ رات کو آتے وقت بہت لیٹ ہو جائے گا آپ کھانا کھا کر سو جائیے گا۔ جب تک میں نہیں آؤں گا صبا آپ کو چھوڑ کر نہیں جائے گی۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو دانیال کو فوراً کہہ دیجئے گا۔"

"میر تمہارا کندھا ابھی مکمل بہتر نہیں ہوا۔"

"میں ٹھیک ہوں آن آپ بس اپنا کیار کھیئے گا۔ میرا جانا بہت ضروری ہے آج کی میٹنگ میں ہی میں نے بہت سارے ف6 صیلے دیئے ہیں۔"

"بی بی آپ پریشان مت ہوں شاہ سائیں کہ ساتھ میں موجود ہوں۔"

ناصر نے آن کو ضمانت دی کہ وہ میر کا خیال رکھے گا۔ میر آن سے مل کر باہر چلا گئے۔ صبا اور آن اکیلی تھی۔

"صبا تمہارے گھر میں کون کون ہے اور تم کیسے یہاں میرے پاس آ گئی۔ کیا تمہاری شادی نہیں ہوئی۔"

"میری شادی ہو چکی ہے بی بی صاحبہ میرے شوہر کا انتقال میری شادی کے دو سال بعد ہو گیا تھا۔ ایک بیٹی ہے میری آپ جانتی تو ہیں ہمارا معاشرہ عورت کو اکیلا برداشت نہیں کر سکتا۔ ناصر انکل نے مجھے سمجھایا کہ اگر میں خود اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہوں گی تو دنیا والے مجھے کچل جائیں گے۔ میں اپنی بچی کے لیے ایک اعلیٰ مثال قائم کرنا چاہتی ہوں۔"

"بیٹی کہاں ہے تمہاری۔ اسے ساتھ لایا کرو میرا بھی دل بہل جائے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"اپنی دادی اور دادا کے پاس ہوتی ہے وہ مجھ سے بہت زیادہ اچھی کیئر کرتے ہیں اس کی۔ میں یہاں آپ کے پاس رہا کروں گی میری بیٹی اپنے دادی کے پاس ہوگی جب تک آپ کو میری ضرورت ہوگی میں آپ کے پاس ہوں۔"

"مگر تمہاری بیٹی کو مجھ سے زیادہ تمہاری ضرورت ہے اگر دادا دادی کی حفاظت نہ کر پائے تو تم کیا کرو گی۔"

"ان کے بیٹے کی اکلوتی نشانی ہے وہ مجھ سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں اسے۔"

اپنی بیٹی سے ملنے جاتی رہا کروں گی اور ویسی بھی یہاں قریب ہی تو ہے۔ صرف پانچ منٹ کا رستہ ہے اور میری ساس کو سخت تاکید کی ہے شاہ سائیں نے کہ بچی کو اکیلا نہ چھوڑا جائے۔ میری بیٹی کے سکول کے اخراجات اور ہر چیز کے اخراجات شاہ سائیں برداشت کرتے ہیں۔"

"مگر پھر بھی تم اسے لایا کرنا۔ آؤ بچن میں چلتے ہیں کچھ بنا کنتی ہوں رات لے کھانے کے لیے میں۔"

Kitab Nagri

میر جیسے ہی کانفرنس روم کے اندر داخل ہوا کانفرنس روم میں سب بیٹھے ہوئے لوگوں کو سانپ سونگھ گیا۔ یہاں پر آج ایک بہت خاص میٹنگ ہو رہی تھی۔ کمپنی کے تمام مینیجرز کو یہاں پر بلایا گیا تھا۔ ہر ڈیپارٹمنٹ کے مینیجر اور خصوصی بندے یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میر نے پچھلے تمام سالوں کے ریکارڈ اس پورے ہفتے میں نکلوا لیے تھے اور اب ان سے حساب لینے کا وقت تھا۔

"سلام شاہ سائیں آج آپ یہاں پر کیسے۔"

Posted on Kitab Nagri

پاشا خان میر کو دیکھ کر بولا۔ پاشا خان کو عجیب لگ رہا تھا کہ میر کیسے میٹنگ میں آگیا ورنہ اسلام آباد کے آفس کی تمام میٹنگز یہی دیکھا کرتا تھا۔

"آئندہ کے بعد میں خود یہاں پر سارے کام دیکھا کرونگا پاشا خان۔ اسلام آباد کی کمپنی اور سکھر والی شکرمل اب میری ذمہ داری ہے۔ آئندہ کے بعد تمہیں میری جگہ کسی بھی ذمہ داری کو پورا کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں پہ سب لوگ اس بات کو جان لیں کہ آج سے اس کمپنی کے ساٹھ فیصد شیئر میرے پاس ہیں۔ ہر فیصلہ میں خود کرونگا۔ کسی کو اگر میرے فیصلے سے اعتراض ہو گا تو وہ میرے سامنے دلائل پیش کرے گا تو میں اس کی بات مانوں گا ورنہ جو میرا فیصلہ ہو گا وہی اٹل ہو گا سب لوگ میٹنگ شروع کرے۔"

میر بارعب انداز میں بولا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ سب لوگ میر کو ہی دیکھ رہے تھے جو گزرے چند سالوں میں کتنا زیادہ بڑا ہو گیا تھا۔ یہ وہی چھوٹا سا میر تھا جو بڑے سائیں کے ساتھ کبھی آفس آجایا کرتا تھا۔ آج وہی میر سب سے حساب مانگ رہا تھا۔ میر کی شخصیت ایسی تھی کہ اسے دیکھ کر پتہ نہیں چلتا تھا کہ یہ اکیس سالہ لڑکا ہے۔ اسے کوئی دیکھتا تو یہی محسوس ہوتا تھا کہ میر 26 27 سال کا کوئی جوان لڑکا ہے جو ایک مکمل بزنس مین ہے۔

"سر آپ جانتے ہیں نہ کہ آج کی میٹنگ میں ہم اپنی زمینوں سے ملنے والی تمام فصل کو بیچنے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ آج یہاں پر ہم اپنے لوگوں کو جو ہم نے پرافٹ دینا ہے اس کے بارے میں بحث ہو رہی ہے۔"

"تو کیا ڈیسیائیڈ ہوا یہاں پر۔ آپ سب مجھے بتائیں کہ کیا ڈیسیائیڈ کیا ہے آپ سب نے کتنا پرافٹ دینا چاہ رہے ہیں آپ کسانوں کو۔"

Posted on Kitab Nagri

"سر میرا خیال ہے کہ ہم لوگ کسانوں کو تیس پر سنٹ پرافٹ دے دیں تو وہ لوگ مان جائیں گے۔ آپ جانتے ہیں نہ کہ اگر کمپنی کو 70 فیصد پرافٹ ملے گا تو کمپنی کو بہت زیادہ فائدہ حاصل ہو گا۔ کسانوں کو 30% پرافٹ ہی دینا چاہیے وہ لوگ جس علاقے میں رہتے ہیں وہاں پر اتنی رقم بھی ان کے لیے غنیمت ہو گی۔"

"کیوں پاشا خان کیا میرے کسان انسان نہیں ہیں۔ وہ دن رات کی محنت سے یہ گندم کی فصل لگاتے ہیں۔ ہمارا کیا حق بنتا ہے کہ ان کی محنت پر ہم لوگ بیٹھ کر راج کریں۔ میں آپ سب سے آج یہاں پر کہہ دیتا ہوں کہ آئندہ کے بعد پرافٹ کے بارے میں خود فیصلہ کروں گا۔ کمپنی چالیس فیصد پرافٹ لے گی جبکہ کسان کو پورا ساٹھ فیصد پرافٹ دے دیا جائے گا۔ جتنی قیمت پر فصل بیچ رہے ہیں نہ اسے آدھی سے زیادہ قیمت کسانوں کو ملنی چاہیے۔ میں آئندہ کے بعد یہاں پر کسانوں کے ساتھ کوئی زیادتی برداشت نہیں کروں گا۔"

"لیکن سر اگر ہم لوگ ان کو اتنے زیادہ پیسے دینا شروع ہو گئے تو کمپنی کو نقصان ہو جائے گا۔"

"کمپنی کو نقصان ہو گا پاشا خان یا آپ کو ہو گا۔ کمپنی کو تو آپ لوگوں 30 فیصد بھی نہیں دے رہے کہاں ہیں سارے ریکارڈ مجھے پچھلے سارے ریکارڈ چاہیں۔ اگر آپ لوگ کسانوں کو صرف 30 فیصد دیتے رہے ہیں تو کمپنی کو تیس فیصد کیوں ملتا رہا ہے باقی کے چالیس فیصد کہاں پر گئے ہیں۔ مجھے سب ریکارڈ دیں۔ آپ لوگوں سے جواب بھی چاہیے کہ یہ سب پیسا کہاں گیا اور کس نے کھایا۔"

"سر آپ جانتے ہیں کہ آپ کے خاندان کی جو زمینیں ہیں ان پر جو سارا کے سارا پیسہ لگتا ہے وہ سارا کمپنی سے ہی لگ رہا تھا۔"

Posted on Kitab Nagri

"پاشا خان مجھے جھوٹ نہیں چاہیے ہماری 100 ایکڑ زمین بیکار پڑی ہے وہ صرف اس وجہ سے کہ کمپنی ان کو پیسے نہیں دیے وقت پر وہ لوگ بیچ خرید سکیں اور زمین کو سیراب کر سکیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہ سارا پیسہ کہاں گیا آپ کی تنخواہ دو لاکھ ہونی چاہیے مہینے کی مگر آپ یہاں سے 15 لاکھ، دس لاکھ مہینے کا کمار ہے ہیں کیسے۔ مجھے ریکارڈ چاہیے کہ وہ سارا پیسہ کہاں گیا ورنہ کل آپ کو یہاں سے نکالنے میں مجھے دیر نہیں لگے گی۔"

"سر آپ اتنی آسانی سے پاشا خان کو یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں۔ یہ آپ کے دادا کے پرانے ملازم ہیں۔ انہی یہاں کام کرتے ہوئے 15 سال ہو گئے ہیں۔"

"ظہیر مجھے آپ کی کسی بات کا جواب نہیں دینا جو میرے سامنے ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ اس آفس میں جو ہوتا رہا ہے آئندہ کے بعد نہیں ہو گا۔ آج یہاں پر میں اپنے آفس میں کھڑے کھڑے دس مینجرز کو نکال رہا ہوں۔ ان کی لسٹ آپ کو نہ صرف پرووائڈ کر دی جائے گی بلکہ ان کے پچھلے تمام ریکارڈ بھی کمپنی کو دیکھائیں جائیں گے۔ جو لوگ کمپنی میں سفارش سے بھرتی ہوئے ہیں ان سب کو بھی میں نے نکال دیا ہے۔ میری ٹیم میں کوئی پرانا بندہ نہیں ہو گا جس کو میرے ساتھ کام کرنا ہے وہ عزت سے کام کرے گا۔"

"سر آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں کمپنی کو بہت نقصان ہو جائے گا یہاں کمپنی کے ملازم اگر نکل جائیں گے تو نئے آنے والوں کو کمپنی کا کیا پتہ ہو گا۔"

"مجھے آپ کے مشورے کی بالکل ضرورت نہیں ہے ظہیر۔ جانے والوں میں آپ بھی شامل ہیں اور سب سے بڑی بات پاشا خان کی جگہ میں اپنے دوست کو دے رہا ہوں حمزہ خان۔ وہ آج سے ہی کمپنی کو جوائن کر لیں گے۔ ناصر تم سب کو ان کے لیٹر پکڑ دو اور بتا دو کہ کون رہ رہا ہے اور کون جا رہا ہے۔ باقی کے معاملات حمزہ

Posted on Kitab Nagri

دیکھے گا۔ کل میں خود کسانوں سے ملوں گا اور ہماری زمینوں پر کام میں خود شروع کروائوں گا۔ دانیال کو کہنا وہ ذرا حیدر آباد میں سب کو کہہ دے شاہ سائیں تین دن تک چکر لگائیں گے۔"

میر یہ بات کرتے ہی کانفرنس روم سے باہر چلا گیا۔

میر اپنے آفس میں جا رہا تھا جب اس موبائل نمبر پر علیزہ کی کال آگئی۔

"السلام علیکم ماں کیسی ہیں آپ۔"

"میں ٹھیک ہوں میری جان تم کیسے ہو۔ مجھے معلوم ہوا تم نے تو آج زبردست کام کیا ہے۔"

"آپ کا ہی مشورہ تھا۔ دیکھیں کیسے کیسے لوگ کمپنی میں رکھے ہوئے تھے بابا اور دادا نے۔ آپ کو بتا ہے میں نے اپنی ایک ٹیم بنائی ہے۔ اس میں زیادہ تر میں نے وہ لوگ رکھے ہیں جو ابھی یونیورسٹی سے فارغ ہوئے ہیں۔ کچھ تجربہ کار ہیں جو بے روزگار تھے ان سب کو میں نے اپنی ٹیم میں شامل کیا ہے۔ ہر ایک بندے کی سہی طرح معلومات لے کر اس کو میں نے اپنے ساتھ رکھ لیا ہے۔ آپ صحیح کہتی ہیں ماں جب تک آپ کے ساتھ وفادار بندے نہ ہوں آپ کا کوئی کام نہیں بنتا۔"

www.kitabnagri.com

"مگر یہ بات یاد رکھنا کسی پر اعتبار مت کرنا۔ اپنے آس پاس ہر چیز پر نظر رکھنی ہے۔ تم نے کسی چیز کو تو نظر انداز نہیں کرنا۔"

"میں ہر چیز کو اچھے سے سنبھال لوں گا۔ آپ بس تایا سائیں اور بابا کو حیدر آباد والی کمپنیوں کے کام پر لگائیں۔ میں چاہتا ہوں یہاں سے فارغ ہو کر میں ان پر بھی دھیان دوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم بے فکر رہو تمہارے بابا اور تایا نے کام شروع کر دیا ہے۔ تمہارے دادا کو اعتراض کا موقع نہیں ملنا چاہیے
میر۔ تم نے خود کو اس طرح مضبوط کرنا ہے۔"

"آپ بس میرے ساتھ ہمیشہ رہیں ماں۔"

"میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ اپنا اور آن کا بہت دھیان رکھنا۔ مجھے جلد ہی دادی بننے کی خوشخبری چاہئے۔"

"ماں آپ کی بہو بھی تو ہاتھ آئے۔"

میر نے ہنس کر علیزہ کو تنگ کیا۔

"بس بس زیادہ بہانے مت کرو۔ جلدی سے وہاں سے کام ختم کرو اور حویلی واپس آؤ۔"

"ٹھیک ہے ماں اپنا خیال رکھیے گا میں ذرا کام دیکھ لوں۔"

"ٹھیک ہے میرا خیال رکھنا۔ اللہ حافظ۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر رات دیر سے واپس آیا۔ میر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اسے آن نظر نہیں آئی۔ میر کا رخ کچن کی طرف
تھا جہاں صبا کے ساتھ بیٹھ کر آن نا جانے کون سی باتیں کر رہی تھی۔

"میر آگئے تم۔"

"جی ہاں آگیا ہوں میں آن۔ آپ اتنی دیر تک کیوں جاگ رہی ہیں۔ میں نے سونے کو کیا تھانہ۔"

Posted on Kitab Nagri

"تمہارے بغیر نیند نہیں آرہی تھی۔ صبا تم جائو اپنے کمرے میں۔"

صبا آرام سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔ آن کھڑی ہوئی مگر اس کے پیر میں شاید موج آئی تھی جس کی وجہ سے یہ لڑکھڑائی۔

"آن کیا ہوا۔"

"کچھ نہیں وہ شام میں میں اور صبا اس کی بیٹی کے ساتھ کھیل رہے تھے تو بھاگتے ہوئے پیر مڑ گیا۔"

میر فوراً آن کے پاس آیا اور اسے بانہوں میں اٹھایا۔

"آپ کی یہ بچوں جیسی حرکتیں کب جائیں گی جاناں۔ اپنے بچوں کے ساتھ بھی یہی کریں گی۔"

آن نے میر کی بات پر اس کے سینے پر تھپڑ لگایا۔

"بہت بے شرم ہو تم۔"

میر نے آن کو بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کا پیر گود میں رکھا۔

"اس میں بے شرمی والی کیا بات ہے آپ کی ساس نے بھی آج ہمارے بچوں کا ذکر کیا ہے۔"

"میر اس قسم کی باتیں مت کیا کرو۔"

Posted on Kitab Nagri

"اچھا تو پھر کیا کروں۔ ہماری شادی کو آٹھ سال ہو گئے ہیں آپ کیا سمجھتی ہیں میں مزید آپ سے دور رہوں گا۔ جی نہیں۔ ایک ہفتے بعد ہماری آٹھویں شادی کی سالگرہ ہے اس دن مجھے آپ دلہن بنی ہوئی ملیں۔ میں چاہتا ہوں اس دن آپ کو مکمل طور پر اپنی روح میں شامل کر لوں۔"

آن کے پیر کا ہلکا ہلکا مساج کرنے لگا تھا میر۔ آن نے میر کا ہاتھ تھام لیا۔

"شاہ جی مت کریں ایسا۔"

آن میر کے ہاتھوں کے لمس سے پریشان ہو رہی تھی۔ میر اپنے زخم کی پرواہ نہیں کرتا تھا ویسے بھی میر کا زخم بہت بہتر ہو چکا تھا۔

"کیا نہ کروں آن۔"

"مجھے نہیں پسند میر تم میرے پیروں کو ہاتھ لگاؤ۔"

"آپ کو تکلیف ہو اور میں دور نہ کروں یہ ہو نہیں سکتا۔ آپ میری جان مانگیں وہ بھی دے دوں یہ تو چھوٹی سے بات ہے۔ آپ کے ہونے سے میں نے اپنے ہر غم کو مٹایا ہے۔ جینے کی نئی امنگ آپ نے دی ہے مجھے۔"

"میرم"

"شش آن۔۔۔۔۔ کبھی کبھی میری بھی سن لیا کریں۔ آپ نے مجھے وہ انسان بنادیا ہے جس کا آپ کے بغیر گزرا ممکن نہیں۔ میں ہر تکلیف برداشت کروں گا مجھے بس آپ کا ساتھ چاہیے۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے آن کا پیر نیچے رکھا اور آن کے سر پر بوسہ دے کر چیخ کرنے چلا گیا۔ آن ابھی تک میر کے ہاتھوں کا لمس اپنے پیروں پر محسوس کر رہی تھی۔

دادی صاحب جمیل کے سینے سے لگے ہوئے روئے جا رہی تھی۔ مہر و خاموشی سے اپنے ماں باپ کو سب کے ساتھ بیٹھا دیکھ رہی تھی۔ ارسلان بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"جمیل ہمارا اتنا پیارا شہزادہ ہے تم نے اچھا نہیں کیا اسے ہم سے دور رکھ کر۔"

شائستہ بیگم نے ارسلان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ارسلان ماں باپ کو حیرانی سے ہر گز نہیں دیکھ رہا تھا کیونکہ اسے تمام حقیقت کا علم جمیل تین سال پہلے ہی دے چکا تھا۔

"آپ ہماری شہزادی کو تو دیکھیں نہ اماں جان۔ اس کو دیکھ کر ہی مجھے پتا چل گیا تھا کہ ہمارے خاندان سے اس کا تعلق ہے کتنی پیاری ہے ہماری مہر و ہماری توپوری حویلی میں اس جیسی پیاری کوئی لڑکی ہی نہیں ہے۔"

شازیہ نے خوشی سے مہر ماہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"جمیل فوراً اپنا سامان باندھ لو آج کے بعد تم شہر میں نہیں رہو گے۔ اپنے گھر میں واپس آؤ میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا کہ خاندان کے بچے یوں شہر میں رہیں۔ اپنی حویلی میں اماں جان تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔ میں

Posted on Kitab Nagri

تمہارا بھائی کتنے سالوں سے تمہارا منتظر ہوں اب ہر گز برداشت نہیں کروں گا کہ میرا بھائی مجھ سے دور رہے
زینب جاؤ تم تیاری کرو آج ہی تم لوگ ہمارے ساتھ حویلی واپس آؤ گے۔"

شہیر نے جمیل کی طرف دیکھ کر اپنا فیصلہ سنایا۔

"لالہ ابھی آنا بہت مشکل ہے۔ میرا بزنس ہے یہاں۔"

"چھوڑو بزنس کو وجاہت دیکھ لے گا۔ ابھی ہی تم ہمارے ساتھ جاؤ گے۔ بچوں کو ان کے خاندان سے دور رکھ کر
تم نے اچھا نہیں کیا جمیل۔"

دادی صاحب خفا ہو کر بولی۔

"بابا ہم لوگ ان سب کے ساتھ نہیں جائیں گے۔ آپ نے تو کبھی ذکر نہیں کیا کہ ہماری کوئی فیملی ہے۔ ہماری تو
پھوپھو ہی ہیں نہ دادا کی طرف سے۔"

"نہیں مہر ماہ یہ ہمارا خاندان ہے وہ تو بابا کی منہ بولتی بہنیں ہیں۔ یہ ہمارے تایا سائیں ہیں۔" ارسلان نے مہر کو
پیار سے سمجھایا چاہا۔

"ہاں مہر وہم تمہارے اپنے ہیں۔"

شازیہ نے بھی اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"نہیں بابا میں یہ سب نہیں مانتی۔"

Posted on Kitab Nagri

"مہر و تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کیا ہو گا یہی حقیقت ہے بیٹا۔ ارسلان اس بات کو بہت عرصے سے جانتا ہے۔"

زینب نے مہر ماہ کو سمجھایا۔

"ارے تم سب لوگ چھوڑو اسے میں سنبھالتی ہوں اس لڑکی کو کیسے انکار کرتی ہے گاؤں جانے سے۔ پوتی ہے ہماری ذرا ہم بھی تو دیکھیں کیسے اپنی دادی صاحب کو انکار کرے گی۔"

دادی صاحب اٹھ کر مہر و کے پاس آئی اور اس کو پیار سے مصنوعی غصہ دیکھا کر بولی۔

"مہر و جائیں بیٹا تیار ہوں آپ کو آج گاؤں اپنے گھر لے کر جائیں گے۔ بابا کی بات مانیں گی نہ میری شہزادی۔"

جمیل مہر و کے پاس آئے اور اسے سمجھانا چاہا۔ مہر و رونے لگ گئی۔ وجاہت مہر و سے یہ امید نہیں کرتا تھا کی یہ بچوں کی طرح رونے لگی گی۔

"بیٹا ہم نے اپنے گھر واپس تو جانا ہے نہ۔ میرا بچا جائوز ہرہ کو بتاؤ ہم واپس جا رہے ہیں اس کے گھر ہم دادی

صاحب کے ساتھ تمہارے بھائی کا رشتہ لینے جائیں گے۔"

جمیل نے مہر ماہ کا دھیان بٹانا چاہا۔ ارسلان باپ کے پاس آیا اور مہر ماہ کو تھاما۔

"میں دیکھ لیتا ہوں بابا آپ پریشان مت ہوں۔"

ارسلان مہر ماہ کو لے کر باہر چلا گیا۔

مہرماہ سب لوگوں سے ناراض تھی۔ گاڑی میں یہ ارسلان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جو بار بار اسے سمجھا رہا تھا۔ اسی گاڑی میں وجاہت بھی بیٹھا ہوا تھا جو ڈرائیو کر رہا تھا اور بار بار پیچھے مڑ کے اپنی شہزادی کو دیکھ رہا تھا جو بہت خفا تھی۔ وجاہت جانتا تھا کہ مہرماہ اتنی جلدی نہیں مانے گی اب تو ویسے بھی دونوں کا خونِ رشتہ تھا۔ حویلی میں ان سب کو ایک ساتھ رہنا تھا۔ اب تو بات ہی الگ تھی۔

سات گھنٹے بعد یہ لوگ حویلی پہنچ گئے تھے۔ حویلی پہنچ کر دادی صاحب نے سب کو اپنے چھوٹے بیٹے کے استقبال کا کہا۔ زینب اور جمیل کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ مہرماہ بھائی کے ساتھ لگ کر سائیڈ پر کھڑی ہوئی تھی۔ شہیر مہرماہ کی طرف آئے اور اسے بازو سے تھام کر حویلی کے اندر لے گئے۔

"ہماری بیٹی اپنے بڑے بابا سے بھی ناراض ہے۔ ہمیں تو بتا ہی نہیں تھا کہ ہماری کوئی چھوٹی سی بھتیجی بھی ہے بتا ہوتا تو میں جمیل کی اجازت کے بغیر تمہیں حویلی لے آتا۔ میری بیٹی ہو تم بتا ہے بلکل اپنی پھوپھو علیزہ اور بہن شیزہ کی کاپی ہو۔ تمہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے میری شیزہ واپس آگئی ہے۔"

www.kitabnagri.com

مہرماہ شہیر کے گلے لگ گئی۔ خون کی کشش بہت گہری تھی۔ مہرماہ رو رہی تھی۔ یہ حویلی اسے اپنی اپنی لگی۔

"اچھا اب بس کریں شہیر بچی کو سانس تو لینے دیں۔ اپنی بڑے ماں کے پاس آئے گی مہر۔ جمیل تم سن لو بھول جاؤ کہ تمہاری کوئی بیٹی تھی آج سے مہر تو اپنی بڑی ماں کی بیٹی ہے۔"

"آپ لوگ مجھے تو بھول ہی گئے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

ارسلان نے شکایت کی۔

"ارے تمہیں کوئی بھول سکتا ہے تم تو ہمارے خاندان کے بیٹے ہو میرے جمیل کا خون۔"

شہیر نے ارسلان کو بھی گلے لگایا۔ بہت دیر سب ان لوگوں کا تعارف حویلی والوں سے کرواتے رہے۔

"شازیہ بچوں کو ان کے کمرے دکھا دو بہت لمبا سفر کر کے آئے ہیں تھک گئے ہوں گے۔"

دادی صاحب نے شازیہ کو بچوں کو کمروں میں لے جانے کا کہا۔

"آپا میرے ساتھ والا روم مہر کو دینا۔"

وجاہت بے شازیہ کے کان میں سرگوشی کی۔

"بڑی بے تابی ہے بھائی صاحب اب تو گھر کی ہی بات ہے دل تھام کر رکھیے۔ وہ کمرہ ارسلان کا ہے مہر کے لیے

چچا اور چچی کے ساتھ والا کمرہ ہو گا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شازیہ نے بھی وجاہت کے کان میں سرگوشی کی۔

"شازیہ جانہ بچے انتظار کر رہے ہیں انہی ان کے کروں میں چھوڑ کے آجا۔"

دادی صاحب نے پھر ٹوکا۔ شازیہ آرام سے اٹھ گئی۔

زینب اور جمیل بھی اپنی کمرے میں آ گئے۔ زینب بیڈ پر بیٹھ گئی۔ یہ وہ کمرہ تھا جہاں یہ رخصت ہو کر آئی تھی مگر

پھر انہیں یہاں رہنا نصیب نہیں ہوا تھا۔ انہیں یہ حویلی چھوڑ کر جانا پڑا تھا بہت دور اور ان کے شوہر نے ان کی

Posted on Kitab Nagri

وجہ سے بہت بڑی قربانی دی تھی۔ اپنوں سے دوری برداشت کرنا آسان نہیں تھا مگر جمیل نے ان کی خاطر یہ دوری بھی سہہ لی۔

"جمیل۔۔۔۔۔"

"بولیں کیا ہوا زینب۔"

زینب بیگم رونے لگ گئی۔ جمیل پریشان ہو گئے اور ان کے پاس آئے۔

"کیا ہو گیا زینب۔ آج تو لگتا ہے آپ نے اور آپ کی بیٹی نے رونے کے سارے ریکارڈ توڑنے ہیں۔"

زینب نے جمیل کے سینے پر سر رکھا۔

"میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں جمیل۔ میری وجہ سے آپ نے اتنے سال اپنے گھر والوں کے بغیر

گزارے۔ میں آپ کو محبت نہیں دے پائی۔"

جمیل نے انہیں خود سے الگ کیا اور ان کے آنسو صاف کیئے۔

www.kitabnagri.com

"کس نے کہا آپ نے مجھے محبت نہیں دی۔ اگر محبت نہ ہوتی تو آپ کبھی میری اتنی عزت نہ کرتی۔ زندگی کے ہر

موڑ پر ساتھ دیا ہے آپ نے میرا۔ آپ تو بہت اچھی بیوی ہیں۔"

"جمیل کاش آج بابا زندہ ہوتے۔"

Posted on Kitab Nagri

"کچھ لوگوں کی کمی ہم کبھی پوری نہیں کر سکتے۔ چچا سائیں جہاں بھی ہوں گے بہت خوش ہوں گے۔ چلیں آنسو صاف کریں اور سونے کی تیاری کریں بہت تھک گئی ہوں گی آپ۔"

جمیل نے ان کا گال سہلایا اور واش روم کی طرف بڑھ گئے۔

مہرو کے ساتھ روم میں شازیہ، وجاہت اور ارسلان بیٹھے ہوئے تھے۔

"بھیا میرا بھالو کہاں ہے آپ لانا بھول گئے۔ میری ڈول وہ بھی نہیں لائے آپ۔"

وجاہت اور شازیہ مہرو کی بات سن کر قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی۔

"ہماری مہرو ابھی بھی کے کھلونے سے کھیلتی ہے۔"

شازیہ نے اسے تنگ کیا۔

"آپا مہرو کو اپنے بھالو کے بغیر نیند نہیں آتی۔ مہرو نے بھالو کی جوڑی بنا رکھی ہے۔ بھالو کے ساتھ ڈول کا ہونا ضروری ہے اس لیے مہرو ان دونوں کے ساتھ ہی سوتی ہے بچپن سے۔"

www.kitabnagri.com

"مہرو بڑی ہو جاؤ اب۔"

وجاہت نے مہرو کو چھیڑا جس پر مہرو تپ گئی۔

"آپ کو کیا ہے وجاہت بھیا۔۔۔۔۔"

مہرو کے بھیا کہنے پر وجاہت نے دانت پیسے مگر یہ ارسلان کے سامنے اسے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"وجاہت لالہ آپ لوگ جائیں مہرماہ سو جائے گی تو میں آجائوں گا۔"

"کیا مہرماہ کو ڈر لگتا ہے ارسلان۔"

شازیہ نے سوال پوچھا۔

"ارے نہیں آپا میں مہرماہ کے پاس اکثر رات کو اسے پڑھانے روکتا تھا تو اسے عادت ہے جب تک میں پاس نہ ہوں یہ سوتی نہیں۔ گھر میں بھی یہ جب سو جاتی تھی تو میں اپنے روم میں جاتا تھا۔"

"مہرماہ ہماری حویلی میں جن بھوت نہیں ہیں تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وجاہت کی بات پر مہرماہ نے تپ کر جواب دیا۔"

"مجھے جنوں سے ڈر نہیں لگتا وجاہت بھیا وہ کیا ہے نہ مجھے تو ان سے باتیں کرنے کا اور ان کے ساتھ کھیلنے کا بہت شوق ہے۔"

"لالہ آپ اسے ڈرا نہیں سکتے یہ جنوں کی کہانیوں سے نہیں ڈرتی۔ ہماری مہر تو بہت بہادر ہے۔"

مہرماہ بھائی کے کندھے پر لاڈ سے سر رکھ کر آنکھیں بند کر گئی۔ وجاہت اور شازیہ دونوں کمرے سے باہر آئے۔ شازیہ تو وجاہت کو ہی دیکھ کر ہنس رہی تھی کہ مستقبل میں کیا ہو گا اس کا۔

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp_03357500595

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے
سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔
صبح صبح وجاہت ارسلان کو لے کر زمینوں پر نکلا ہوا تھا۔ مہرماہ شہیر کے ساتھ زمینوں پر آئی ہوئی تھی یہ لوگ
انہیں زمینوں پر گھما رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"لالہ کتنی بڑی زمین ہے مجھ سے اور نہیں چلا جا رہا۔"

"ارسلان تمہیں یہاں گھوڑا لے کر یہ زمین دیکھنی پڑی گی یہ تو صرف ہماری زمین ہے تمہارے نانا سائیں اور ماما کی زمین وہ سامنے ہے۔"

وجاہت نے سامنے کی زمینوں کی طرف اشارہ کیا۔

"کیا یہاں پر ہر سال فصلیں اگائی جاتی ہیں۔"

"ہیں تقریباً ہر سال۔ وہ دیکھو مہر و کیا کر رہی ہے۔"

مہر و جو زمینوں میں گھوم رہی تھی اسے بکری کے بچے نظر آ گئے۔

"مہر و نہیں نظر آئے گی اب لالہ۔ مہر و کو بچپن سے ہی بکرے بہت زیادہ پسند ہیں بڑی عید پر جب بابا بکر الا یا کرتے تھے تو مہر و سارے سارا دن اس کے پاس بیٹھی رہا کرتی تھی کبھی اس کو کھانا کھلاتی تھی کبھی اس کے ساتھ کھیلتی تھی۔"

ارسلان کی بات پر وجاہت مہر و کو دیکھنے لگ گیا جو بکروں کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ بکرے بھی مہر و کو دیکھ کر بھاگنے لگے۔ آخر کار ایک بکری کا بچہ مہر و نے پکڑ ہی لیا۔

"پکڑ لیا اب کہاں جائو گے۔"

مہر و نے بکری کے بچے کو مضبوطی سے تھاما۔ یہ پیچھے مڑی مگر وجاہت سے ٹکرا گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"اف انسان ہیں یا گینڈے۔ کیا کھاتے ہیں۔"

وجاہت نے مہرماہ کو روکا اور اس کے ہاتھ سے بکری لے کر نیچے چھوڑی۔

"کیا ہے آپ کو اتنی مشکل سے وہ ہاتھ آئی تھی۔"

وجاہت نے مہر و کور وکا۔

"ایسی حرکتیں مت کرو مہر و تمہیں چوٹ لگ جائے گی۔ یہاں پر جانور بہت زیادہ سخت ہیں اگر کہیں مار دی انہوں نے تمہیں کوئی ٹانگ غیرہ تو پھر۔"

"تو آپ کو کیا پے جو مرضی کریں ہم۔ آپ کو اور کوئی کام نہیں ہے جب دیکھیں میرے پیچھے پڑے ہوتے ہیں اب تو لگتا ہے جیسے آپ کو سرٹیفکیٹ مل گیا ہے۔"

"وہ بھی جلدی مل جائے گا اب اچھے بچوں کی طرح واپس جائیں بابا کے پاس۔"

Kitab Nagri

"جی نہیں میری مرضی میں جہاں مرضی جائوں۔"

www.kitabnagri.com

"مہر وہ گائوں ہے اور یہاں سب کو بتا چل گیا ہے کہ جمیل چوہدری کی فیملی شہر سے آگئی ہے۔ سب گائوں والے بھاگتے ہوئے آجائیں گے آپ کو دیکھنے۔ یہ اچھی بات نہیں ہے کہ حویلی کی لڑکی یوں باہر سب میں گھومے۔"

"آپ مجھ پر پابندی لگا رہے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"نہیں مہر و صرف کہہ رہا ہوں تمہیں کہ ابھی تم نئی ہو یہاں گاؤں والوں کو نہیں جانتی جب جان جائوں گی تو پھر جو مرضی کرنا۔"

"میں بڑے بابا کو شکایت کروں گی آپ کی پھر دیکھنا کیسے سیدھے ہوتے ہیں آپ۔"

مہر ماہ بکری کے پیچھے بھاگتے ہوئے وجاہت کو بول کر گئی جو اس کے پیچھے ہی گیا کہ کہیں کوئی چوٹ نہ لگ جائے اسے۔

علیزہ اور امودونوں لاونج میں بیٹھی ہوئی تھی۔ امونو کروں سے صفائی کروار ہی تھی جبکہ علیزہ سالار اور عمارہ کو کھانا کھلا رہی تھی۔

"لیز ایہ اپنا میر کہاں ہے۔ جب سے شہر گیا ہے پھر واپس ہی نہیں آیا۔"

"امو جان وہ کچھ عرصہ وہاں ہی رہے گا۔ میں نے سوچا یوں حویلی سے دور میر اور آن کو کچھ وقت بھی ساتھ گزارنے کو ملے گا۔ اچھا ہے میر اور آن اپنے رشتے کو سمجھیں۔"

"میں سوچ رہی تھی علیزہ اس دفعہ پرانی حویلی ہم آن کو بھی لے جائیں گے۔ تم جانتی ہو نہ کچھ عرصے میں میر جب گدی سنبھالے گا تو سارے معاملات جو اس حویلی کے ہیں وہ آن کو معلوم ہونے چاہیں۔"

"نہیں امو وہاں پرانی حویلی کے معاملات آن نہیں سمجھ پائے گی۔ وہ یا تو آپ سنبھال سکتی ہیں یا میں۔ بے جی کو تو جانتی ہیں نہ آپ آن کو وہاں کسی چیز میں شامل دیکھا تو شور مچا دیں گی۔"

Posted on Kitab Nagri

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔ ویسے اب ہمارے ہاں خوشی آجانی چاہئے پوتے پوتی کی۔"

"امید ہے ایسا جلد ہی ہو گا مو۔"

علیزہ سالار کو روم میں بھیج کر خود عمارہ کو یوم ورک کرانے لگ گئی۔ نائل آج بہت زیادہ پریشان تھے۔ زمینوں پر کوئی مسئلہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے نائل بہت زیادہ پریشان تھے۔ نائل نے علیزہ کو عمارہ کے پاس بیٹھے دیکھا جو بہت توجہ سے عمارہ کو کام کروا رہی تھی۔

"اسلام علیکم کیسی ہیں آپ لیزا۔"

"ہم ٹھیک ہیں نائل۔ آپ کب آئے۔"

"بس ابھی ابھی آیا ہوں۔ کیا کر رہی ہے ہماری بیٹی عمارہ۔"

"میں اپنا ہوم ورک کر رہی ہوں بابا۔ بابا ادا کہاں ہیں وہ گھر کیوں نہیں آتے۔ مجھے اور سالار کو ان کی بہت یاد آتی ہے۔"

www.kitabnagri.com

عمارہ باپ کی گود میں بیٹھ کر بھائی سے مطلق سوال کرنے لگی۔

"وہ کام کرنے شہر گئے ہیں بیٹا بہت جلد آجائیں گے۔ آپ روم میں جاؤ دیکھو سالار کیا کر رہا ہے۔"

عمارہ نائل کی گود سے اتر کر روم میں بھاگ گئی۔

"کیا ہوا نائل۔"

Posted on Kitab Nagri

"میر کو گولی ساتھ والی زمینوں کے چوہدری کے بندے نے ماری تھی۔ وہ آن کو مارنا چاہتے تھے تاکہ میر کو توڑ سکیں مگر گولی آن کے بجائے میر کو لگ گئی۔"

"تو کیا کریں گے ان کا آپ۔"

"آج زمینوں پر بہت زیادہ لڑائی ہوئی ہے مجھے میر نے فون پر کہا ہے کہ بابا آپ ان لوگوں سے کسی بات کا ذکر مت کریے گا۔ جب میں خود آؤں گا تو ثبوت کے ساتھ آؤں گا اور پھر دیکھا جائے گا ابھی ہم لوگ ان سے لڑ نہیں سکتے ہمارے لوگوں کا نقصان ہو جائے گا۔"

"آپ نے میر کے لیے سیکیورٹی بڑھائی ہے نا میر کو خطرہ ہو سکتا ہے۔"

"آپ پریشان مت ہوں لیز امیر خود اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ آپ نے اتنے دنوں سے ہم پر دیکھان دینا چھوڑ دیا ہے۔"

نائل نے علیزہ کا ہاتھ کر لہو سے لگایا۔

"یہ الزام مت لگائیں ہم پر شاہ سائیں۔" www.kitabnagri.com

علیزہ کے اس طرح بولنے پر نائل ہنسنے لگ گئے۔

"اچھا جائیں نہ کچن میں آج اپنے ہاتھوں کی بنی ہوئی اچھی سی چائے پلا دیں۔"

نائل نے صوفے کے ساتھ ٹیک لگائی۔ علیزہ اٹھ گئی اور کچن کی طرف گئی تاکہ نائل کے لیے چائے بنا سکیں۔

حویلی میں شور کی آوازیں دور تک جا رہی تھیں۔ مہرماہ شازیہ کے ساتھ باتوں میں لگی ہوئی تھی۔ سیڑھیوں سے اوپر ارسلان کا کمرہ تھا وجاہت کے ساتھ والا۔ مہرماہ کو ایک ضروری چیز چاہئے تھی ارسلان کے کمرے سے اس لیے یہ ڈور لگاتے ہوئے بھائی کے کمرے کی طرف بڑھی۔ رستے میں اسے زینب ملی جو اسے ڈانٹ رہی تھی۔

"مہر و گر جائو گی آرام سے۔"

مہروان کی بات آدھی سن کر بھائی کے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔ اس کی قسمت ایسی تھی کہ یہ ابھی تک ارسلان کے کمرے میں نہیں گئی تھی۔ یہ ارسلان کے کمرے میں جانے کے بجائے وجاہت کے کمرے میں گھس گئی جو اس وقت حویلی میں ہی موجود تھا۔ مہرماہ نے کمرے میں قدم رکھا تو اسے ٹھنڈک کا احساس ہوا۔ کمرے میں خنکی تھی۔ اے سی آن تھا جبکہ کمرے میں کوئی موجود نہیں تھا۔ مہرماہ نے سامنے لگی ہوئی وجاہت کی تصویر کو نہیں دیکھا اور سیدھا ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔ الماری کھول کر یہ کھڑی ہو گئی۔

"یہ تو بھیا کی الماری نہیں ہے۔"

www.kitabnagri.com

یہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اسے محسوس ہوا کمرے میں کوئی آیا ہے۔ یہ جیسے ہی پیچھے مڑی اسے وجاہت نظر آیا جو ابھی ابھی شاور لے کر نکلا تھا۔ نیلا کرتا شلوار پہنے وجاہت اپنے گیلے بال تولیے سے سوکھا رہا تھا۔

"زہے نصیب کیسا آنا ہوا مہر و میرے کمرے میں۔ آتے ہی میری الماری پر بھی قبضہ جمالیا ویسے سب کچھ تمہارا ہی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

مہرماہ نے ڈریسنگ سے نکل کر کمرے کی طرف نگاہ ڈورائی۔ سامنے لگی وجاہت کی تصویر دیکھ کر اسے پتا چلا یہ غلطی سے وجاہت کے روم می آگئی ہے۔

"سوری وہ میں بھیا کے روم میں جانا چاہتی تھی۔ ان کا روم مجھے نہیں پتا تھا۔"

مہرماہ نے دروازے کی طرف ڈور لگادی۔

"رکو کہاں بھاگ رہی ہو اتنی جلدی۔ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تم ہمارے خاندان کی عزت ہو میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں تمہیں۔ مجھے دیکھ کر گھبرامت جایا کرو۔"

"آپ میرے اپنے نہیں ہیں۔ میرے صرف ایک ہی بھائی ہیں آپ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"معلوم ہے تمہارا بھائی نہیں ہوں میں۔ فکر مت کرو میں تمہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں مہرو۔"

"نا محرم کی نظر سے ہمیشہ بچ کر رہنا چاہئے چاہے وہ آپ کا کتنا ہی قریبی رشتہ کیوں نہ ہو۔"

مہرماہ دروازے کے ہینڈل کو پکڑے یہ بات کر رہی تھی۔ وجاہت اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

www.kitabnagri.com

"مجھے خوشی ہوئی تمہاری سوچ سن کر۔ میں جلد ہی چچا سائیں سے بات کروں گا پھر تم میری محرم بن جائو

گی۔ تمہارے لیے ہمیشہ میری نگاہ میں عزت رہی ہے مہرو۔ جائو روم سے چلی جائو اب یہاں تب ہی آنا جب

تمہارا اس جگہ پر پورا حق ہو۔ میں اور میرا کرہ تمہارا انتظار کریں گے۔"

مہرو فوراً دروازہ کھول کر بھاگی۔ یہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی اسی لیے آخری سیڑھی پر اس کا پاؤں پھسلا

اور یہ روتے ہوئے نیچے بیٹھ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"ہائے کیا ہو گیا بچی کو۔"

شائستہ بیگم فوراً اس کے پاس آئی۔ زینب کو معلوم تھا کہ ان کی بیٹی ایک جگہ بیٹھ ہی نہیں سکتی۔

"مہرو کہہ تھانہ آرام سے چلا کرو۔ اس کو سکون نہیں ہے بھابھی آئے دن اپنی حرکتوں کی وجہ سے خود کو چوٹ لگاوتی رہتی ہے۔"

"ماما درد ہو رہا ہے ڈانٹیں تو مت نہ۔"

شائستہ اور زینب نے مہرو کو اٹھایا اور اسے صوفے پر بٹھایا۔

"پائوں میں ہلکی سی موج آگئی ہے اس کے زینب۔ میں دوائی لاتی ہوں ٹھیک ہو جائے گی پھر۔"

شائستہ بیگم اٹھی اور مرہم لینے چلی گئی۔ مہرو ابھی بھی اوپر والے کمرے کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں سے یہ بھاگ کر آئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آن اس وقت اپنے سامنے بیڈ پر پھیلے ہوئے سرخ رنگ کے لہنگے کو دیکھ رہی تھی۔ یہ علیزہ نے اس کے لیے لیا تھا یہاں آنے سے پہلے۔ آج اپنے سامان میں اسے یہ لہنگا ملا۔ لہنگا بہت بھاری تھا شاید علیزہ جانتی تھی کہ آن کی اور میر کی شادی کی سالگرہ آرہی ہے اسی لیے صبح فون کر کے علیزہ نے دونوں کو مبارک باد دی۔ آن کو علیزہ نے یہ لہنگا سامان سے نکال کر پہنے کا کہا۔

"بی بی لہنگا تو بہت پیارا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہاں صبا میری ساس نے تحفہ دیا ہے۔ تم دیکھو میرے دراز میں اس کے ساتھ اچھی میٹنگ جیولری نکال دو۔ میں آج یہ ہی پہنو گی۔"

"بی بی آج کوئی خاص موقع ہے۔"

"ہیں تمہارے سائیں کی فرمائش ہے کہ میں آج اپنی شادی کی سا لگرہ پر یہی پہنوں۔"

صبا اس کی بات پر مسکرائی۔ آن نے کمرے کی طرف ایک نگاہ ڈالی جسے اس نے پھولوں سے سجایا تھا۔ شام میں ہی اس نے کیک کا آرڈر دیا تھا اور اب یہ خود تیار ہو رہی تھی۔ آن اپنی شادی پر بھی بہت پیاری لگ رہی تھی مگر آج تو میر نے اس سے خود فرمائش کی تھی کہ دلہن بنو تو یہ میر کی بات کو انکار نہیں کر سکتی تھی۔

آن لہنگا پہن کر آئی تو ٹیبل پر پڑی سرخ چوڑیاں ہاتھوں میں زیب تن کی۔ ناک میں سونے کی نتھ ڈالتے ہوئے آن آنے والے لمحات کا سوچ رہی تھی۔ ہاتھوں پر لگی میر کے نام کی مہندی کا بہت گہرا رنگ آیا تھا۔ آن جب تیار ہو چکی تو شیشے کے سامنے سے اٹھی اور اپنے لہنگے کو پکڑ کر اس نے ایک گول چکر کاٹا۔ آن کے پیروں میں پہنی بیل نے اپنی آواز سے ماحول میں شور سا پر پا کر دیا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہیں بی بی آپ۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے پری ہیں آپ۔"

:شکریہ صبا۔ تمہارے سائیں کیا کہتے ہیں مجھے دیکھ کر مجھے انتظار رہے گا۔"

آن اپنا ڈوپٹا سیٹ کرتے ہوئے بولی۔ آن کو ہارن کی آواز آئی مطلب میر آچکا تھا۔

"صبا تم جانو۔"

Posted on Kitab Nagri

آن نے صبا کو بھیج دیا اور کمرے کی لائٹ بند کر دی۔ ماحول میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ میر نے کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ میر نے لائٹ آن کرنا چاہی تو اسے کمرے میں چوڑیوں اور پیل کی آواز آئی۔ آن ہاتھ سے موم بتی جلا رہی تھی۔ پھولوں کی پلیٹ میں سبھی ہوئی موم بتی لیئے آن میر کے پاس آئی۔

میر تو اس مدہم روشنی میں آن کو دیکھ کر دیوانہ سا ہو گیا۔

"شادی کی سالگرہ مبارک شاہ جی۔"

آن نے موم بتی آگے کی۔

"آن۔۔۔۔۔"

"آپ موم بتی نہیں بجھائیں گے۔"

میر نے کوٹ سائیڈ پر رکھ کر آن کے ہاتھ میں پکڑی موم بتی بجھائی۔ کمرہ روشن ہو گیا اور اپنے سامنے کھڑی اپنی دلہن کو دیکھ کر میر حیران ہو گیا۔ آن آج شہزادی لگ رہی تھی۔ عام دنوں میں بھی آن بے انتہا خوبصورت لگتی تھی مگر آج آن کے چہرے پر اتنی خوبصورتی تھی کہ میر نظر ہی نہیں ہٹا پارہا تھا۔

آن کے ہاتھ سے موم بتی والی پلیٹ میر نے لے کر سائیڈ پر رکھی۔ آن کے ہاتھوں میں چوڑیاں بجنے لگی تھیں۔

"آپ نے میری خواہش کا احترام کرنے میں ادل جیت لیا ہے آن۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے اس کا تھاما ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا۔

"تم میرے شوہر ہو تمہاری خواہشات کا احترام مجھ پر فرض ہے میر۔ تم نے مجھے زندگی میں بہت کچھ دیا ہے وہ سب کچھ جو تم دے سکتے تھے۔ یہ نشان جو تمہارے ہاتھوں پر ہیں یہ میری وجہ سے ہیں تم نے بہت چھوٹی عمر سے محنت کرنا شروع کر دی تھی۔ میں تمہاری بہت عزت کرتی ہوں میر۔"

محبت کرتی ہیں آپ مجھ سے آن۔"

"بہت زیادہ تم نے مجھے زندگی کی ہر خوشی دی ہے میں چاہتی ہوں کہ ہم آپ اپنا مستقبل بہت اچھا گزاریں۔"

"آن میں چاہتا ہوں کہ اپنی نئی زندگی کی شروعات سے پہلے ہم اپنے رب کو یاد کریں۔"

آن نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں وضو کر کے آتا ہوں آن۔"

"تم جاؤ میر میں نے وضو کر لیا تھا تیار ہونے سے پہلے۔"

www.kitabnagri.com

میر آن کی بات سن کر وضو کرنے گیا۔ میر واپس آیا تو اس نے جائے نماز پر کھڑے ہو کر نوافل پڑھنا شروع کیے۔ آن بھی اس کے پیچھے ہی کھڑے ہو کر نوافل پڑھ رہی تھی۔ میر نے جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس نے آن کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ آن اپنا لہنگا سنبھالتی آگے آئی اور میر کے پاس بیٹھ گئی۔ میر نے آن کے ہاتھوں کو پکڑا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ آن کے ہاتھ میر کے ہاتھوں کے اوپر تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"میری دعا ہے کہ ساری زندگی ہماری شادی شدہ زندگی میں کوئی غم نہ آئے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ وفادار رہیں۔ اگر ہم میں سے ایک کسی مشکل میں پڑ جائے تو دوسرا اس کی مشکل حل کر سکے۔"

"آمین۔"

"ہمیں جو اولاد ملے وہ بہت نیک ہو۔ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی توفیق ہم دونوں کو ملے اور اپنوں کا احترام ہم دونوں کی زندگی کا اہم حصہ ہو۔ اپنے لوگوں کی ہر تکلیف پر ہم دونوں ان کے لیے کچھ کر پائیں۔ اپنی آنے والی نسلوں کو ایک اچھا انسان بنائیں ہم۔ میری دعا ہے کہ میرا رب مجھے رزق حلال کمانے کی توفیق دے۔"

آن نے میری دعا پر آمین کہا۔

"میری دعا ہے کہ ہمیں انصاف پر عمل پیرا ہونے کی توفیق حاصل ہو۔ ہم دونوں میاں بیوی کا ساتھ نہ صرف اس دنیا تک ہو بلکہ آخرت میں بھی ہم ایک دوسرے کے ہم سفر ہوں جنت میں۔ ہماری زندگی خوشیاں سے بھرپور ہو۔"

www.kitabnagri.com

"آمین۔"

میر نے دعا ختم کی۔ آن اور میر دونوں جائے نماز صوفے پر رکھ کر بیڈ پر آکر بیٹھ گئے۔

"میر تم کھانا کھاؤ گے میں نے سب کچھ خود بنایا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

:میر نے سامنے ٹیبل پر سجا ہوا کھانا دیکھا جس پر کیک بھی رکھا ہوا تھا۔ میر خود ہی اٹھا اور آن کے لیے بھی کھانا لے کر آیا۔ اپنے ہاتھوں سے آن کو کھانا کھلانے کے بعد میر آن کو کیک کے پاس لے کر آیا۔ کیک پر موم بتیاں روشن کر کے میر اور آن دونوں نے انہیں ایک ساتھ بجھایا۔

"شادی کی سالگرہ مبارک آن۔"

"تمہیں بھی میر۔"

میر کے ہاتھ سے کیک کا ٹکڑا کھانے کے بعد آن نے بہت محبت سے اسے کہا۔ میر نے باہر لان میں دیکھا جہاں سامنے آسمان پر چاند اپنی چاندنی لیے چمک رہا تھا۔ پورا لان چاند کی چاندنی سے روشن تھا۔

"آئیں آن تھوڑی دیر باہر چلتے ہیں۔"

میر آن کا ہاتھ تھام کر اسے باہر لے آیا۔ آن کے کمرے کے پاس پول بھی تھا۔ میر فرش پر بیٹھا اور آن کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ آن کو اپنے سینے سے لگا کر میر چاند کو دیکھنے لگا۔

"آن آپ کو بتا ہے میں نے زندگی میں سب سے زیادہ کس انسان سے محبت کی ہے۔"

آن کے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلتے ہوئے میر اس سے سوال کر رہا تھا۔

"تمہیں معلوم ہو گا یہ سب میر۔"

Posted on Kitab Nagri

"آپ سے۔ جس دن آپ پہلی بار دلہن بن کر میرے کمرے میں آئی تھی میں آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ مجھے بھی اندھیرے سے ڈر لگتا ہے مگر اس شپ آپ کا ہاتھ تھام کر مجھے محسوس ہوا تھا کہ میرے سارے درد آپ نے بانٹ لیے ہیں۔ میری زندگی کے اندھیروں کی چمکتی ہوئی روشنی ہیں آپ آن۔"

"میر تمہیں معلوم ہے مجھے بہت ڈر لگتا تھا کہ کبھی اگر تم نے مجھے یہ کہہ دیا کہ میں تم سے عمر میں بڑی ہوں تو۔"

"عمر سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بات تو انسان کے دل اور نیت کی ہوتی ہے آن۔ آپ میرے بیوی ہیں رشتے میں میں آپ کا محافظ ہوں اس لیے عمر کے فرق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"میر جب ہم بوڑھے ہو جائیں گے تو کیا تم تب بھی مجھ سے اتنی کی محبت کرو گے۔"

میر آن کی بات پر ہنسا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

"آپ جانتی ہیں سب رشتے چھوڑ جاتے ہیں مگر میاں بیوی کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رہتا ہے۔ میں آپ کی ظاہری خوبصورتی سے محبت نہیں کرتا بلکہ آپ سے محبت ہے مجھے۔ ہمارے دل ایک ہیں تو پھر وقت ہماری محبت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔"

www.kitabnagri.com

بہت دیر لان میں بیٹھنے کے بعد میرا آن کو لے کر کمرے میں آیا۔ آج کی رات میرے آن کو پالیا تھا۔ ایک نئی زندگی کی شروعات ہوئی تھی جس کی بنیاد عزت اور احترام پر رکھی گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

صبح بہت حسین تھی۔ المیر نے آن کو پالیا تھا۔ سارے فاصلے مٹ چکے تھے اب ان کی نئی زندگی کی شروعات تھی۔ میر کی آنکھ کھلی تو کمرہ خالی تھا۔ آن کمرے میں موجود نہیں تھی۔ میر کو پتا تھا آن کچن میں ہوگی۔ میر اٹھا اور واش روم میں چلا گیا۔ آدھے گھنٹے بعد میر کمرے سے باہر آیا تو اسے آن کچن میں نظر آئی جو کچھ بنا رہی تھی۔

"آن-----"

میر بے آن کو آواز لگائی۔ آن نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ سفید شلوار قمیض پہنے میر بالکل فریش سا اس کے سامنے کھڑا تھا۔ آن نے خود رنگ برنگی رنگوں والی فراک پہن رکھی تھی جس کے ساتھ میچنگ کانچ کی چوڑیاں اس کے ہاتھوں میں بچ رہی تھی۔

"میر تم اٹھ گئے۔ بیٹھو ٹیبل پر میں ناشتہ لاتی ہوں۔"

"آن کتنی مرتبہ کہہ ہے آپ خوب صبح جلدی مت اٹھا کریں۔ سو جاتی تھوڑی دیر آپ کیا ضرورت تھی آپ کو ناشتہ بنانے کی۔ صبا ناشتہ بنا دیتی۔"

www.kitabnagri.com

آن کو بانہوں میں سمیٹے میر اس پیار سے کہہ رہا تھا۔

"میر مجھے اپنا کھانا بنانا پسند ہے تم جانتے ہو۔ ہم ناشتہ کر لیں پھر میں سو جائوں گی۔"

"آن آپ کا بہت شکریہ مجھے اپنا آپ سو نپنے کے لیے۔ آج میں نے آپ کو پا کر سب کچھ پالیا ہے۔"

میر نے آن کے ہاتھوں کو سینے سے لگایا۔

Posted on Kitab Nagri

"ابھی بہت کچھ باقی ہے میر۔ ابھی تو شروعات ہے۔ ہم جس چیز سے زندگی میں سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں وہی ہمارا امتحان لیتی ہے۔ میری بس اتنی سی خواہش ہے کہ تم ہمیشہ آن المیر شاہ کے رہو۔ ایک عورت سب کچھ برداشت کر سکتی ہے۔ عورت قربانی بھی دیتی ہے اپنے شوہر کے لیے ہر طرح کی مگر بدلے میں اسے صرف ایک چیز چاہئے ہوتی ہے کہ اس کا شوہر اس کا اپنا ہو۔"

"میں کبھی آپ کے ساتھ بے وفائی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا آن۔ آپ تو میری روح میں بستی ہیں۔ میری بہت خواہش ہے ہم مل کر ایک ایسی دنیا بنائیں جہاں بس میں اور آپ ہوں۔"

"ہمارے ساتھ اور بھی بہت سے رشتے منسلک ہیں میر جن کا دھیان رکھنا ہم پر فرض ہے۔ تم نے مجھے کن باتوں میں لگا دیا ناشتہ کرنا ہے مجھے بھوک لگ رہی ہے۔"

آن اور میر دونوں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ میر خود بھی کھا رہا تھا ساتھ میں آن کے منہ میں بھی نوالے ڈال رہا تھا۔ ناشتہ کے بعد میر کو آفس جانا تھا۔ آن کمرے میں آکر لیٹ گئی۔ میر تیار ہو کر آن کے پاس بیٹھا۔

"آن اپنا خیال رکھیے گا میں شام میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔"

www.kitabnagri.com

میر نے جھک کر آن کی پیشانی چومی۔

"میر جلدی آنا تمہارے بغیر دل نہیں لگتا۔"

"میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔ آپ نیند پوری کر لیں جاناں۔"

Posted on Kitab Nagri

میر آن پر کمرل درست کر کے اٹھ گیا۔ آن میر کے جاتے ہی سو گئی اور پھر دو پہر کو جاگی۔ رات میر اور آن بہت دیر سے سوئے تھے جس کی بدولت آن کو بار بار نیند آرہی تھی۔

آن اور میر کے رشتے میں اور زیادہ محبت بڑھ گئی تھی۔ آن میر کا بہت خیال رکھتی تھی جبکہ میر کی پوری کوشش ہوتی وہ اپنے مصروف دن میں آن کو زیادہ سے زیادہ وقت دے۔

میر آج ساری کمپنی کے انمبلانز سے بات کر کے واپس آفس جا رہا تھا جب اسے بڑے شاہ کی کال آئی۔
"سلام ابو آج مجھے کیسی یاد کر لیا۔"

"ہم نے سوچا آج تمہاری خیریت معلوم کی جائے۔ سنا ہے بہت محنت کر رہے ہو آج کل بزنس پر۔ تم نے واپس آنا ہے میر یہاں سب لوگ منتظر ہیں تمہاری عمر ہو گئی ہے کہ اب تم گدی سنبھال لو۔"

"مجھے معلوم ہے ابو کے میری کچھ ذمہ داریاں آپ کی طرف بھی ہیں اور خاندان کی طرف۔ میں اس دفعہ آؤں گا تو گدی سنبھال لوں گا۔ میری کوشش ہے کہ گدی سنبھالنے سے پہلے سب چیزیں اپنے کنٹرول میں کر لوں۔"

"یہ بہت مشکل ہے میر۔ تم بچے ہو ابھی تمہیں لوگوں کے بارے میں سمجھ نہیں ہے۔"

"معاف کریئے گا ابو لوگوں کو سمجھنے کے لیے ہمیں عمر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کچھ لوگ بڑھاپے میں بھی لوگوں کو نہیں سمجھ پاتے اور کچھ لوگ بچپن سے ہی اچھے اور برے میں فرق پہچان لیتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم اب اپنے دادا کی باتوں سے انکار کرو گے میر۔"

"نہیں ابو میں نے آپ کو صرف حقیقت بتائی ہے۔ میرے لوگوں کے بے انتہا مسائل ہیں۔ آپ کے ملازموں نے لوگوں کی مشکلات حل کرنے کے بجائے اور زیادہ بڑھادی ہیں۔ میرے نزدیک انسانیت بہت بڑی چیز ہے۔ ہم زندگی میں سب کچھ پا کے بھی اگر ہم اپنے فرائض ہی پورے نہ کر پائے تو جائیداد اور دولت کا کوئی فائدہ نہیں۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔ خیر ہم نے تمہیں یہی کہنے کے لیے کال کی ہے کہ واپس آ جاؤ یہاں تمہاری ضرورت ہے۔"

"ٹھیک ہے ابوسائیں میں کوشش کروں گا۔"

میر نے فون بند کر دیا اور ناصر کو اپنے آفس میں بلایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سائیں یاد کیا مجھے۔"

"تمہیں ایک کام کہا تھا ناصر۔"

"جی سائیں میں نے آپ کا کام کر دیا ہے۔ آج شام آپ آپ اپنے دشمن سے ملنے جاسکتے ہیں۔ وہ آج رات میٹنگ کے سلسلے میں کلب آئے گا"

"ٹھیک ہے پھر تم بھی کلب چلنے کی تیاری کرو۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے کرسی کے ساتھ ٹیک لگائی۔ آج میر نے اس شخص سے حساب لینا تھا جس کی وجہ سے آن کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوا تھا۔

ارسلان کے رشتے کے سلسلے میں آج دادی صاحب شائستہ بیگم اور زینب بیگم شہر جا رہے تھے مہرماہ شور مچا رہی تھی کہ اس نے بھی جانا ہے مگر زینب بیگم نے اسے ڈانٹ کر گائوں روکنے کا بولا کہ ابھی تو شہر سے واپس آئی تھی۔ ارسلان کو شہر میں کام تھا ویسے بھی ارسلان کو ابھی شہر میں ہی رہنا تھا کچھ عرصہ پڑھائی کے معاملے میں اس لیے وہ حویلی کی خواتین کے ساتھ ہی شہر جا رہا تھا۔ شہیر اور جمیل بھی زہرہ کی طرف جا رہے تھے۔ بس شازیہ، مہرماہ اور وجاہت ہی حویلی میں موجود تھے۔ شازیہ کے بچوں کے ساتھ صبح سے مہرماہ کھیل رہی تھی۔ ابھی اس نے حویلی کی سارے ملازمین کو لاؤنچ میں جمع کر رکھا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا وجاہت زمینوں سے ابھی ابھی واپس آیا تھا آگے اسے مہر کی باتیں سننے کو ملی۔

"تم سب کو پتا ہے میں تو اس بندے سے شادی کروں گی جو بہت زیادہ ہینڈسم ہو گا جس کی نیلی آنکھیں ہوں گی بلکل کسی ناول کے ہیرو کی طرح۔"

مہر اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی جب ایک جوان سی ملازمہ بولی۔

"ہائے بی بی ہمارے گائوں میں تو ایسا کوئی نہیں۔ یہاں تو سب کی آنکھیں کالی یا بھوری ہیں۔"

"تم لوگ فکر مت کرو میں نے گائوں میں شادی ہی نہیں کرنی یہاں کے لڑکوں کی اتنی بڑی بڑی مونچھوں کو دیکھ کر ہی مجھے ڈر لگتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے مونچھوں والے جن ہوں سچ میں سارا مزہ خراب ہو جاتا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہائے بی بی مونچھوں سے ہی تو آدمی کی وجاہت کا بتا چلتا ہے۔"

"شبو تم کیا جانو ہیڈ سم ہیر و۔۔۔ اف میں تو ہیڈ سم سے بندے سے شادی کروں گی۔"

وجاہت گھانسا۔ سب ملازمین اندر کی طرف بھاگ گئی۔ مہرونے وجاہت کو دیکھا جس نے سفید شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔ چہرے پر گھنی مونچھوں کے ساتھ ہلکی ہلکی داڑھی تھی۔ پیشانی پر آئے بال اس کی وجاہت کو اور بڑھاتے تھے۔

"یہ کیا باتیں ہو رہی تھیں مہرو۔"

"آپ کو کیا میں جو بھی بات کروں۔"

"مجھے ہی تو غرض ہے اس بات سے۔ ویسے تمہیں مونچھوں والے لوگ اس قدر برے کیوں لگتے ہیں۔"

"اس لیے وجاہت چوہدری کہ مجھے عجیب لگتا ہے انہیں دیکھ کر ہی بندہ ڈر جائے۔"

وجاہت اندر جانے لگا مگر جانے سے یہ مہرماہ کو ہنس کر بولا۔

www.kitabnagri.com

"تو ساری عمر کے لیے تیار رہنا تمہیں میرے ساتھ ہی رہنا ہے مونچھوں والے کے ساتھ۔"

"جی نہیں میں اپنے لیے کوئی پرنس ڈھونڈوں گی۔"

"پرنس بات یہ ہے کہ انسان کو بات وہی کرنی چاہئے جو وہ پوری کر پائے۔ اب تم جو قسمت میں لکھا ہے اس

کو مٹا تو نہیں سکتی۔ ویسے تمہیں میں اچھا کیوں نہیں لگتا۔ کوئی وجہ ہوگی مجھے بتاؤ میں تمہاری ہر بات مانوں گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"آپ ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں۔ کالج میں بھی باقی سب سے پیار سے باتیں کرتے تھے اور میرے سامنے ہی آپ کو ڈان بنایا دیتا تھا۔"

"تمہیں پرانی باتیں تنگ کرتی ہیں مہر۔ بے فکر رہو تمہاری شادی شکایت دور کر دوں گا۔"

"کوئی ضرورت نہیں ابھی تو میں بہت زیادہ خوش ہوں میرے بھیا کی شادی طے ہونے والی ہے۔"

"تھوڑا سا خوش اور ہو جانا کیوں کہ ہماری بھی شادی طے ہونے والی ہے۔"

وجاہت اس کی طرف دیکھ کے شرارت سے مسکرا کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ پیچھے مہرماہ جل بھ کر رہ گئی۔



آن کا پریشانی سے برا حال تھا۔ رات کے تین بج رہے تھے میرا بھی تنگ واپس نہیں آیا تھا۔ صبا اور دانیال بھی آن کے ساتھ ہی تھے۔ آن نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ شام سے آن میرا انتظار کر رہی تھی اور اب رات بھی آدھی گزر چکی تھی۔

"بی بی بیٹھ جائیں۔ سائیں آجائیں گے آپ پریشان مت ہوں۔"

"میں کیسے سکون سے بیٹھ جاؤں میرے سر کا سائیں ہے وہ۔ اسے کچھ ہو گیا تو میں

Posted on Kitab Nagri

کیا کروں گی صبا۔ میر سے میری زندگی ہے مجھے سکون نہیں مل رہا صبا۔"

آن نے دل پر ہاتھ رکھا اور رونے لگ گئی۔

"بی بی حوصلہ کریں ابھی رابطہ ہو جائے گا ہمارا ان سے۔"

آن سے انتظار نہ ہوا تو اس نے چادر کا نقاب کیا اور یہ باہر آگئی جہاں دانیال گارڈز کے ساتھ بیٹھا ہوا باتیں کر رہا تھا۔ سارے گارڈز آن کو دیکھتے کی کھڑے ہو گئے۔

"سلام بی بی جی۔"

"ولیکم اسلام۔ دانیال تمہارے سائیں ابھی تک کیوں نہیں پہنچے۔ کسی کو بھیجیو نہ کے دیکھ کر آئیں کہاں پر ہیں وہ۔"

"بی بی آپ پریشان مت ہوں سائیں بالکل ٹھیک ہوں گے۔ تھوڑی دیر تک آجائیں گے۔"

"دانیال اگر آنا ہوتا وہ شام کو آجاتے۔ رات ہو گئی ہے ان کا فون بھی بند ہے تم کسی کو بھیجوا اپنے سائیں کی خبر لے۔"

"بی بی میں کچھ کرتا ہوں۔ آپ فکر مت کریں۔"

دانیال آن کو حوصلہ دے کر چلا گیا۔ صبا آن کے لیے پانی لے کر جسے آن نے پینے سے انکار کر دیا۔

Posted on Kitab Nagri

"دیکھو نہ صبا میر مجھے بہت تنگ کرتا ہے۔ اب آئے گا نہ تو میں اسے کمرے میں ہی نہیں آنے دوں گی۔ کیا نہیں پتا اسے میں کتنی پریشان ہوں اس کے لیے۔ حویلی سے اتنے دور ویرانے میں رہ رہے ہیں ہم اور اسے اپنی بیوی کی ہی کوئی پرواہ نہیں۔"

"بی بی۔۔۔۔۔"

صبا نے آن کو سہارا دیا جو شد سے رو رہی تھی۔ اس پل یہ حویلی بھی کال نہیں کر سکتی تھی کے سب پریشان ہوں گے۔ رات بہت دھیرے سے کٹ گئی۔ آن نماز فجر پڑھنے کے بعد لان میں ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔ سردی کے دن تھے مگر آن پھر بھی سب چیزوں سے بے نیاز بیٹھی ہوئی تھی۔

میر گیٹ سے اندر آیا تو لان میں آن کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ صبح کے چھ بج رہے تھے۔ میر آج اپنے دشمن کو اچھا سبق سیکھا کر آیا تھا۔ اس سب میں میر اپنا موبائل آن کرنا بھول گیا تھا جو کلب جاتے ہوئے اس نے بند کیا تھا۔

"آن۔۔۔۔۔"

میر نے آن کو آواز دی جو آنکھوں میں آنسو لیے کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"میر۔۔۔۔۔"

آن فوراً میر کی طرف آئی اور اس کے سینے سے لگ کر رونا شروع ہو گئی۔

"تمہیں احساس ہے میر میں نے رات کیسے گزاری ہے۔ تم نے ہر چیز کو مذاق سمجھ کر رکھا ہوا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

آن نے میر کے سینے سے سراٹھ کر اس کے سینے پر غصے سے ہاتھ مارنا شروع کر دیئے۔ میر خاموشی سے آن کا غصہ دیکھ رہا تھا۔ میر نے آخر کار آن کی بازو تھام لی۔

"دل بھر گیا جاناں۔ بس کر دیں اپنی آنکھوں کا حال دیکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔ میں کسی کام سے گیا تھا تو راستے میں لیٹ ہو گیا۔"

"ایسے ہوتے ہیں کام۔ تم جانتے ہو میری جان حلق کو آئی ہوئی تھی۔ تم احساس کیوں کرو گے میرا میں جانتی ہوں آن کی کسی کو ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم۔ مجھ سے محبت کرتے تو مجھے بتاتے میرا دل نہ توڑتے۔"

میر نے آن کو آج پہلی باریوں غصے میں دیکھا تھا۔ میر نے کان پکڑے۔

"اچھا یا ر سوری آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا آپ یقین کرو"

"تم پر یقین نہیں ہے مجھے ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو۔ میر یہ خون کیوں لگا ہوا ہے تمہارے ہاتھ پر۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آن نے میر کے ہاتھ چیک کیے جہاں خون لگا ہوا تھا۔

"کیا کر کے آئے ہو بتاؤ مجھے۔"

"آپ کو تکلیف دینے والے کو سبق سیکھا کر آیا ہوں۔ آپ کو جو تکلیف دے گا وہ کیسے مجھ سے بچ سکتا ہے۔"

"میر تم نے کیا گیا بتاؤ مجھے۔"

Posted on Kitab Nagri

"کچھ نہیں بس کسی کی ٹانگیں توڑی ہیں جیسے مجھے اور آپ کو تکلیف ہوئی ویسے ہی اسے بھی تکلیف ہوئی۔ ہسپتال میں ہے اب۔ چلیں چھوڑیں یہ سب مجھے بتائیں کچھ کھایا تھا میری جاناں نے۔"

"نہیں ہوں میں تمہاری جاناں۔ یہ کوئی انسانیت ہے ٹھیک ہے اس بندے نے غلطی کی مگر قانون اسے سزا دے سکتا تھا۔"

"قانون اس وہ سزا نہ دیتا جس کا وہ حقدار تھا۔ آپ بس خاموش ہو جائیں اور مجھے بتائیں کہ کھانا کھایا ہے آپ نے۔"

"مجھ سے ہمدردیاں جتانے کی ضرورت نہیں۔ جارہی ہوں میں اندر میرے پیچھے مت آنا۔"

آن غصے میں کمرے میں چلی گئی اور جا کر لیٹ گئی۔ میرے کمرے میں آیا اور فریش ہونے چلا گیا۔ ناشتے کی ٹرے لیے میرے کمرے میں آیا اور آن کے پاس بیٹھ گیا۔

"جاناں۔۔۔۔۔ اٹھیں ضد مت کریں اور ناشتہ کریں۔"

"نہیں کروں گی ناشتہ تم جانو یہاں سے میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم نہیں تمہارا تم کہاں تھے اگر معلوم ہوتا تو کبھی تم جیسے انسان کے لیے میں انتظار نہ کرتی۔"

میر نے آن کا رخ اپنی طرف موڑا اور زبردستی بٹھایا۔ آن کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا جبکہ میر اس سے کئی زیادہ سکون میں تھا۔ روٹی کا نوالہ بنا کر میر نے آن کی طرف بڑھایا۔ آن نے چہرہ پیچھے کر لیا۔

"آن مجھے ہر گز پسند نہیں آپ میری باتوں سے انکار کریں۔ یوں بھوکا رہنا آپ کی صحت کے لیے اچھا نہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم زبردستی کرو گے میرے ساتھ۔"

"ہیں اگر ایسی بات ہے تو آپ کے لیے کچھ بھی۔" میر نے آن میں منہ میں زبردستی نوالہ ڈالا جو آن نے نہ لینا چاہا تو میر نے اس کی دونوں گلائیاں تھام لی۔

"خبردار جو آپ نے کھانے سے انکار کیا۔ چپ کے کے کھائیں میرے پاس اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ مجھ سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ہے آپ جانتی ہیں آن۔"

آن کی آنکھوں میں آنسو جمع تھے۔ میر زبردستی آن کو پکڑ کر بچوں کی طرح اس کھانا کھلا رہا تھا۔

"میر تم سے ایک بات کہوں۔"

"بولیں۔"

"تم بھی اپنے خاندان والوں جیسے ہو۔ تم نے بھی زبردستی ہی کرنا سیکھی ہے۔"

"اگر میں نے زبردستی شروع کر دی نہ آن تو کچھ نہیں بچے گا۔ آپ مجھ سے کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ باہر کی دنیا میرے لیے بالکل مختلف ہے۔ میں باہر جو بھی کروں اس کا ہماری زندگی پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ میں کبھی مظلوم کو سزا نہیں دیتا آپ کو اتنا تو یقین ہونا چاہئے مجھ پر۔"

"آج تمہارے ہاتھوں پر خون لگا ہے کیا کل اپنی اولاد کو بھی یہی سب سیکھائو گے۔"

Posted on Kitab Nagri

"اچھی بات ہے آپ نے خود ہی بچوں کا ذکر چھیڑ دیا۔ میں چاہتا ہوں بہت جلد ہمارے ہاں اولاد ہو۔ اس طرح آپ بھی مصروف ہو جائیں گی۔ ہم اور قریب آجائیں گے۔ ہمارا بچہ ہمارے رشتے کو مضبوط کرے گا۔ وہ آپ کو احساس دلائے گا کہ میں آپ کے کتنے قریب ہوں۔"

"میں کبھی اپنی اولاد کو تم جیسا نہیں بنائوں گی نہ تمہارے خاندان جیسا۔"

"میں چاہوں گا بھی نہیں وہ مجھ جیسا ہو۔ چلیں لائٹ آف کر رہا ہوں میں سو جائیں اب۔ اگر زیادہ شور کیا تو پھر آپ کو سونے نہیں دوں گا۔ بعد میں مجھ سے شکایت مت کریئے گا کہ میر تم میری نیند خراب کر دیتے ہو۔" میر لیٹا اور آن کو پکڑ کر ساتھ لیٹا لیا۔ آن کو اپنی بانہوں میں تھامے میر سوچکا تھا مگر آن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

راحیل اور نائل دونوں ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ راحیل نے ابھی ابھی نائل کو بتایا تھا کہ ساتھ والے گاؤں کے چوہدری کے بیٹے کا ایکسڈنٹ ہوا ہے۔ نائل تو یہ بات جانتے تھے کہ یہ ضرور میر کا کام ہو گا۔

"نائل سنا ہے لڑکارات نشے میں تھا۔ پولیس نے اس کے باپ کو بتایا کہ ان کا بیٹا شراب پی کر گاڑی چلا رہا تھا۔ تم جانتے تو ہو نہ کہ ساتھ والے چوہدری خاندان والے کیسے ہیں۔ کون سی برائی ہے جو ان لوگوں میں نہیں۔ پچھلے دنوں مجھے ایک ملازم بتا رہا تھا کہ جس لڑکے جس کا ایکسڈنٹ ہوا ہے اپنے گاؤں کی کئی لڑکیوں کی زندگیوں سے کھیل چکا ہے۔ گاؤں کے لوگ ڈر کے مارے اس کا نام نہیں لیتے۔"

Posted on Kitab Nagri

"پتا ہے مجھے بھائی۔ آپ کو معلوم ہے آپ کے بھتیجے نے چوہدری کے بیٹے کو سزا دی ہے۔"

"کیا مطلب نائل۔"

نائل نے ساری بات را حیل شاہ کو بتائی۔

"تو نے پہلے مجھے یہ سب کیوں نہیں بتایا۔ میرا بھی اتنا بڑا نہیں ہوا کہ ایسے معاملات خود دیکھے۔"

"بس ادا وہ اپنی مرضی کا مالک ہے آپ جانتے تو ہمیشہ اپنی مرضی کرتا ہے لیکن مجھے اتنا یقین ہے وہ کبھی غلط نہیں کرے گا۔"

"نائل وہ بچہ ہے ابھی۔ تم اس کے ذمے داری پر سب کام تو نہیں لگا سکتے۔"

"مجھے ہر لمحے کی خبر رہتی ہے ادا۔ آپ پریشان مت ہوں میرا بیٹا میری نظر کے سامنے ہے۔"

"اچھا نائل ابو کی طبیعت بہت خراب تھی۔ مجھے ابو کا ملازم بتا رہا تھا کہ وہ آج کل بہت زیادہ تکلیف میں ہیں۔"

"لے کر گیا تھا ابو کو میں ڈاکٹر کے پاس۔ ادا آپ جانتے تو ہیں نہ کھانے پینے میں احتیاط نہیں کرتے۔ ڈاکٹر بتا رہا

تھا کہ انکا بلڈ پریشر ہائی ہے۔ میں نے بے جی سے کہا ہے ابو کا دھیان رکھیں۔"

"ٹھیک ہے ملوں گا شام میں ابو سے ابھی تو ڈیرے پر ہیں وہ۔ میں ذرا ایک کام دیکھ لوں۔"

را حیل اٹھ گئے۔ نائل بھی اپنے کمرے میں چلے گئے۔

Posted on Kitab Nagri

جب سے سارے گھر والے ارسلان کا رشتہ طے کر کے آئے تھے تب سے مہرو کی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ ارسلان اور زہرہ کا نکاح رکھا گیا تھا ایک ہفتے بعد۔ دادی صاحب نے آج زینب اور جمیل کو اپنے کمرے میں بلایا۔ شائستہ بیگم بھی ساتھ ہی تھی۔

"جمیل آج تجھ سے تیری بڑی قیمتی چیز مانگوں گی۔ مجھے انکار نہ کریں۔"

"جی اماں آپ مانگے تو میں دینے کی پوری کوشش کروں گا۔"

"ہم تیرے گھر مہرو کے رشتے کے لیے آئے تھے۔ وہ تو آگے سے پتا چلا کہ جس کے گھر آئے ہیں وہ تو اپنا پی بیٹا ہے۔ بیٹا میں چاہتی ہوں تم دونوں بھائی اب دوبارہ سے مل جاؤ۔ تم جانتے ہو وجاہت مہرو کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے۔ اس حویلی میں مہرو بہو بن کر آئے گی تو ہمارے لئے اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہوگی۔"

جمیل اور زینب دادی کی بات پر خاموش ہو گئے۔

"میں نے کہہ دیا ہے تم دونوں کو اب کہ رشتہ ہو گا تو وجاہت اور مہرو کا ہو گا۔ میں چاہتی ہوں ارسلان کے نکاح لے ساتھ ہم ان دونوں کا نکاح بھی کر دیں۔ رخصتی کے بارے میں بعد میں سوچیں گے۔"

"اماں بات یہ ہے کہ ہماری مہرو بہت زیادہ لاو بالی ہے۔ آپ جانتی تو ہیں نہ شہر میں پلی بڑھی ہے وہ کہاں گاؤں میں رہ پائے گی۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ وجاہت سے چھوٹی ہے اور دونوں کی شخصیات میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ان کا رشتہ نبھانا آپس میں بہت زیادہ مشکل ہو جائے گا۔"

جمیل نے انکار کرنا چاہا۔ شائستہ بیگم فوراً بول پڑی۔

Posted on Kitab Nagri

"اتنا زیادہ فرق بھی تو نہیں ہے جمیل۔ تم میں اور زینب میں بھی تو پورے آٹھ سال کا فرق ہے یہاں تو صرف پانچ سال کا ہی فرق آرہا ہے اور بات سن لو تم جمیل ہم تمہاری کوئی بات نہیں مانیں گے۔ ہم نے تم سے رشتہ مانگا نہیں ہے ہم نے تمہیں بتایا۔ کہ ہم اپنی مہر و کا نکاح کر رہے ہیں اپنے وجاہت سے کر رہے ہیں۔"

"بھابھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا وجاہت تو ہمارے گھر کا بچہ ہے لیکن مہر و وجاہت سے بہت زیادہ مختلف ہے بہت بچکانہ حرکتیں ہیں مہر و کی۔ ابھی تو ہم اس کو بہت زیادہ پڑھائیں گے شادی تو دور کی بات ہے میں نہیں چاہتا کہ اپنی بیٹی کو کسی بھی چیز سے محروم رکھوں۔"

"ہائے تو ہم نے اسے بھلا کس چیز سے منع کرنا ہے۔ وجاہت خود پڑھائے گا اسے ہم اس بات کی ضمانت دیتے ہیں تجھے جمیل۔ دیکھ یہ تیری ماں کی خواہش ہے۔ اتنے سال تو مجھ سے دور رہا ہے اپنی ماں کی سن لے۔ ہم مہر و کو کوئی کمی بہت ہونے دیں گے وجاہت اسے بہت خوش رکھے گا۔ تو مہر و سے پوچھ لے ہم کل تجھ سے جواب لیں گے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جمیل اور زینب بہت زیادہ پریشان تھے۔ ارسلان کو بلا کر دونوں نے یہ بات بتائی۔ ارسلان کی رائے بالکل مختلف تھی۔

"بابا یہ تو اچھا ہے مہر و ہم سب کی نظروں کے سامنے رہے گی۔ اگر اس کی شادی نہیں باہر کریں گے تو مہر و کے لیے پرانے لوگوں میں رہنا بہت مشکل ہو گا۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم ارسلان مگر اتنی جلدی ہم کیسے اس کا نکاح کر دیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"بابا وجاہت لالہ کو جتنا میں نے اب تک جانا ہے وہ بہت اچھے انسان ہیں۔ مجھے یقین ہے وہ مہر و پر کوئی پابندی نہیں لگائیں گے۔ ہم رخصتی دیر سے کر دیں گے۔ مہر و بھی ہماری نظروں کے سامنے ہوگی بابا اسے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔"

ارسلان کی بات سے جمیل نے اتفاق کیا مگر زینب راضی نہیں ہو رہی تھی۔ ماضی میں جو کچھ ہو چکا تھا وہ ان سب کے لیے ناقابل قبول تھا۔

مہر و کو جمیل نے رات کو کمرے میں بلایا ساتھ میں زینب بھی تھی دونوں مہر و سے بات کرنا چاہتے تھے۔

"میرا بیٹا آج میں تم سے بہت زیادہ اہم بات کرنے لگا ہوں تمہاری دادی صاحبہ اور تائی اماں نے آج وجاہت کے لیے تمہارا رشتہ مانگا ہے وہ چاہتے ہیں کہ اس گھر میں تم بہو بن کر آؤ۔"

"وجاہت لالہ کے لیے بابا۔"

"جی بیٹا وجاہت کے لیے۔ ہم چاہتے ہیں تمہاری شادی اس سے ہو جائے ایک ہی گھر میں ہمارے سامنے رہو گی ہمارا بھتیجا ہے وہ تمہیں بہت زیادہ خوش رکھے گا۔"

"نہیں بابا میں ان سے شادی نہیں کروں گی مجھے وہ بالکل بھی اچھے نہیں لگتے ہر وقت ڈانٹتے رہتے تھے کالج میں۔ اگر ان سے شادی ہو گئی تو پھر کیا کریں گے۔ ویسے بھی میں بھی شادی نہیں کروں گی ابھی تو کچھ وقت پہلے ہی میں 18 سال کی ہوئی ہوں۔ آپ کو اتنی جلدی پڑ گئی ہے مجھے اس گھر سے بھیجنے کی۔"

"چند ایسی بات نہیں ہے ہم صرف تمہارا نکاح کرنا چاہتے ہی شادی بعد میں کریں گے۔"

Posted on Kitab Nagri

"کوئی ضرورت نہیں ہے بابا دادی کو ہاں کرنے کی۔ میں وجاہت لالہ سے شادی نہیں کروں گی۔ آپ جہاں بھی کہیں گے شادی کر لوں گی مگر وجاہت لالہ سے نہیں۔"

مہرونے رونا شروع کر دیا۔

"میرا بچہ ہم تمہاری مرضی کے بغیر بھلا کچھ کر سکتے ہیں۔ چلو تم کمرے میں جاؤ ہم کوئی دباؤ نہیں ڈالتے تم پر۔" جمیل نے مہرو کو پیار سے سمجھایا اور زینب کی طرف متوجہ ہو گئے جو بہت پہلے سے اپنی بیٹی کے ایسے جواب کی توقع رکھتی تھی۔

المیر کمرے میں آیا تو آن کو تلاش کیا۔ آن اس سے کئی دنوں سے ناراض تھی جس کی وجہ سے جب میر گھر آتا تو آن اس کے لیے انتظار نہیں کرتی تھی۔

میر نے اپنے ہاتھ میں اٹھایا ہوا کوٹ سائیڈ پر رکھا اور آن کو ملنے کمرے سے باہر آگیا۔ آن کچن میں کھڑی اپنے لیے چائے بنا رہی تھی۔

میر نے اسے بانہوں میں بھرا۔ آن میر کا لمس پہنچاتی تھی اس لیے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔

"کیسی ہیں آن جان۔ سارے دن کیسا گزرا میرے بغیر۔"

آن نے کپ میں چائے ڈالی اور میر کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹائے۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میر۔ میں جیسی بھی ہوں ٹھیک ہوں۔ آن حویلی کی دیواروں سے نہیں گھبراتی۔"

"میں نے آپ کو کبھی حویلی میں قید نہیں کیا آن۔ آپ کا اپنا ہے سب کچھ کھل کر زندگی گزاریں اپنی۔"

آن نے غصے سے ہاتھ میں اٹھایا لگ ٹیبل پر پٹخا۔

"میری مرضی۔ تم نے کبھی میری مرضی کو اہمیت دی ہے۔ مجھے جانے دو اس حویلی سے کہہ تھامیں نے تمہیں تم نے بات مانی میری۔"

آن غصے میں باہر جا رہی تھی جب میر نے اسے پکڑ کر واپس کھینچا۔

"آپ جانتی ہیں نہ آپ کے بغیر میری کوئی زندگی نہیں۔ اگر آپ کو اپنے ساتھ رکھنے کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑا تو کروں گا۔"

آن میر کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔ آن کی پشت میر کے سینے کی جانب تھی۔ میر نے بہت زور سے آن کو تھام رکھا تھا۔

"اسی لیے مجھے اتنے دور لے آؤ ہو۔ یہ محبت نہیں میر آن بند دیواروں میں دم گھٹا ہے میرا۔"

میر جنونی سے کیفیت میں بولا۔

"اگر آپ کو جانے دیا تو میں ٹوٹ جائوں گا۔ ہم بہت اچھی زندگی گزاریں گے۔ بہت جلد ہمارا ایک بچہ ہو گا مجھے یقین ہے ہماری فیملی بہت خوبصورت ہوگی۔"

Posted on Kitab Nagri

"تم سے بحث کرنا فضول ہے میر۔ میں کبھی اپنے بچوں کو شاہ حویلی کے ماحول میں نہیں رہنے دوں گی جہاں میرے اپنوں کا قتل ہوا۔"

"اسی لیے میں آپ کو ان سب سے دور آیا ہوں۔ ہم یہاں اپنی دنیا بسائیں گے۔"

"میر تمہارا جنوں مجھے پاگل کر دے گا۔ مجھ پر رحم کرو میری ایک زندگی ہے۔"

"میری زندگی آپ ہیں میری جان۔ میں مر جائوں گا آپ سے دور ہو کر۔ میرا ماں نے میرا ماضی آپ کو بتا کر مجھ پر ظلم کیا ہے وہ چاہتی ہی نہیں تھی میں خوش رہوں مگر میں آپ کو کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔"

میر نے آن کی گردن میں اپنا چہرہ چھپایا۔ آن نے خود کو آزاد کروانا چاہا مگر نہیں کروا پائی۔

"مت کریں کوشش آن میں نہیں چھوڑ سکتا آپ کو۔ میں عشق کرتا ہوں آپ سے۔ اپنا سب کچھ چھوڑ دیا آپ کی خاطر۔ آپ جان مانگ دیں میں دوں گا۔ مجھے چھوڑ کر جانے سے پہلے میری جان لے کر جائیے گا۔"

میر نے آن پر گرفت اور مضبوط کر دی۔ آن پیچھے مڑی تو میر نے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا۔ آن اس شخص کو چاہ کر بھی نہیں چھوڑ سکتی تھی جو اس کی روح کا مکین تھا مگر ماضی ان دونوں کی زندگی پر حاوی تھا۔

دادی صاحب کو مہر و کے انکار پر بہت دکھ ہوا۔ حویلی کے لان میں شہیر جمیل اور دادی صاحب بیٹھے تھے۔

"پتر ایک ہی خواہش تھی میری کے مرنے سے پہلے تم دونوں بھائیوں کو ایک ساتھ دیکھ جائوں۔ کیا ہوتا اگر تو اپنی ماں کی جھولی میں اس کی زندگی کی آخری خواہش ڈال دیتا۔"

Posted on Kitab Nagri

جمیل ماں کی بات سن کر ٹرپ اٹھے۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ اماں۔ مہر و اور وجاہت کی شادی سے ہی تو ہم بھائیوں کی خوشیاں نہیں جڑی نہ۔ لالہ کی اہمیت میری زندگی میں بہت زیادہ ہے آپ اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتی۔"

"میں چاہتی تھی جو اتنے سال پہلے ہوا اس کے نشان مٹ جائیں۔ مگر قسمت کو یہ منظور نہیں ہے میں نے شاید ایسے ہی بچوں کی خوشیاں دیکھے بغیر مرنا ہے۔"

شائستہ بیگم چائے لے کر آئی۔

"اماں کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ ہم اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھیں گے۔"

"اماں بچوں کی اپنی مرضی ہوتی ہے آپ اس چیز کو دل پر مت لیں۔"

مہر و جو ابھی ابھی کمرے سے نکلی تھی دادی سے ملنے آگئی۔

"دادی صاحب کیسی ہیں آپ۔"

www.kitabnagri.com

"میں ٹھیک کیسے ہو سکتی ہوں پتر۔ تو نے دادی کا مان نہ رکھا۔ ہمیں پل پھر میں سوتیلے کر دیا۔ ماضی کی غلطیوں کی

سزا تو نے مجھ سے اور اس حویلی سے لے کر اچھا نہیں کیا دھی۔"

"دادی صاحب کیا ہو گیا میں نے کچھ نہیں کیا۔"

Posted on Kitab Nagri

"بڑی خواہش تھی میری کہ مرنے سے پہلے تجھے اپنے وجاہت کی دلہن بنا دیکھوں مگر تو نے تو اپنی دادی جان کو پرایا کر دیا۔"

یہ کہہ کر دادی صاحب رونے لگ گئی۔

"دادی صاحب کیا ہو گیا۔"

مہر و دادی صاحب کے پاس آئی۔ دادی صاحب نے اپنا ہاتھ دل پر رکھا جیسے انہیں کچھ ہو رہا ہے۔

"شہیر لالہ دیکھیں اماں کو کیا ہو رہا ہے۔"

اماں نے دل تھاما ہوا تھا۔ شہیر اور جمیل دونوں فوراً سے ماں کے پاس آئے۔ حویلی میں افراتفری مچ گئی۔ دادی صاحب کو فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔

مہر و کے انکار کو دادی صاحب نے دل پر لے لیا۔ وجاہت کو جیسے ہی خبر ہوئی وہ بھی فوراً ہسپتال پہنچا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مل گئی ہے تمہیں خوشی مہر و۔"

وجاہت نے مہر و کو مخاطب کیا جو دیوار کے ساتھ ٹیگ لگائے دادی کے لیے دعائیں کر رہی تھی۔

"آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں۔"

"میں کہہ سکتا ہوں۔ ایک خواہش ہی تو کی تھی دادی نے تم نے ان کا دل توڑ دیا۔ ٹھیک ہے میں تمہیں زہر لگتا ہوں مگر دادی کا تو خیال کیا ہوتا۔ سالوں سے چچا کے انتظار میں آس لگا کر بیٹھی ہوئی تھی وہ۔ ہر بار مجھے کہتی تھی

Posted on Kitab Nagri

کہ اگر میرے جمیل کی بیٹی ہوئی تو تم سے شادی کروں گی اس کی۔ اب جس لڑکی کو میں پسند کرتا ہوں وہ ان کی پوتی ہے اس میں ان کا تو قصور نہیں۔ تم بہت خود غرض بن رہی مہر۔ میں تمہیں اتنی محبت کرتا ہوں مگر تم محبت کی قدر نہیں کرتی۔"

"آپ مجھ پر الزام نہیں لگا سکتے۔ میرا کوئی قصور نہیں سب میں۔"

"کیسے قصور نہیں ہیں ہر وقت تمہیں صرف خود کی فکر رہتی ہے۔ تمہیں کیا دوسرے لوگ نظر نہیں آتے۔ تمہیں میں نظر نہیں آتا کیا مہر۔"

مہر خاموشی سے وجاہت کی باتیں سن رہی تھی یہاں کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا مہر کو۔

آن شیشے کے آگے کھڑے ہو کر تیار ہو رہی تھی۔ آج بہت عرصے بعد ان اتنی زیادہ خوشی سے تیار ہو رہی تھی اسے جب معلوم ہوا کہ وجاہت اور ارسلان دونوں کا نکاح ساتھ ہو رہا ہے تو ان کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ ارسلان کی جب آن سے ملاقات ہوئی اور اسے معلوم ہوا کہ بہت عرصہ پہلے میر کو گولی لگی تو اس دن ارسلان ہی تھا جس نے ان لوگوں کی مدد کی تھی یعنی کے خون میں کوشش ہوتی ہے جس کی بدولت ارسلان ان کی مدد کو آگیا تھا۔

آن اپنے والدین کے گھر آئی ہوئی تھی اور اس وقت اپنے پرانے کمرے میں کھڑے ہو کر تیار ہو رہی تھی۔ آن نے خوبصورت سفید رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا جس پر گولڈن نگوں سے بھاری کام ہوا ہوتا جبکہ سر پر اس نے سرخ رنگ کا ڈوپٹا لے رکھا تھا۔ بالوں کو اس نے جوڑے کی شکل میں باندھا ہوا تھا۔ سرخ رنگ کی چوڑیاں آن

Posted on Kitab Nagri

نے دونوں ہاتھوں میں پہن رکھی تھی۔ علیزہ بھی نکاح پر آنا چاہ رہی تھی مگر پھر نائل نے انہیں روک دیا کہ
آن کو جانے دیں کہیں دونوں کے جانے سے بڑے شاہ کوئی مسئلہ نہ کھڑا کر دیں۔

آن تیار ہو کر مہر کے کمرے کی طرف گئی جو بہت زیادہ غصے میں تھی۔ مہر کو مجبور ہو کر وجاہت سے شادی کے
لیئے ہاں کرنا پڑی۔ دادی صاحب نے فوراً ہی دونوں کا نکاح رکھ دیا۔ وجاہت کی طرف سے بھی مکمل خاموشی
تھی جبکہ مہر و کا تو غصے سے برا حال تھا۔ دادی صاحب نے مہر و کو راضی کروا ہی لیا تھا۔ جمیل تھے تو چوہدری
خاندان کے انہیں بھی بے حد خوشی ہوئی جب وجاہت اور مہر و کا رشتہ طے ہوا۔ مہر و اس وقت گولڈن رنگ کی
میکسی پہنے شیشے کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔ پارلر والی نے اس کے چہرے پر بالکل نیچرل میک اپ کیا تھا اس کے
ساتھ ہی زہرہ بیٹھی ہوئی تھی جس نے اسی کی طرح کی لائٹ پینک میکسی پہن رکھی تھی۔ نکاح کے فنکشن کو
گانوں میں ہی رکھا گیا۔ حویلی کے لان کو بہت خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا۔

"مہر و منہ کو سیدھا کرو یا ر ایسا لگ رہا ہے تمہیں زبردستی بٹھایا گیا ہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زہرہ نے مہر و کو ٹوکا جو منہ پھولا کر بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ سچ ہے نا مجھے زبردستی ہی بٹھایا گیا ہے۔"

"مہر و ایسی باتیں نہیں کرتے۔ لوگ کیا کہیں گے۔"

آن نے مہر و کو ڈانٹا۔

"آپ اسے چھوڑیں آپا۔ کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ خود بھی۔"

Posted on Kitab Nagri

زہرہ نے آن کی تعریف کی۔

"شکریہ میں تو بس آج لائٹ سا خود ہی تیار ہوئی ہوں۔ میری طبیعت صبح سے خراب ہے۔"

"کیا ہوا آیا۔"

مہرونے بھی آن کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔

"کچھ نہیں کھانا کھانے کو دل نہیں کر رہا۔ عجیب سی بے چینی ہے۔"

"آپ میر کو بتائیں۔"

مہرونے اپنا ڈوپٹا سیٹ کرواتے ہوئے آن کو مشورہ دیا۔ "میں دوائی لے لوں گی پھر ٹھیک ہو جائے گا سب۔ میں ذرا باہر سے چکر لگا لوں۔"



آن اور میر دونوں اکٹھے کھڑے ہوئے تھے جب مہر کو نکاح کے بعد وجاہت کے ساتھ بٹھانے کے لیے لایا گیا۔ آن بھائی کے پاس آئی اور رسمیں کی۔ شازیہ بھی بھائی کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ صبح سے آن کی طبیعت خراب تھی اور اب آن سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔

"میر۔۔۔۔"

"جی میری جان۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"میری طبیعت ٹھیک نہیں مجھے چکر آرہے ہیں۔ دیکھو یہاں کسی سی جوس کا کہو مجھے جوس منگوادیں۔"

"یہاں آئیں میرے پاس۔ صبح سے کہہ رہا ہوں کہ مت تھکائیں خود کو اتنا مگر آپ سنتی کہاں ہیں۔ اب طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے نہ۔"

میر نے آن کا ڈوپٹا سیٹ کیا اور اسے ساتھ لگایا۔

"میر۔۔۔"

"زیادہ طبیعت خراب ہے جاناں۔ چلیں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے چلوں۔"

"میر سب کیا کہیں گے۔"

"کیا کہیں گے آپ کی طبیعت زیادہ ضروری ہے ہم نے فوراً سے ڈاکٹر کے پاس جا ماچائیے میں سب کو بتا دیتا ہوں بعد ہم آجائیں گے یہاں دوبارہ۔"

میر نے سب کو بتایا اور آن کو لے کر ڈاکٹر کے ہاں چلا گیا۔ کافی دیر سے میر باہر کھڑے ہو کر انتظار کر رہا تھا۔ ڈاکٹر نے میر کو اندر بلایا۔ یہ گائوں کا ہسپتال تھا جو چودھریوں نے بنوایا تھا یہاں پر ڈاکٹر تو اچھی تھی مگر شہر جیسی سہولیات نہیں تھی۔

"سلام شاہ سائیں۔"

"وعلیکم السلام مجھے بتائیے میری بیوی کو کیا ہوا ہے ان کی طبیعت دو تین دنوں سے کافی زیادہ خراب ہے ہم شہر سے آئے ہیں یہاں شادی کیلئے۔ ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے تو میں آج ہی انہیں شہر لے جاتا ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"ارے نہیں آپ کے لیے خوشخبری ہے آپ کی بیوی امید سے ہیں۔"

ڈاکٹر نے میر کو مبارک باد دی۔

"سچ میں ڈاکٹر۔"

"جی بلکل۔ ابھی ایک منتہی ہوا ہے اور آپ کی بیوی کافی کمزور ہیں۔ انہیں اچھی خوراک اور پرسکون ماحول کی

شدید ضرورت ہے۔ آپ فوراً سے انہیں شہر لے جائیں اور وہاں جا کر آن کا اچھے سے علاج کروائیں۔"

"شکریہ ڈاکٹر ہم آج ہی شہر جاتے ہیں۔"

میر فوراً سے آن کی طرف گیا جو آنکھیں بند کر لیٹی ہوئی تھی۔

"آپ نے سنا ہماری اولاد آنے والی ہے۔ ہماری محبت کی نشانی میرا خون۔۔۔"

آن نے آنکھیں کھولیں تو اسے میر نظر آیا جاکی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ آن نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور میر کے آنسو صاف کیے۔

www.kitabnagri.com

"خوشی کے موقع پر آنسو۔"

"یہ آنسو تو خوشی کے ہیں جاناں۔ آپ بہت عزیز عورت ہیں جس نے میری ہر خواہش کا احترام کیا ہے۔ آپ

میری زندگی میں انعام بن کر آئی ہیں۔"

"تم نے بھی تو مجھے مکمل کیا ہے نہ میر۔ دیکھنا آنے والا وقت ہمارے لیے ڈھیر ساری خوشیاں لائے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے آن کی پیشانی پر بوسہ دیا مگر یہ نہیں جانتے تھے کہ جدائی راہ کھولے انہیں دیکھ رہی ہے۔

مہر و غصے میں منہ پھلائے بیٹھی تھی۔ دادی صاحب اس کے اور وجاہت کے نکاح کے بعد بالکل ٹھیک ہو گئی۔ دادی صاحب کے بیمار ہونے پر سب نے اسے مجبور کیا جس کی وجہ سے اسے نکاح کے لیے ہاں کرنی پڑی ورنہ یہ کبھی وجاہت سے شادی تو دور بات کرنا بھی پسند نہ کرتی۔ اس وقت زہرہ اور مہر و دونوں کو سب لوگ مل کر تحفے دے رہے تھے۔ زہرہ تو بے انتہا خوش تھی مگر مہر و نہیں۔

"یار موٹ ٹھیک کر لے سب لوگ دیکھ رہے ہیں کتنا برا لگتا ہے کہ دلہن ایسے منہ پھلا کر بیٹھی ہوئی ہے۔"

زہرہ نے اسے احساس دلانا چاہا۔

"ہر کوئی تیری طرح تو خوش نہیں ہوتا نہ۔ میں سخت غصہ ہوں اس وقت مجھ سے بات مت کر۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اچھا یار تو کاٹ کھانے کو ڈور رہی ہے۔"

زہرہ اس کے غصہ کرنے پر خاموش ہو گئی۔ وجاہت کو معلوم تھا مہر و ناراض ہے اس لیے جب مہر و واپس اپنے کمرے میں گئی تو وجاہت بھی اس کے ساتھ ہی کمرے میں آ گیا۔

"کیوں آئے ہیں آپ یہاں شرم نہیں آتی یوں بلا وجہ کسی لڑکی کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے۔"

"کسی لڑکی کے کمرے میں یا اپنی بیوی کے کمرے میں۔"

Posted on Kitab Nagri

"زبردستی کی بیوی کے کمرے میں۔ آپ سب نے میرے ساتھ ٹیک کھیلی ہے میں آپ سے ہر گز بات نہیں کروں گی جائیں یہاں سے۔"

"یار ایسے تو نہ کرو نہ ایک بار اپنا دیدار تو کرادو کتنی پیاری لگ رہی ہو۔"

"ہر گز نہیں آپ خبردار جو میرے پاس آئیں سب کو شور مچا کر اکٹھا کر لوں گی۔"

"شور مچا کو جتنا سکتی ہو۔ اچھا ہو گا نہ ہوں سب ہماری رخصتی جلدی لردیں گے۔"

وجاہت مہر کے پاس آیا اور اسے اپنے پاس کھینچا۔ مہر اس کے سینے سے آگئی۔ غصے میں خفاسی مہر و وجاہت کے دل کے تار ہلا گئی۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

مہر و کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا

"کیوں چھوڑوں کہا تھا نہ کہ جن میں تم پر پورا حق رکھوں گا تو پھر کوئی چیز مجھے تمہارے پاس آنے سے روک نہیں سکتی۔"

www.kitabnagri.com

وجاہت نے مہر و لا چہرہ ہاتھ کی مدد سے تھوڑی سے پکڑا اور اوپر کیا۔ وجاہت نے جھک کے مہر و کی پیشانی پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔

"آپ بہت بڑے ہیں وجاہت۔"

Posted on Kitab Nagri

"تمہارے معاملے میں مانتا ہوں بہت برا ہوں میں۔ مجھ سے دور جانے کی بات مت کیا کرو میں تمہیں کبھی بھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔ اب اپنا موٹ صبح کرو۔ دیکھو تمہارے لیے کیا تحفہ لایا ہوں۔"

وجاہت نے سونے کے خوبصورت گنکن اس کی کلائیوں میں ڈالے۔

"مجھے نہیں چاہئے۔"

"ارے پاگل یہ تو تحفہ ہوتا ہے جلدی سے اسے قبول کرو۔ مجھے باہر جانا ہے اب۔ میں کسی سے نہ سنوں کے مہرہ روئی ہے۔ جلدی سے موٹ صبح کرو۔"

وجاہت نے اسے پیار سے سمجھایا اور ک۔ رے سے باہر چلا گیا۔ شازیہ کمرے میں مہرہ کو کھانے کے لیے بلانے آئی۔ مہرہ ان کے ساتھ باہر چل دی۔

میر اور آن دونوں شیشے کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ آن ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے ڈال رہی تھی مگر شیشے کی طرف دیکھ کر اس نے ساتھ ساتھ رونا بھی شروع کر دیا۔ میر جو آن کی تیاری دیکھنے اس لے ساتھ شیشے کے پاس کھڑا تھا فوراً آن کے قریب آیا اور اسے تھام لیا۔

"کیا ہوا جاناں۔"

"میں کتنی موٹی ہو گئی ہوں۔ پتا پے ک مہرہ میرا مذاق اڑا رہی تھی شازیہ آپا بھی یہی کہہ رہی تھی کہ آن بہت زیادہ کھانا لگاتی ہے۔ میر میں بالکل بھی پیاری نہیں رہی نہ۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

آن کی سوس سوس جاری تھی۔ یہ چند دن میر کے لیے بہت زیادہ مشکل ہو گئے تھے۔ اب حویلی میں ننھا مہمان آنے والا تھا تو سب مل کر آن کو بہت تنگ کرتے جس کے باعث میر کی شامت آ جاتی۔

"کس نے ایسے کہہ دیا جاناں۔ وہ سب مذاق کرتے ہیں آپ تو اور زیادہ پیاری ہو گئی ہیں اتنی کیوٹ سی۔"

"تمہیں پتا ہے میرے سارے کپڑے مجھے تنگ ہو گئے ہیں میر۔۔۔۔۔ میں تمہیں بھی اچھی نہیں لگتی اب۔"

آن نے اپنا سو جا ہوا ہاتھ میر کے سینے پر مارا جس پر کل ہی ڈرپ لگی تھی۔ میر کو تو اثر نہ ہوا مگر آن کے ہاتھ میں فرد کی ایک لہراٹھی تھی۔

"جاناں۔۔۔"

میر نے آن کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔

"میں آپ کے ڈھیر سارے نئے کپڑے لائوں گا۔ ہو آپ کو اچھے لگے وہ پہننا اور میری بیوی سب سے پیاری ہے۔ مہر کو تو میں سیدھا کرتا ہوں نہ ذرا۔" میر نے آن کا اپنے سینے سے لگا سر سہلایا۔ میر سوچ نہیں سکتا تھا کہ

آن اتنی زیادہ سیڑس لیں گی اس حالت میں جب ڈاکٹر نے آن کو مکمل بیڈرسٹ کا کہا تھا۔ جب سے یہ لوگ وجاہت کے نکاح سے واپس آئے تھے آن کی طبیعت خراب رہتی تھی۔ گزرے دو ماہ میں ڈاکٹر نے آن کو مکمل

بیڈرسٹ کا کیا تھا۔ پہلے تو میر شاید حویلی چلا جاتا مگر اب آن کی طبیعت کی پیش نظریہ شہر میں ہی تھا۔ حویلی میں

آن کی پرنسنگسی کا سن کر بے انتہا خوشیاں منائی گئی۔ علیزہ آن کے پاس رہنے آئی تھی مگر پھر انہیں حویلی جانا

پڑا۔ مہر کی اس عرصے میں آن سے بہت دوستی ہو گئی۔ شازیہ آپا سے بھی آن کی بات ہوتی رہتی۔ سب اسے بہت تنگ کرتے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

میر آن کے ساتھ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ آن نے وقت سو جاتی تھی۔ آج بھی مغرب کی نماز کے بعد آن سو گئی اور رات دو بجے اس نے میر کو اٹھایا کے بھوک لگی ہے۔ میر نے اسے کھانا کھلایا اور اب دونوں لیٹے ہوئے تھے۔

"میر میرا بے بی تمہاری طرح ہو گا کیا۔"

میر جو آن کے سر میں انگلیاں پھیر رہا تھا اس کی بات پر ہنسنے لگ گیا۔

"مجھے کیا پتا جاناں۔"

"کیوں تم اس کے بابا ہو تمہیں نہیں پتا ہو گا تو کسے پتا ہو گا"

"سوری یار غلطی ہو گئی۔ ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ وہ آدھا میری طرح ہو گا اور آدھا آپ کی طرح کا۔"

آن نے میر کے سینے سے سراٹھایا اور اپنا ہاتھ میر کے سینے پر رکھا۔

"میر تمہیں بیٹی چاہئے یا بیٹا۔"

"دونوں ہاں اگر آپ پوچھ رہی ہیں کہ مجھے پہلے کیا چاہئے تو بیٹی چاہئے مجھے پیاری سے ضدی سے بالکل آپ کی

طرح۔"

میر نے آن کی آنکھوں پر پیار دیا۔

"اگر بیٹا آگیا تو۔۔۔۔۔"

"تو کوئی بات نہیں وہ بھی میری جان ہو گا جیسے آپ میری جان ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"یعنی تم میرا بیمار ہمارے بچوں کو دو گے۔"

میری یہ محال بس آپ دونوں کا خیال رکھوں گا بہت سارا۔ آپ کی جگہ تو کوئی نہیں لے سکتا جاناں کوئی نہیں۔"

میر نے اس کا پاتھا تھام لیا اسے اپنی بانہوں میں بھرا اور لائٹ بند کی تاکہ آن سو جائے ورنہ آن ساری رات جاگی رہتی۔ یہ دونوں نہیں جانتے تھے کہ جہانک سفر آن کا منتظر ہے۔

المیر کمرے میں بیٹھا ہوں اپنا کام کر رہا تھا جب اس کا فون بجنے لگ گیا۔ المیر نے فون نمبر دیکھا تو کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔ المیر نے کال بک کی تو آگے سے کسی لڑکی کی آواز آئی۔ المیر پھر خاموشی سے سنتا رہا بہت دیر بعد اس نے لڑکی کو فون پر کچھ گا جس کے بعد فون بند کر دیا۔ ان ہاتھ میں چائے کی ٹرے لئے کمرے میں آئی جب اس نے دیکھا کہ میر کسی سے فون پر بات کر کے فون رکھ رہا ہے تو اس نے عام سا سوال کیا کہ تم کس سے فون پر بات کر رہے تھے۔ المیر نے اسے اس بات کا جواب نہیں دیا اور چپ کر کے اپنی چائے کا کپ اٹھایا اور پینا شروع ہو گیا۔ آن کو یہ بات بہت عجیب لگی پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ میر نے اسے کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ آن کو غصہ تو بہت آیا مگر یہ خاموش ہو گئی اور چپ چاپ بیٹھ گئی۔

"میر تم کل کہاں تھے میں سارا دن پریشان رہی۔"

"یہاں ہی تھا آن آپ پریشان مت ہوں۔ کچھ مصروفیات کی بنا پر میں آپ کو وقت نہیں دے پا رہا۔ میری پوری کوشش ہوگی کہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو"

Posted on Kitab Nagri

"میر تم یہ جانتے ہو کہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں صرف تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے۔ میں چاہتی ہوں
آنے والا مستقبل روشن ہو۔ اب تو ہماری ایک دنیا بننے والی ہے۔ میر کیا تم خوش نہیں ہو۔"
"آن پلیز ہر وقت ایک ہی بات کو لے کر مت بیٹھا کریں۔ انسان کبھی کبھی کسی وجہ سے پریشان بھی تو ہو سکتا
ہے نہ۔"

آن میر کے سخت لہجے کی عادی نہیں تھی اس لیے میر کے سخت بولنے پر آن کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ یہ
خاموشی سے اٹھ کر یہاں سے چلی گئی۔ میر اس کے پیچھے نہیں گیا۔ نہ جانے آج میر کو کیا ہو گیا تھا کہ وہ ان سے
بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر زان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

ان سارے ہوئے بہت زیادہ بے چین تھی۔ آج کل آن کو ایسی ہی بے چینی رہتی تھی۔ میرا پاس نہیں تھا یہ دیکھ کر آن میرا کوڈھونڈنے باہر نکل آئی۔ لان میں بیٹھا ہوا میرا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

"کہا کہ میں نے مل رہا ہوں تمہیں سمجھ نہیں آتی۔ میری زندگی اجیرن کر رکھی ہے تم نے۔ تم سمجھ کیوں نہیں سکتی کہ میرے بس میں نہیں ہے اتنا بڑا قدم۔ میری بیوی ہے گھر میں وہ کیا سوچے گی۔"

آن میری تمام باتیں سن رہی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے کرتا ہوں تمہارا انتظام۔ میرے بیٹے کو بہت سارا پیار دینا اسے کسی چیز کی کمی نہ ہو۔"

آن کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ میرا بچہ۔ آن شمال اپنے ارد گرد لپیٹ کر میرے پاس آئی۔

Posted on Kitab Nagri

"کاسے بات ہو رہی تھی۔ کسی بچے کے بارے میں بات کر رہے تھے تم۔"

"آپ کو کب سے چھپ کر میری باتیں سننے کی عادت ہو گئی۔"

میر نے سختی سے پوچھا۔

"میر میں جب سو کر اٹھی تو تم موجود نہیں تھے۔ می تمہیں ڈھونڈے ہوئے لان میں آئی ہوں۔ کسی بچے کی

بات کر رہے تھے تم مجھے بتاؤ نہ۔"

"ضروری ہے ہر بات آپ کو بتائی جائے۔"

"میر ہم میں کوئی بات چھپی ہوئی تو نہیں ہے نہ۔ میں تمہاری بیوی ہوں اگر کوئی مسئلہ ہے تو میرے ساتھ شیئر کرو۔"

آن نے میر کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔

"کہانہ میں نے مت ڈسٹرب کیا کریں مجھے۔ جب دیکھیں ہر وقت اپنی مرضی۔ کیا میری کوئی زندگی نہیں۔ میری کسی خوشی کی کوئی اہمیت نہیں کسی کے نزدیک۔"

"میر ایسی بات نہیں تم میرے ساتھ اتنا بڑا رویہ کیوں اختیار کر رہے ہو۔"

"پلیز آن میں گھر سکون لیئے آتا ہوں ہر وقت کے رونے دھونے کو سننے کے لیئے نہیں۔ اندر جائیں اور جا کر

سو جائیں۔ آپ کے بے جا کے لاڈ مجھ سے نہیں اٹھائے جاتے۔"

Posted on Kitab Nagri

آن نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیئے۔ آن اپنے دل میں درد محسوس کر کے اٹھی۔

"پہلے تم میرے دوست تھے میری محبت۔ مگر آج تم ظالم شوہر بن گئے ہو۔ میں نے کبھی تمہاری کسی ذمہ داری میں موٹائی نہیں کی جس کی وجہ دے تم مجھے اتنا ستاؤ۔"

آن روتے ہوئے کمرے میں گئی۔ ساری رات آن نے روتے ہوئے گزاری۔ صبح کا اجالا جلادی ہی ہو گیا۔ میرنہا رہا تھا۔ آن نے میر کا بچتا ہوا فون اٹھا لیا۔

"سائیں جلدی آئیں کا شان کی طبیعت بہت خراب ہے۔ سائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں۔ کا شان آپ کا بیٹا ہے اسے آپ کی زیادہ ضرورت ہے۔"

آن کے ہاتھ میں اٹھایا ہوا فون گر گیا۔ میر جو نہا کر نکلا تھا اپنا فون نیچے دیکھ کر فوراً آن کے پاس آیا۔

"کیا ہوا ہے کس کی کال تھی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر نے اپنا فون اٹھا کر آن سے سوال کیا۔

"تمہارے بیٹے کے لیے کال تھی۔ تمہاری بیوی کہہ رہی ہے کہ تمہارے بیٹے کو تمہاری زیادہ ضرورت ہے۔"

میر نے غصے سے آن کو دیکھا۔

"کس نے کہا تھا میری کال اٹھانے کو۔ میری اجازت ہے بغیر میری کال کیوں اٹھائی آپ نے۔"

میر کھڑا آن پر ڈھاڑ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تم جانتے ہو اپنی بہن کے قاتل کے پوتے کے ساتھ رہ رہی ہوں میں۔ ایک امید تھی مجھے تم میرے خاندان کو انصاف دلاؤ گے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ تم نے میرے غرور کا خون کر دیا۔ تم تو بہت خوش تھے نہ اپنی اولاد کی پیدائش پر مجھے لیا معلوم تھا کہ تم پہلے سے ایک بچے کے باپ ہو۔"

فون دوبارہ سے بجا۔

"سائیں کا شان کا سانس روک رہا ہے۔"

"اسے ہسپتال لے کر نکلو آ رہا ہوں میں۔"

میرا اپنی والٹ اور گاڑی کی چابیوں کی طرف گیا۔

میری باتوں کا جواب دیتے جاؤ میر۔ ایسا نہ ہو کہ ہم میں فاصلے اتنے بڑھ جائیں جو تم کبھی مٹا نہ سکو۔"

"میرے پاس آپ کی باتوں کا کوئی جواب نہیں۔"

"میر میں آخری بار کہہ رہی ہوں رک جاؤ۔"

www.kitabnagri.com

میر آن کی بات آن سنی کیئے آگے بڑھ گیا۔ آن نے فرش پر بیٹھ کر اپنی آنے والی زندگی کا سوچا۔

"میر تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔ اپنے بچے کے ساتھ تم میرے ساتھ اتنی بڑی زیادتی کیسے کر گئے۔ یہ

دھوکہ تم نے مجھے نہیں میری روح کو دیا ہے۔ میں کمزور نہیں ہوں ہو تمہارے ظلم برداشت کروں۔"

آن نے کانٹے ہاتھوں سے وجاہت کا نمبر ملا یا۔

"وجی۔۔۔۔"

آن فون کے اٹھائے جاتے ہی ڈھاریں مار کر روئی۔

"آپا میری جان کیا ہوا۔۔۔۔۔"

"وجی مجھے لے جاؤ۔ تمہاری آپا مر جائے گی۔ یہ دنیا بہت ظالم ہے وجی۔ میرا دل پھٹ جائے گا وجی۔"

"ہو کیا آپا کچھ تو بتائیں۔ میں آتا ہوں ابھی میری آپا میری جان تھوڑا حوصلہ کریں۔"

"میرا دل زخمی ہے وجی۔ تمہاری آپا کا آج اور ختم ہو گیا ہے۔ تم آ جاؤ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔"

"میں آتا ہوں آپا آپ انتظار کریں۔۔۔۔۔۔۔"

آن وجاہت کی منتظر تھی۔ وجاہت کو آتے آتے شام ہو گی۔ آن سارا دن ہی روتی رہی تھی۔ صبا سے بار بار پوچھتی رہی کہ کیا وجہ ہے مگر اس نے کسی بات کا جواب نہیں دیا اور خاموشی سے اپنے موبائل پر بھائی کو بار بار کال کر کے پوچھ رہی تھی کہ تم کہاں پر ہو۔ وجاہت کے انتظار میں اس دن کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔

وجاہت کو گھر کا ایڈریس آن نے خود ہی دیا تھا ورنہ اس مشن کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا۔ وجاہت جیسے ہی مشن کے پاس پہنچا تو دانیال باہر کھڑا ہوا تھا۔ اسے دانیال نے باہر ہی روک لیا۔

"کون ہیں اور آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ آپ کی یہاں آنے کی کیا وجہ ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں اپنی بہن سے ملنے آیا۔ تم مجھے روک نہیں سکتے۔"

آن نے دروازے پر وجاہت کی آواز سنی تو یہ فوراً ہی باہر دروازے پر آگئی اور دانیال کو بولی۔

"میرا چھوٹا بھائی ہے یہ اس کو اندر آنے دو۔ تمہیں کوئی حق نہیں دانیال اس کو روکنے کا۔"

"بی بی صاحبہ آپ جانتی ہیں نہ سائیں نے منع کیا ہے کہ کسی کو بھی آپ سے ملنے نہ دیا جائے چاہے وہ جتنا مرضی قریبی رشتہ ہی کیوں نہ ہو۔"

تمہارے سائیں کی کسی کو بات ماننے کے پابند نہیں ہوں میں۔ یہ میرا بھائی ہے کوئی غیر نہیں۔ میرا اپنا خون ہے۔ تمہارے حویلی والے تو مجھے نقصان پہنچا سکتے ہیں مگر میرا بھائی نہیں۔ بہتر ہے خاموشی سے میرے بھائی کو اندر آنے دو ورنہ مجھے خود ہی باہر آنا پڑے گا اور تمہارے سائیں کو یہ بات بڑی لگی گی کہ میں باہر دروازے پر کھڑے ہو کر ایسے معاملے دیکھوں۔"

"بی بی جیسا آپ کا حکم۔ جائیے آپ اندر۔"

دانیال نے وجاہت کو اندر جانے دیا۔ وجاہت جیسے ہی اندر آیا آن اس کے سینے سے لگ گئی۔ دونوں بہن بھائی بہت زیادہ پریشان تھے۔ آن تو رو رو کر ہی چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔ وجاہت نے اسے خود سے الگ کر کے اس کے آنسو صاف کیئے۔

"ہوا کیا ہے آپ مجھے بتائیں تو سہی۔ آج میں میرے جواب لے کر جاؤں گا جس نے میری بہن کی زندگی برباد کر دی ہے۔ بتاتی کیوں نہیں آخر کیا کر دیا ہے میرے۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں تمہیں نہیں بتا سکتی جو بھی ہو وہ یہیں دفن ہو جائے تو بہتر ہے۔ مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ میں چاہتی ہوں کچھ پل سکون کے گزاروں۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میرا بچہ اس ماحول میں پیدا ہوئے۔"

"آپ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے میر کو نہیں بتایا کہ اسے نہیں معلوم کہ آپ کی طبیعت کتنی خراب ہے۔"

"نہیں وہ وجاہت مجھے کسی چیز کا حساب نہیں چاہیے۔ مجھے بس گھر جانا ہے کیا تمہیں مجھے لے جانے میں مسئلہ ہے تو مجھے ابھی بتادو۔"

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔ مجھے کیوں اعتراض ہو سکتا ہے۔ وہ گھر جتنا میرا ہے اتنا ہی آپ کا ہے۔ جائیں تیار ہوں ساتھ لرجائوں گا آپ کو۔"

آن کمرے کے اندر آئی اور اپنی چادر اٹھائی۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے تمام زیورات اتار دیا تھا۔ اب محض اس کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی جو اسے شادی پر ملی تھی۔

www.kitabnagri.com

جیسے ہی آن باہر آئی اسے میر آتا ہوا دکھائی دیا۔ میر کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا جس کی عمر لگ بھگ تین ماہ تھی۔

"آن آپ نے چادر کیوں کر رہی ہے کہاں جا رہی ہیں آپ۔"

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔ میر صبح تم نے میری بات نہیں مانی تھی۔ یاد ہے میں نے تمہیں کہا تھا کہ ایک بار اگر تم چلے گئے تو پھر دوبارہ میں واپس کبھی نہیں آؤں گی۔ جارہی ہوں اپنے گھر۔ مجھے نہیں چاہیے تمہاری دولت اور شہرت صرف عزت ہی چاہتی تھی میں۔ مجھے تم نے صبح بہت اچھے طریقے سے باور کروا دیا ہے کہ کتنی عزت کرتے ہو تم میری۔"

"ان آپ مجھ پر شک کیسے کر سکتی ہیں۔ اگر آپ کو میں نے کسی بات کا جواب نہیں دیا تو کوئی بہت بڑی وجہ تھی۔"

"وجہ تمہاری گود میں اٹھائے ہوئی ہے۔ بیٹا ہے نہ تمہارا کون ہے تمہاری بیوی آخر میں بھی تو دیکھو جس نے آن المیر شاہ کو ہر ادیا۔"

وجاہت دونوں کی باتیں خاموشی سے سن رہا تھا۔

"آن یہ میرا بیٹا نہیں ہے آپ کیسے سوچ سکتی ہیں کہ میں نے آپ کو دھوکا دیا ہے۔ میں کسی عورت کی طرف آپ کے بغیر نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ یہ میرا بیٹا نہیں ہے۔ یہ کس کا بیٹا ہے اس کے بارے میں آپ کو اچھے طریقے سے بتا دوں گا۔"

"وہ لڑکی تمہیں سائیں کیوں کہہ رہی تھی اور اس نے فون پر یہی کہا تھا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے۔ میں کیسے مان لوں کہ یہ تمہارا بیٹا نہیں۔"

"آپ کی معلومات کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ میرا نہیں راحیل تایا کا بیٹا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

وجاہت جو پیچھے کھڑے ہو کر دونوں کی باتیں سن رہا تھا وہ بھی اس بات پر حیران ہوا جبکہ آن تو اور زیادہ حیران ہو گئی۔

”ایسا کیسے ہو سکتا ہے تم جھوٹ بول رہے ہو نہ“۔

”نہیں آن میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ راحیل تایا نے یہاں شادی کر رکھی تھی شہر میں پچھلے 12 سال سے۔ ان کی بیوی وفات پا چکی ہے اور یہ بیٹا ہے ان کا۔ مگر راحیل تایا نے کسی کو نہیں بتایا اور نہ ہی اپنے بیٹے کو اپنا یا ہے۔ جس کی وجہ سے آج ان کا بیٹا بہت زیادہ بیمار ہے۔ میں اس کو اسپتال لے کر گیا تھا وہاں نام اپنا لکھوایا تھا۔ جس لڑکی کی کال مجھے صبح آئی تھی اس کو تایا جان نے اس بچے کی آیا کے طور پر رکھا ہے۔ یہ ہماری حویلی کا وارث ہے جیسے سالار اور میں۔ میں کیسے اسے حویلی سے دور رکھ سکتا ہوں۔ لے آیا ہوں اسے میں ساتھ۔ کیا میں نے غلط کیا۔ یہ معصوم ہے۔ پورے ایک ماہ سے بیمار ہے۔ کیا اسے ماں کی ضرورت نہیں۔ آپ اتنی بے حس کیسے ہو سکتی ہیں۔ اپنی آنے والی اولاد کا سوچیں یہ بھی تو کسی کی اولاد ہے نا“۔

آن خاموشی سے آگے آئی اور میرے ہاتھ سے اس بچے کو لے کر دیکھا۔ بچے کی شکل ہو بہو راحیل شاہ کی طرح تھی۔ آن نے اس بچے کے ماتھے پر ہاتھ لگایا تو بچے کا ماتھا ابھی بھی گرم تھا جب کہ بچہ بہت زیادہ کمزور تھا۔

”تم نے مجھے پہلے یہ بات کیوں نہیں بتائی۔“

پہلے مجھے یقین نہیں تھا کہ یہ راحیل شاہ کا بیٹا ہے مگر ڈی این اے ٹیسٹ کی رپورٹ سے ثابت ہو گیا ہے کہ یہ شاہ خاندان کا بیٹا ہے۔ مجھے دکھ ہوا اگر تایا کو شادی کرنی تھی تو امو کو بتا کر لیتے۔ ایک معصوم لڑکی

کی زندگی کو کیوں تباہ کیا تم جانتی ہو ان کی بیوی ان کا انتظار کرتے کرتے ہی اس دنیا سے چلی گئی۔“

Posted on Kitab Nagri

آن کی گود میں اٹھایا ہوا بچہ شدت سے رونے لگ گیا۔ آن کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے۔ پھر خاموشی سے اس بچے کو اپنے سینے سے لگالیا اور چپ کروانے لگی۔

"اس بچے کو ماں کی بے حد ضرورت ہے میں نہیں جانتا کہ آپ اسے اپنائیں گی یا نہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ اسے حویلی لے کر جاؤں۔ اسے اس کا جائز مقام دوں۔ اگر حویلی والوں نے اسے قبول نہ کیا تو کیا آپ اسے قبول کریں گے اپنا بیٹا بنائیں گی۔"

"بہت معصوم ہے یہ میں کیسے اسے ایسے ہی چھوڑ دوں۔ دیکھو کیسے رو رہا ہے اگر حویلی والے اسے قبول نہیں کرتے تو کوئی بات نہیں ہم اپنے آنے والے بچے کے ساتھ اسے بھی اپنا بیٹا بنائیں گے۔"

"اسی کمرے میں لے جایئے۔ اسے سردی لگ رہی ہے اسے نمونیا ہوا تھا اس لئے۔ میں اس کا سامان لے کر آیا ہوں ساتھ آپ اسے دودھ پلا دیں۔ سالے صاحب آئے ہوئے ہیں ان سے ذرا نمٹ لوں۔ آپ کا حساب بعد میں ہو گا آن۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آن کو کمرے میں بھیج کر یہ وجاہت کی طرف آیا۔

"کیسے ہیں سالے صاحب۔"

"میں آن کو لینے آیا ہوں تم نے بہت ستایا ہے میری آپا کو میر۔"

"میں نے آپ کی آپا کو نہیں ستایا۔ ایک غلط فہمی ہو گئی تھی ہمارے پیچ مگر اب سب ٹھیک ہے۔ امید ہے آپ کو سب پتا چل گیا ہو گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"نہیں میر میں آپا کو لے جانے آیا ہوں۔"

"نہیں وجاہت لالہ کہانہ میں نے آپ سے آن کو نہیں بھیجوں کا آپ کے پاس۔ آن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے صبح سے کھانا بھی نہیں کھایا۔ میں جانتا ہوں کہ آن بہت زیادہ ضد ہیں جب تک میں ان کے پاس نہ ہو وہ اپنا خیال نہیں رکھتی۔ میں نے کہانہ وجاہت لالا کے ہمارے بیچ غلط فہمی تھی وہ دور ہو گئی ہے۔ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنی بیوی کو کبھی دھوکا نہیں دے سکتا۔ اپنی جان دے سکتا ہوں مگر آن کو کبھی دھوکا نہیں دوں گا۔"

"مگر آج میری بہن کی آنکھیں نم تھی کیا پتا کل کو کیا سلوک ہو اس کے ساتھ۔"

ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں گارنٹی دیتا ہوں۔ آن بہت possessive ہیں ہمارے تعلق کے بارے میں۔ آج آن کا ریکشن اسی بات کا نتیجہ ہے۔ آن کل تک ٹھیک ہو جائیں گی مجھے امید ہے۔ آپ کھانا کھائیں آرام سے ہمارے ساتھ۔ آپ جتنے دن رہنا چاہیں۔ ارے ساتھ رہیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بہنوں کے گھر رہا نہیں جاتا۔"

"یہ پرانی رسم ہے لالہ۔ آپ میرے سالے ہونے سے پہلے کزن بھی تو ہیں نہ۔"

"نہیں مجھے گائوں کے لیے نکلنا ہے صبح۔ یہاں اسلام آباد میں ایک کام بھی ہے میں رات کو وہ کر کے صبح ہوتے ہی گائوں کے لیے نکل جائوں گا۔"

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ میں بلاتا ہوں آن کو پھر ڈنر کرتے ہیں۔"

مہرو صبح سے یہاں سے وہاں پھر رہی تھی۔ دادی صاحب اس کی حرکتیں کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی۔ یہ وجاہت سے بہت زیادہ بھاگتی تھی۔

"کی ہو گیا ہے گڑیے۔ صبح نی تو چکر لالا کے میرا سر پھر اڈیتا اے۔"

دادی صاحب نے مہرو سے پنچابی میں بات کی۔

"ہائے دادی نہ بولا کریں اتنی گاڑھی پنچابی میرے ساتھ۔ آپ کا پوتا نہ کئی دنوں سے غائب رہنے لگا ہے۔ آئے دن شہر کے چکر مجھے تو لگتا ہے دادی کسی لڑکے کا چکر ہے۔"

"ہائے ہائے شوہر کا نام تو عزت سے لیا کر۔ ایک ہمارا وقت تھا شوہر کے سامنے بھی گھوگھٹ کرتے تھے۔ نام نہیں لیا تھا ہم نے کبھی تمہارے دادا مرحوم کا۔"

"پھر بھی اتنے بچے ہوتے تھے عورتوں کے اس وقت دادی۔ اب تو ایک بھی مشکل سے آتا ہے۔"

www.kitabnagri.com

مہرو یہ بات کر کے دادی کے نزدیک سے ہٹ گئی۔

"ٹھہر ذرا مجھ بڑھی سے ایسی باتیں کرتی ہے۔"

"ابھی تو میں نے ایسی ویسی باتیں کی ہی نہیں دادی صاحب۔ ابھی تو آپ کی دادا کی لو سٹوری سننی ہے۔"

دادی صاحب کا چپل تھا اور مہرو کی ڈور۔ مہرو کی شرارتوں کی عادت ہو چکی تھی سب حویلی والوں کو۔

Posted on Kitab Nagri

مہرو سیڑھیاں چڑھ کر وجاہت کے کمرے میں گھس آئی۔

"آج ذرا لاڈ صاحب کے کمرے کی تلاشی تولوں۔ ضرور لڑکیوں کے نمبر چھپا کر رکھے ہوں گے۔"

مہرو نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے اپنے اور وجاہت کے نکاح کی تصویر نظر آئی تھی اسے۔

"اچھا تو میری تصویر لگا رکھی ہے۔"

مہرو وجاہت کی الماری کھول کر کھڑی ہو گئی۔ الماری کی تلاشی کے بعد مہرو ڈریسنگ کے پاس آئی۔ ڈریسنگ ٹینل کا ایک دراز مہرو نے جیسے ہی کھولا اسے ٹوٹی ہوئی چوڑیاں ملی۔ یہ چوڑیاں مہرو نے نکاح والے دن پہنی تھی اور کچھ پہنتے وقت ٹوٹ گئی تو انہیں شیشے پر چھوڑ دیا تھا اس نے۔ یعنی چوہدری صاحب نے مہرو کی چوڑیاں سنبھال کر رکھی تھی۔

مہرو کنکنا تے ہوئے وجاہت کے پرفیوم ضائع کر رہی تھی۔ اتنے میں بالکونی کا دروازہ کھلا اور وجاہت اندر آیا۔ مہرو کے ہاتھ سے پرفیوم گر کر ٹوٹا اور اس کے پائوں پر لگا۔

www.kitabnagri.com

"مہرو۔۔۔۔۔"

وجاہت فوراً اسے اس کے پاس آیا۔ مہرو کے پائوں سے خون بہہ رہا تھا۔

"ماما۔۔۔۔۔ لالہ۔۔۔۔۔"

ارسلان کا نام بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا۔

Posted on Kitab Nagri

"مہرو۔۔۔۔ بیٹھو۔۔۔۔"

مہرو کو بیڈ پر بٹھا کر اس نے مہرو کے پاؤں کو دیکھا جہاں کافی گہرا کٹ لگ گیا تھا۔

"کچھ نہیں ہے کڑیا۔ ابھی پیٹی کروں گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

وجاہت فوراً سے الماری سے فرسٹ ایڈ باکس لایا اور مہرو کے پاؤں کے پاس بیٹھا۔ مہرو سسکیوں سے رورہی تھی۔ یہ بچپن سے اتنی ہی لاڈلی تھی سب کی۔ ذرا سی چوٹ پر گھر سر پر اٹھالیتی تھی یہ۔

وجاہت نے کانچ نکالا تو مہرو کا حال اور برا ہو گیا۔ رور کر مہرو کی آنکھیں سو ج گئی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے ہنستی ہوئی مہرو کو وجاہت کی اپنی ہی نظر لگ گئی تھی۔ پیٹی کر کر وجاہت مہرو کے پاس بیٹھا تو وجاہت نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ مہرو اس کی شرٹ پکڑ کر رونے لگ گئی۔

"کچھ بھی نہیں ہو ا دیکھو پیٹی ہو گئی۔"

"مجھے لالہ کے پاس جانا ہے۔" Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وجاہت کو مہرو کی بچوں جیسی بات سن کر ہنسی آئی۔

"کیوں۔۔۔"

"میرے لالہ ہیں وہ آپ کو کیا۔ آپ گندے ہیں بہت۔ میری باتیں چھپ کر سن رہے تھے۔ اگر آپ نہ آتے تو مجھے چوٹ بھی نہ لگتی۔"

Posted on Kitab Nagri

مہر و سوسوں سوں کرتی وجاہت سے الگ ہوئی اور روتے ہوئے بولی۔

"سوری یار آئندہ میری مجال اس کمرے کی مالک کمرے میں آئے اور میں اسے کچھ کہوں۔"

"مجھے باہر جانا ہے"

"آؤ میں لے جاؤ۔"

وجاہت اس کو اپنے سہارے باہر لایا۔

"ویسے آئندہ اگر میرے کمرے میں آنے کا پروگرام ہو تو مجھے پتا دینا۔ میں تمہاری حفاظت کے انتظامات کر دوں گا۔"

"مجھے کوئی ضرورت نہیں آپ کے کمرے میں آنے کی۔ میں تو ویسے ہی آپ کے کمرے میں آئی تھی۔"

"تمہارا حق ہے میری ہر چیز پر یوں شرماؤ تو مت اب۔ چلو۔۔۔"

وجاہت اسے سیڑھیوں سے نیچے اتارنے لگا جب ارسلان کی آواز آئی۔

"مہر و گڑیا کیا ہوا۔"

وجاہت کے ہاتھ سے مہر و کا ہاتھ لے کر ارسلان نے فوراً تھام لیا۔

"مجھے چوٹ لگ گئی لالہ۔ پر فیوم کی بوتل میرے پائوں پر گری۔"

"گڑیا تو خیال کرنا تھا نہ۔ پٹی کس نے کی۔"

Posted on Kitab Nagri

"وجاہت نے۔"

"شکریہ وجاہت۔ میں جاتا ہوں اپنی مہر و کو۔"

ارسلان نے مہر و کا ہاتھ تھا۔ ا۔ وجاہت اسے بھائی کے ساتھ نیچے جاتا ہوا دیکھ رہا۔ پاگل لڑکی نے خود کو تیزی کے چکر میں چوٹ لگالی۔

المیر کمرے میں آیا تو شاہان سوچکا تھا۔

"سو گیا بے بی۔"

"ہاں بہت رویا ہے چپ نہیں ہوتا تھا۔ میں نے بہت مشکل سے سنبھالا ہے اسے میر۔"

"ٹھیک ہو جائے گا سب۔ کل ہم حویلی جائیں گے۔ آپ کی گود بھرائی کرنی ہے۔"

"ابھی تو تیسرا مہینہ ہے تمہیں ابھی سے فکر لگ گئی۔"

میر نے اپنا ایک ہاتھ آن کے پیٹ پر رکھا اور جھک کر پیار کیا۔

"بے بی کا بہت ویٹ ہے بابا کو۔ پتا نہیں میری خواہش پوری ہوگی یا نہیں بیٹا ہو گا یا بیٹی۔"

"ہو سکتا ہے دونوں ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"آپ ابھی سے گھبرا گئی آن۔ ہمارے تو ڈھیر سارے بچے ہوں گے۔ سالار کو ڈھیر سارے بھتیجے اور بھتیجیاں چاہئیں۔"

"یہ سالار کی نہیں سالار صاحب کے بھائی کی خواہش ہے۔۔۔۔۔"

"تو غلط ہے کیا۔ میں نے تو بچوں کے کمروں کا بھی سوچا ہے۔ آپ کی گود بھرائی بہت دھوم دھام سے کریں گے۔"

"میر میں چاہتی ہوں ہم گود بھرائی نہ کریں۔ لوگ حسد کرتے ہیں بہت دوسروں کی خوشیوں سے۔ ہم بچوں کے آنے کے بعد ان کا عقیقہ کر لیں گے۔ تب تم دل کے سارے ارمان نکال لینا۔"

"جی نہیں ہم گود بھرائی کریں گے۔ صرف گھر کے لوگ ہوں گے سب۔ میں چاہتا ہوں پرپل ہمارے لیئے یادگار ہو۔"

"میر تمہیں پتا ہے آج صبح میں کتنا ڈر گئی گئی۔ مجھے لگا تم کبھی میرے پاس نہیں آؤں گے۔ تمہاری خاطر صرف میں اس حویلی میں ہوں۔ تمہارے ساتھ ہی میرا سب کچھ ہے۔ تم اگر مجھے۔۔۔۔۔"

میر نے آن کے گلابی ہونٹوں پر انگلی رکھی اور اسے بڑھ کر سینے سے لگایا۔

"جو ہو گیا وہ ہو گیا۔ آپ مجھ سے ہر قسم کی بات پوچھ سکتی ہیں آپ کو حق ہے

Posted on Kitab Nagri

مگر اعتبار بہت ضروری ہوتا ہے کسی بھی رشتے میں۔ میں کبھی آپ کو دھوکا نہیں دوں گا۔ جو راحیل تایا نے کیا میں کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ کبھی میری محبت پر شک مت کریئے گا۔ میں آپ کے ساتھ ہمیشہ مخلص ہوں۔"

میر نے آن کی بے داغ پیشانی پر بوسہ دیا۔ شاہان کے رونے کی آواز پر دونوں چونک گئے۔

"میر آپ کا بھائی رو رہا ہے۔"

"یار ایک تو اتنے چھوٹے چھوٹے بھائی ہیں میرے۔ عجیب ہے نہ میرے بچوں اور میرے بھائیوں میں فرق ہی نہیں ہو گا۔"

"اچھا ہے نہ ایک گھر میں رہیں گے تو سب ٹھیک رہے گا۔"

میر شاہان کو چپ کر داتا رہا جبکہ آن اسے دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چوہدری حویلی میں سب لوگ کہیں جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ مہر و کمرے سے نکل کر آئی اور سب کو تیار ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس نے سب سے حیرانی سے پوچھا کہ اس لمحے رات کے وقت یہ سب لوگ کہاں جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ارسلان جو پیچھے کھڑا تھا اس کے پاس آیا اور سرگوشی میں بتایا۔

"زہرہ کے والد کی وفات ہو گئی ہے ہم وہاں جا رہے ہیں تم جانتی تو ہونا کہ زہرہ کا کوئی قریبی رشتہ دار نہیں ہے۔ سارا انتظام ہمیں ہی کرنا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"زہرہ کے والد کی وفات ہو گئی اور مجھے کسی نے بتایا بھی نہیں۔ انکل تو بیمار تھے نا مجھے بتا دیا ہوتا تو میں زہرہ کے پاس کچھ عرصے کے لیے رہنے چلی جاتی۔ میں بھی ساتھ آؤں گی رک جائیں۔"

"مہر و تمہیں ساتھ نہیں لے کر جائیں گے ہم۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم زہرہ کو اپنے پاس ہی لے کر آئیں گے۔ ہم نہیں چاہتے کہ وہ اب اکیلی ماں کے ساتھ رہے۔ زہرہ کی والدہ بھی بیمار ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ دونوں ماں بیٹی کو ہی لے آئیں۔"

"دادی صاحب میری دوست ہے وہ۔ اسے اس وقت میری سخت ضرورت ہے مجھے جانے دیں۔"

تمہیں تو چوٹ بھی لگی ہوئی ہے کیسے رہو گی وہاں۔"

"کوئی بات نہیں وجاہت میں چلی جاؤں گی آپ پریشان مت ہوں۔ بخار ہے تو کیا ہو امیری دوست کو اس وقت میری ضرورت ہے اور میری بھابھی بھی تو ہے نا وہ۔ اگر میں اس وقت زہرہ کے ساتھ موجود نہ ہوئی تو ہماری دوستی کا کیا فائدہ۔"

"ٹھیک ہے بیٹا تیار ہو جاؤ۔" بڑے بابا نے مہرہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

یہ لوگ شہر میں پہنچے تو زہرہ کے گھر سے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ساتھ ہی مہرہ لوگوں کا پرانا گھر تھا۔ یہ لوگ جیسے ہی اندر گئے زہرہ بھاگ کر آئی اور مہرہ کے گلے لگ گئی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا زہرہ بس اب تم نے انکل کے لیے دعا کرنی ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم حوصلہ رکھو گی تم اگر ہمت ہار جاؤ گی تو آنٹی کو کون ہمت دے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"زہرہ آج میرے سر سے سائباں اٹھ گیا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ مجھے تپتے صحرا میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیا کروں میرے والد جاچکے ہیں۔ وہ کبھی نہیں آئیں گے یہ بہت مشکل وقت ہے میرے لئے مہر و مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔"

"سب ٹھیک ہو جائے گا زہرہ میں ہوں نہ۔ دیکھو ارسلان بھائی بھی ہیں ہم سب تمہارے ساتھ ہیں تم پریشان مت ہو میں ہوں یہاں پر آ جاؤ۔"

مہر و اسے ساتھ لئے اس کے والد کی چارپائی کے پاس آئی۔ وقت گزرنا ہوتا ہے جو گزر جاتا ہے یہ لوگ اسی گھر میں کچھ عرصے کیلئے رہے۔ دادی اماں اور بڑے بابا جاچکے تھے جبکہ مہر و اس کی والدہ والد اور ارسلان اپنے گھر میں رہ رہے تھے اور روز زہرہ لوگوں کے پاس آتے۔ آج دس دن بعد زہرہ کی والدہ سے خاموشی سے جمیل نے زہرہ کی رخصتی کی بات کی۔ وہ چپ چاپ مان گئی۔ کیونکہ اب کوئی سہارا نہیں تھا۔ وہ زہرہ کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی مگر جمیل نے ان کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ وہ ان کی بہن ہیں۔ اپنے دوست کے بعد ذمہ داری بنتی ہے جمیل کی کہ ان کی بیٹی اور بیوی کا خیال رکھیں۔ حویلی میں انہیں بالکل بہن کی طرح سمجھا جائے گا۔

زہرہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کی رخصتی ایسے ہو گئی۔ خاموشی سے زہرہ آکر گاڑی میں بیٹھ گئی اس کے ساتھ ہی مہر و بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ اگلی سیٹ پر ارسلان بیٹھا ہوا تھا جو بار بار دیکھ رہا تھا کہ زہرہ مسلسل رو رہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"زہرہ آپ کو حوصلہ کرنا ہو گا سب ٹھیک ہے۔ ہماری رخصتی ہو رہی ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کے والد کے غم میں شریک نہیں ہوں۔ یہ رخصتی آپ کی حفاظت کے لیے بہت زیادہ ضروری تھی۔ آپ خاموش ہو جائے مجھے آپ کا رونا تکلیف دیتا ہے۔"

مہرونے بہت مشکل سے زہرہ کو چپ کر دیا۔ رات گئے یہ لوگ حویلی میں پہنچے۔ زہرہ کو ارسلان کے کمرے میں پہنچا دیا گیا جبکہ اس کی والدہ کو ایک کمرہ حویلی میں دیا گیا جو بہت خوبصورت تھا اور ان کے کمرے میں ایک ملازمہ بھیجی تھی شائستہ بیگم نے جس نے پورے کمرے میں ان کا سامان رکھا۔

زہرہ خاموشی سے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے والد کی وفات کو دسواں دن تھا یہ دن ایسے تھے جیسے عذاب۔ اس کو لگتا تھا کہ زندگی ختم ہو گئی ہے۔ اس کے فوراً بعد ہی رخصتی ہو جانا اس لیے بہت زیادہ غیر متوقع بات تھی۔

ارسلان خاموشی سے کمرے میں آیا اور آکر اپنی گھڑی اتاری۔

"زہرہ ریلیکس ہو جائیں میں جانتا ہوں اس وقت آپ بہت زیادہ غم سے گزر رہی ہیں۔ یقین جانئے میں اتنا بے حس نہیں ہوں گے اپنی خوشیاں کسی کے غم میں مناؤں۔ آپ ریلیکس ہو جائیں۔ آپ جب تک سنبھل نہیں جاتی ہم اپنے رشتے کو آگے نہیں بڑھائیں گے۔ میں آپ کا دوست بھی تو ہوں۔ سب سے پہلی بات ہم بچپن سے ساتھ ہیں۔ زہرہ آپ کو مجھ سے ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے جب تک آپ خود کو ریلیکس فیل نہیں کرتی میں آپ کو وقت دوں گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"بہت شکریہ ارسلان یہ رشتہ میرے لئے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ مجھے تھوڑا سا وقت چاہئے سمجھنے کیلئے شاید دو ماہ یا تین ماہ میں۔ آپ کو مایوس نہیں کروں گی میں۔ مگر ابھی میرے دل میں بہت زیادہ غم ہے۔ جن کے والدین اس دنیا سے چلے جاتے ہیں ان پر جو بیتی ہے شاید ہی کوئی سمجھ پائے۔"

"میں جانتا ہوں زہرہ آپ کو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انکل میرے بھی تو کچھ لگتے تھے۔ نہ بچپن سے انہوں نے ہمیشہ مجھے اپنا بیٹا ہی مانا ہے۔ تو کیا وہ تو میرا فرض نہیں بتا کہ ان کی ذمہ داریاں نبھاؤں۔ آپ آرام سے ریلیکس ہو کر کھانا کھائیں۔ میں ملازمہ سے کہتا ہوں کھانا لے آئے۔"

ملازمہ کھانا لائی۔ ارسلان نے ٹرے زہرہ کے آگے رکھی اور خود بھی بیٹھ گیا۔ اپنے ہاتھوں سے اس نے زہرہ کو کھانا کھلایا۔ لائٹ آف کر کے یہ زہرہ کی طرف آیا۔ اس کے لیٹنے کے بعد ساتھ ہی لیٹ گیا۔ زہرہ ارسلان کے سینے سے لگ کر ڈھیر سار روئی۔ ارسلان اس کے بال سہلتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد زہرہ سو گئی تو ارسلان نے اسے سینے میں سمویا اور خود بھی آنکھیں بند کر لی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چودھری حویلی میں صبح ناشتے کے وقت سب لوگ اکٹھے ہوئے تھے۔ ان میں زہرہ اور اس کی والدہ بھی شامل تھے مگر ایک خاص انسان ان میں موجود نہیں تھا مہر و ملازمہ جو ناشتہ لگا رہی تھی مہر کے بارے میں وجاہت نے اس سے سوال کیا۔

"تمہاری چھوٹی بی بی کہاں ہیں۔ ناشتے پر کیوں نہیں آئی۔"

Posted on Kitab Nagri

”چودھری صاحب انہیں بڑا تیز بخار ہے جی صبح سے ہی کمرے میں بند ہیں۔ دودھ منگوایا تھا مجھ سے ساتھ گولی لی مگر ان کے سر میں بہت زیادہ درد ہے۔“

”پہلے بتانا تھا نہ میں جاتا ہوں کمرے میں دیکھتا ہوں تم لوگ سارے ٹھہر جاؤ بیٹی بیمار مجھے معلوم ہی نہیں۔“

جمیل اٹھے لیکن ان کے پیچھے وجاہت ارسلان اور زہرہ بھی اٹھ گئے۔

”ارے بیٹا تم لوگ ناشتے کے لیے بیٹھو میں خود دیکھ کر آتا ہوں مہر کو۔“

ارسلان اور زہرہ کو زبردستی جمیل نے بٹھا دیا جبکہ وجاہت نے جمیل کو منع کر دیا کہ وہ ساتھ ہی جائے گا یہ لوگ جیسے ہی مہر کے کمرے میں دروازہ کھول کر آئے تو انہیں مہر و کمبل میں لیٹی ہوئی نظر آئی جسے تیز بخار تھا اور چہرہ بخار کی حدت سے شدید سرخ ہو چکا تھا۔

”مہر و میرا بچہ کیا ہو گیا ہے۔“

جمیل نے مہر کو جگانے کی کوشش کی مگر مہر و نیم غنودگی میں تھی۔

”چچا مجھے لگتا ہے ہمیں ڈاکٹر کو بلانا چاہیے۔ میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔ آپ مہر و پاس ہی رہیں۔ اتنا تیز بخار ہے پاگل لڑکی کو اور ہمیں بتایا بھی نہیں۔“

وجاہت نے ڈاکٹر کو کال کر کے بلایا ڈاکٹر جیسے ہی آیا اس نے مہر کو نیند کا انجکشن اور سات بخار اترنے کے لیے دوائیاں دے دی تھی جس سے مہر و سو گئی۔ سب گھر والے مہر کے کمرے میں ہی تھے۔

”ڈاکٹر کوئی پریشانی کی بات تو نہیں ہے نا۔“

Posted on Kitab Nagri

"ارے نہیں ان کو شاید سردی لگ گئی ہے اس وجہ سے بخار ہو گیا۔ آپ تھوڑا دھیان رکھیں گے تو بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں دوائیاں لکھ دی ہیں۔ آپ منگوالیں اور انہیں وقت پر دیں۔"

بہت شکریہ ڈاکٹر آئیے میں آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔"

ارسلان ڈاکٹر کو باہر چھوڑنے کیلئے گیا جمیل اور زینب دونوں اپنی بیٹی کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے سر پر پٹیاں رکھ رہے تھے۔

"کسی نازک ہے نہ ہماری بیٹی جمیل۔ اس کی شادی ہو جائے گی تو ہم کیا کریں گے۔"

"ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس نے والا بڑا دور جانا ہے۔ یہیں ہمارے پاس تو ہوگی اور سب سے بڑی بات وجاہت ہمارا اپنا بیٹا ہے۔ ہمیں کسی چیز کی پریشانی لینے کی ضرورت نہیں۔ گھر میں بھائی ہے اس کے بھابھی ہے دونوں اس سے بہت محبت کرتے ہیں ہماری بیٹی بہت خوش قسمت ہے زینب۔"

"آپ صحیح کہتے ہیں اس نے مجھے جیسی قسمت نہیں پائی۔ اس نے اپنی جوانی اور بچپن سے ہمیشہ پیار ہی سمیٹا ہے مجھے خوشی ہے کہ یہ آپ کی بیٹی ہے جمیل۔ آپ جیسے شخص نے اپنی بیٹی کو بہت مضبوط بنایا ہے۔ ہر قدم پر اپنی بیٹی کا ساتھ دیا ہے اور مستقبل میں اس کا شوہر بھی تو کتنا اچھا ہے نہ۔"

"انسان کے نیک اعمال ہی اس کی اولاد کے کام آتے ہیں۔ زینب خدا ہمیشہ ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق دے تاکہ ہمارے بچے بھی نیک اعمال کرتے رہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ مجھے زہرہ کی بہت فکر ہے بچی نہ جانے سنبھلے گی یا نہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہو جائے گا سب۔ زہرہ کی والدہ بھی ٹھیک ہو جائیں گی۔ ہم انہیں گھر جیسا ہی محسوس کروائیں گے۔ رہی بات زہرہ کی تو ارسلان اسے خود ہی دیکھ لے گا آپ جانتے تو ہیں نہ ارسلان کی نیچر کو۔ بہت اچھے سے سمجھتا ہے وہ حالات کو۔"

"ٹھیک کہتی ہو تم بس دو ماہ گزر جائیں تو دونوں کا ولیمہ کر دوں گا۔ میری خواہش ہے کہ مہر کی شادی بھی ساتھ ہی ہو اپنے بھائی کے۔"

"مگر جمیل ہم نے تو یہی سوچا تھا نہ کہ اس کی پڑھائی ختم ہو جائے تو پھر شادی کریں گے۔"

"بیٹیوں کا فرض کتنی جلدی ادا ہو جائیں اتنا بہتر ہے۔ ویسے بھی وجاہت مہر کی پڑھائی میں کبھی رکاوٹ نہیں بنے گا۔ دیکھو نا اسے خود کالج چھوڑ کر آتا ہے اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے بلکہ کل کہہ رہا تھا کہ آپ مہر کی شادی مجھ سے کر دیں۔ میں نہیں چاہتا کہ مہر کو دور رکھ کر میں وقت ضائع کروں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں مہر میرے پاس رہے مجھے سمجھے۔ میرے پاس رہے گی تو میں بہت اچھے سے اس کا خیال رکھوں گا۔"

"جیسے آپ کی مرضی ہے جمیل۔ مہر کو بتا دیجئے گا تاکہ یہ خود کو تیار کر لے۔ مجھے خوشی ہو گی کہ ہماری بیٹی گھر میں ہماری آنکھوں کے سامنے ہی ہو گی۔"

"آپ مہر کا خیال رکھیں میں آتا ہوں۔"

جمیل باہر چلے گئے جبکہ مہر کے سر پر پٹیاں رکھتی زینب بہت خوش تھی۔

آن اور المیر حویلی کی دہلیز پار کر کے آئے تھے۔ دونوں کے ہاتھ میں شاہان اٹھایا ہوا تھا۔ آن کو صوفے پر بٹھا کر میر نے نوکر سے کہا کہ گھر والوں کو بلائے۔ میر اور آن کی آمد کا سنتے ہی سب فوراً گئے۔ بڑے شاہ میر کی آمد سے بہت زیادہ خوش تھے۔

"ہمارا بچہ آگیا کتنا انتظار کروایا تم نے۔" اختلافات جتنے بھی ہو بڑے شاہ میر سے بہت محبت کرتے تھے۔ بے جی بھی ان دونوں سے ملیں۔

"تایا جان کہاں پر ہیں ماں۔"

میر نے علیزہ شاہ سے پوچھا۔

"بیٹا آرہے ہیں وہ امو سے تو مل لو۔ یہ بچہ تمہارے ہاتھ میں کس کا ہے۔"

علیزہ نے میر سے پوچھا۔

"راحیل تایا کا بیٹا ہے۔"

میر کی بات پر سب کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔

"بیٹا مذاق کر رہے ہونا۔"

"امو میر اور آپ کا کس بات کا مذاق۔ راحیل تایا نے شادی کر رکھی تھی۔ یہ بچہ ان کا ہی بیٹا ہے۔"



Posted on Kitab Nagri

میر یہ کیسا مذاق کر رہے ہو۔ امو کا حال تو دیکھو۔"

"ماں میں سچ کہہ رہا ہوں۔ امو میرا تیا نے بارہ سال پہلے شہر میں ایک یتیم اور بے سہارا لڑکی سے شادی کی تھی۔ چار ماہ پہلے ان کا بیٹا پیدا ہوا تھا۔ تیا جان کی دوسری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے۔ تیا جان نے اس چھوٹے سے بچے کو آیا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا۔"

"میر کیا سچ میں تمہارے تیا نے دوسری شادی کی تھی۔"

بڑے شاہ جو خاموش بیٹھے تھے میر سے پوچھ پڑے۔

"جی دادا جان۔ شاہان تیا کا بیٹا ہے اس حویلی کا یہ بھی ویسے ہی وارث ہے جیسے میں۔"

راحیل اور نائل حویلی میں داخل ہوئے۔ لاونج میں آکر راحیل کی نظر جیسے ہی آن کی گود میں اپنے سوئے ہوئے بیٹے پر پڑی ان کے پاؤں کے تلے سے زمین نکل گئی۔

"کیسے ہیں تیا جان ضرور حویلی میں ہوئے نئے اضافے نے آپ کو پریشان کر دیا ہو گا۔ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔" راحیل شاہ بوکھلا گئے۔

"میں تو آپ کی حقیقت بتانے کی کوشش کر رہا ہوں حویلی والوں کو۔"

"کوئی حقیقت میرا اپنے تیا جان سے یوں بات مت کرو بیٹا۔ کیا تم سب تمیز تہذیب بھول گئے ہو۔"

"میں تمیز تہذیب نہیں بھولا بابا۔ آپ اپنے بھائی سے پوچھیں جہنوں نے ایک معصوم کی زندگی برباد کر دی تھی۔ آج سے بارہ سال پہلے اگر یہ کسی لڑکی سے شادی کر ہی چکے تھے تو اسے حویلی کیوں نہ لائے۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہمارے خاندان میں خاندانی بیوی ایک ہی ہوتی ہے میر۔"

بڑے شاہ کی آواز لاونج میں گونجی۔

"معاف کریئے گا داداجان مگر خاندانی بیوی کون ہوتی ہے۔ کیا وہ انسان کے بجائے پری ہوتی ہے جو اسے خاندانی ہونے کا خطاب دیا جاتا ہے۔ جس لڑکی سے تایاجان نے شادی کی تھی وہ بھی تو انسان تھی۔ خاندانی تھی وہ بھی ہماری طرح۔"

امو آگے آئی اور راہیل کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"کیوں کیا آپ نے ایسا۔ کیا میرے پیار میں کوئی کمی رہ گئی تھی۔ سب کچھ دیا میں نے اپنا اس خاندان کو۔ یہ حویلی میری بیٹی کی موت کی گواہ ہے۔ ارے آپ تو بزدل ہیں اپنی بیٹی کے قاتل کو سزا نہ دے پائے۔ آج دوسری شادی کر لی۔ میں بھی کس سے سوال کر رہی ہوں حویلی کے وارث سے۔ اس حویلی میں سب ایک جیسے ہیں۔"

"اموجان آپ کے شوہر نے بے وفائی کی ہے۔ شاہان کی ماں چھوٹی تائی کا کوئی قصور نہیں تھا۔ وہ اس دنیا میں اکیلی تھی۔ تایاجان نے اس بات کا فائدہ اٹھایا اور آخر وہ دنیا سے ان کی بے وفائی کے ساتھ ہی چلی گئی۔"

میر کی آواز سب سن رہے تھے مگر بالکل خاموشی ہو گئی حویلی میں کچھ لمحوں کے لیے۔ شاہان کے رونے کی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔ آن اسے چپ کر وار ہی تھی۔ امو چلتے ہوئے آن کے پاس آئی اور شاہان کو اس کے ہاتھ سے لیا۔

"تمہاری بہن بھی مر گئی تمہارے بزدل باپ کی وجہ سے اور دیکھو تم بھی اپنا نصیب اسے جیسا لکھو الائے ہو۔"

Posted on Kitab Nagri

امو نے شاہان کو چپ کرواتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"میں اس بچے کو لے رہی ہوں میر۔ میری بیٹی تو چلی گئی یہ بھی اگر اس دنیا سے چلا گیا تو میں اپنی بیٹی کو کیا جواب دوں گی۔ وہ کہے گی ماں یہ تین ماہ کا بچہ بھی تو میری طرح معصوم تھا۔"

علیزہ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ نائل نے راحیل شاہ کو دیکھا جو آپ آچہرہ بھی اٹھا نہیں پارہے تھے۔

"مجھے لگا حویلی والے میری بیوی کو قبول نہیں کریں گے۔"

"شادی کر ہی لی تھی تو اس لڑکی کا حق نہ مارتے۔ میرا حق تو ہمیشہ سے اس حویلی نے نہیں دیا اسے ہی کچھ مل جاتا۔ کیسے ظالم انسان ہیں آپ راحیل۔ یہ کتنا چھوٹا بچا ہے۔ آپ نہ صرف میرے گناہ گار ہیں بلکہ اس بچے کے باپ کے بھی۔"

"امو میری۔۔۔۔۔"

علیزہ نے آگے آنا چاہا۔

"بس علیزہ آج کوئی بات نہیں۔ ہماری غلطی ہے خاموش رہنا۔ اس بچے کو میں پالوں گی مگر راحیل شاہ کا بیٹا سمجھ کر نہیں۔ یہ صرف میرے لیے میری اولاد عمارہ جیسا ہے۔ اس کو یہی بتائوں گی میں کہ اس کا کوئی باپ نہیں صرف ماں ہے۔ اس کا نام میں رکھوں گی خود ارش شاہ۔"

میر سمیت سب امو کو دیکھ رہے تھے جو خاموشی سے شاہان جسے خود امو نے ارش کا نام دیا تھا اسے کمرے میں لے جا رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تایا جان ساری عمر آپ پر افسوس رہے گا۔"

میر آن کے قریب آیا اور اسے اٹھایا۔ علیزہ امو کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ نائل بھائی کے پاس آئے۔

"افسوس ہے ادا۔ آپ نے اچھا نہیں کیا۔ اگر شادی کر لی تھی تو سب کو بتا دیتے یا امو سے اجازت لیتے۔ عورت سب کچھ برداشت کر جاتی ہے مگر اپنے شوہر کو بانٹتی نہیں۔"

"نائل میں مجبور تھا۔ میری بیوی عینا کے والدین اس دنیا میں نہیں تھے۔ بہت چھوٹی تھی وہ بیس برس کی۔ اسے حفاظت کے لیے اپنا یا تھا میں نے۔"

"بس کریں ادا۔ مرد کبھی مجبور نہیں ہوتا۔ آپ بھی نہیں تھے۔ آپ نے اپنی ایک بھی بیوی کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ اپنے بیٹے کے ساتھ ہی انصاف کر لیتے۔"

نائل یہ کہہ کر چلے گئے۔ بڑے شاہ اور بے جی بھی خاموشی سے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ راحیل سر پکڑ کر بیٹھ گئے کہ کیا ہو گا اب۔

www.kitabnagri.com

اموارش کو چپ کر وار ہی تھی جو رو رہا تھا۔ علیزہ ان کے سامنے ہی بیٹھی تھی۔

"امو بٹا حوصلہ چاہئے کسی کی اولاد کو پالنے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"جانتی ہوں علیزہ۔ شاید میری گود آج اسی لیے خالی ہے کہ اس بچے کو اپنانا تھا میں نے۔ دیکھو بالکل میری عمارہ جیسا ہے جیسے وہ بچپن میں ہوتی تھی۔"

اموارش کو علیزہ کے سامنے کرتے ہوئے بولی۔

"امو بہت برا ہوا آپ کے ساتھ۔"

"نہیں علیزہ ارش کی ماں بھی تو تھی۔ وہ تو بالکل اکیلی ہو گی میرے پاس تو سب تھے۔ دیکھو بچہ کیسے مرجھایا ہوا ہے۔"

علیزہ نے آگے بڑھ کر امو کو گلے سے لگالیا۔ امو نے ارش کو سلا کر بیڈ پر ڈال دیا تھا۔
امو رونے لگ گئی۔

"مجھے اس گھر میں کوئی خوشی نہیں ملی علیزہ۔ میرے ہاتھ ہمیشہ سے خالی ہی رہے۔ سب چیزوں میں خوشیوں کو تلاش کرتے ہوئے میرے سارے ارمان ہی ختم ہو گئے۔"

"انصاف ہو گا امو۔ میرا اور آپ کا بیٹا انصاف کرے گا۔ وہ آگیا ہے واپس۔ وقت بہت قریب ہے جب میری شیرہ اور عمارہ کو سکون ملے گا۔"

علیزہ امو کو چپ کرواتی رہی۔

Posted on Kitab Nagri

علیزہ کمرے میں آئی تو نائل میر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

"میر میرے بیٹے تمہیں اتنے دنوں بعد دیکھا ہے۔ ٹھیک ہونہ تم۔"

علیزہ نے میر کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کے سر کو چوما۔

"ماں بابا جیلس ہو رہے ہیں نہ کریں یار۔ ویسے بھی آپ ابھی بھی وہی ماں لگتی ہیں جو میرے چھوٹے ہوتے وقت تھی۔ لوگ آپ کو بہن مانتے ہیں میری۔"

"چھوڑو بیٹا ہم پر تو نظر کرم بہت کم ہی ہوتا ہے۔ خیر سے اب تو ہو گا بھی نہیں پوتا پوتی جو آجائے گا تمہاری ماں کا۔"

"ہاں تو اکیلے 39 سال کی عمر میں میں تو دادی نہیں بنوں گی نہ آپ بھی بنیں گے۔ حویلی میں اب تو بہت رونق ہوگی۔ ارش، سالار، عمارہ اور اب میر کے بچے۔"

"مستقبل میں حویلی میں سچ میں رونق ہوگی۔ میر تم آج فصلوں کی کاٹائی پر جانو گے۔ لوگ پوچھتے ہیں تمہارا۔"

"جی بابا ساتھ میں ماں اور آن کو بھی لے جانوں گا۔ کل تو میلا ہو گا پورے گاؤں میں۔"

"تمہارے بابا کو تو فرصت ہی نہیں مجھے کہیں لے کر جانے گی میر۔"

"اب بس بھی کر دیں ہر جگہ تو گھمایا ہے آپ کو علیزہ۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہی آؤں گا میر۔"

Posted on Kitab Nagri

آن دروازے سے اندر آئی۔ عمارہ اور سالار اس کے ساتھ تھے۔ عمارہ تو نائل کی گود میں بیٹھ گئی جبکہ سالار آن کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا تھا۔

"ادی اٹھائیں نہ۔"

سالار بار بار ضد کر رہا تھا۔

"سالار بری بات ادی کو تنگ نہیں کرتے۔ آن تم یہاں آؤ۔"

علیزہ نے اپنے ساتھ والی جگہ پر اشارہ کیا۔ آن بیٹھ گئی علیزہ کے ساتھ۔

"بیٹا حویلی میں رونق ہی ختم ہو گئی تھی تم دونوں کے جانے سے۔"

"بابا میں نے بھی سب کو بہت مس کیا۔ میرا لاتے ہی نہیں تھے حویلی۔ آج بھی ارش کی وجہ سے آئے ہیں

واپس۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"چھوڑو میر کو بتاؤ بیٹا تم گھر گئی تھی اپنے سب ٹھیک ہیں نہ۔"

"جی بابا سب ٹھیک ہیں۔ وجاہت اور ارسلان کی شادی ہے دو ماہ بعد۔"

"یہ تو اچھی بات ہے۔ آپ اور علیزہ جانا ضرور۔ ویسے بھی میر کی دستار بندی کا سوچ رہے ہیں ہم۔"

"نہیں بابا ابھی نہیں۔ مجھے کچھ مسائل دیکھنے ہیں۔ وہ حل ہو جائیں پھر میں اپنی ذمہ داری پوری لوں گا۔"

"جیسے تمہاری مرضی بیٹا۔"

Posted on Kitab Nagri

باتوں میں بہت سارا اچھا وقت گزر گیا۔

چوہدری حویلی میں اچھی خاصی رونق لگی ہوئی تھی۔ مہرواماں کے ساتھ بیٹھی نہ بجانے کون سے قصے سنارہی تھی۔ زہرہ کچھ سے نکلی۔

"ارے زہرہ بیٹا آپ کچن میں کیوں گئی۔ ہمارے ہاں بیٹیاں کام نہیں کرتی۔ آپ کی شادی کو تو ابھی ہفتہ ہی ہوا ہے۔"

"آنٹی وہ امی کو دوائی دینی تھی اسی لیے خود دودھ لینے چلی گئی۔"

زہرہ کی والدہ عدت میں تھی اسی خاطر کمرے میں ہی رہتی۔

"بیٹا کسی ملازم سے کہہ دیتی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کوئی بات نہیں آنٹی۔ میں امی کو دوائی کھلا کر آتی ہوں۔"

"اماں آپ کو پتا ہے میں نے کل بھیا سے کہا کہ زہرہ کا ایڈ مشن بھی میرے ساتھ کروالیں مگر وہ کہتے ہیں زہرہ پرائیوٹ پڑھنا چاہتی ہے۔"

"بیٹا وہ اپنے نئے رشتے کو وقت دینا چاہتی ہے۔ کوئی بات نہیں اگر گھر سے پڑھ لیا۔ تم بتاؤ کیسا جا رہا ہے کالج۔"

Posted on Kitab Nagri

"اچھا جا رہا ہے اماں۔ آپ کو پتا ہے میں نے کل دیکھا جب وجاہت مجھے چھوڑنے گئی تو کتنی لڑکیاں انہیں کھڑے ہو کر دیکھ رہی تھی۔ مجھے اچھا نہیں لگتا اماں لڑکیوں کا وجاہت کے آگے پیچھے پھرنا۔"

"تو بیٹا اپنے شوہر کو اتنا قابو کرو کہ کل وہ کسی کی طرف دیکھ ہی نہ پائے۔ وہ آیا کرے تو اس کی ہر چیز کا خیال رکھا کرو۔ تیار رہا کرو۔ باہر کی عورتیں وقت نہیں لگاتی سر کے سائیں کو آپ سے دور کرنے میں۔ تم تو اتنی سمجھدار ہو۔ وجاہت کے پیچھے ہزار لڑکیاں ہوں گی۔ گائوں کا چوہدری ہے۔ یہ تمہارے اوپر منحصر ہے کہ کیسے تم لوگوں کو وجاہت کی چوہدری بن کر دیکھاتی ہو۔"

مہرماہ بڑی خاموشی سے اپنی ساس کی نصحتیں سن رہی تھی۔

وجاہت کے سامنے شکیل بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے وہ آدمی ہی پکڑ لیا جو شیزہ کے مرتے وقت بڑے شاہ کے ساتھ تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ کون ہے شکیل۔"

"چوہدری سائیں یہ وہی ہے جس نے شیزہ بی بی کا قتل ہوتے دیکھا تھا۔"

وجاہت خاموشی سے سامنے زمین پر بیٹھے شخص کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا یہ گواہی کے لیے تیار ہے"

"سائیں کہتا ہے میں بڑے شاہ کا وفادار ہوں ان کے ساتھ غداری نہیں کروں گا۔"

Posted on Kitab Nagri

"بیٹا کوئی بچا پے اس کا۔"

وجاہت نے سامنے بیٹھے شخص لو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی سائیں۔ ایک بیٹی ہے کالج جاتی ہے جبکہ بیٹا انجینیر ہے۔"

"ایسا کرنا اس کے بیٹے کو ڈیرے پر اٹھالانا۔ دیکھتا ہوں میں کب تک وفاداری نبھائے گا۔ جب خود کی اولاد کو

تکلیف ہوگی نہ تو دیکھنا کیسے نہیں بولتا۔"

"جیسا حکم سائیں آج ہی اٹھالوں گا اس کے بیٹے کو۔"

"نہیں چوہدری تم ایسا نہیں کرو گے۔"

"میں ایسا ہی کروں گا۔ تم نہیں جانتے وہ دکھ جو میرے ماں باپ نے اپنی بیٹی کے بعد شاہ ہے۔ میں تمہیں معاف

نہیں کر سکتا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"نہیں سائیں۔۔۔۔۔"

وجاہت شکیل کو اشارہ کرتے یہاں سے اٹھ گیا۔ وجاہت کا رخ باہر کی طرف تھا۔ آج یہ عرصے بعد ڈیرے پر

آیا تھا۔ گاؤں کے معاملات شہیر ہی دیکھتے تھے۔ یہ کم کم ہی بولتا تھا کسی بھی معاملے میں۔

زینب اور جمیل نے مہر کو اپنے پاس بلایا۔

Posted on Kitab Nagri

"بیٹا ہم جو بات کرنے لگے ہیں وہ غور سے سننا۔"

جمیل نے مہر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بات شروع کی۔

"ہم تمہاری شادی ارسلان کی شادی کے ساتھ ہی وجاہت سے کرنا چاہتے ہیں۔ بیٹا بیٹیاں جتنی جلدی اپنے گھر کی ہو جائیں بہتر ہے۔ تمہاری دادی اور تایا کی بھی یہی خواہش ہے۔"

"مگر بابا ابھی میری پڑھائی رہتی ہے۔"

"بیٹا وجاہت نے وعدہ کیا ہے مجھے سے وہ آپ کو پڑھنے دے گا۔"

"ماما دادی نے تو کہا تھا کہ شادی دیر سے ہوگی۔"

"میرا بچا شادی چاہے بعد میں بھی ہو یا ابھی بات تو ایک ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ تم اپنے گھر کی ہو جائو۔ ہماری آنکھوں کے سامنے رہو گی تو ہمیں بھی تسلی رہی گی۔"

"بابا میں وجاہت کی کوئی بات نہیں مانوں گی شادی کے بعد۔ انہیں بتا دینا کہ مہر وان سے ڈرتی نہیں ہے۔"

www.kitabnagri.com

"میرا بیٹا ایسی باتیں نہیں کرتے۔ دیکھنا شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہم ہاں سمجھیں پھر۔"

مہرونے باپ کی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔

"مبارک ہو زینب۔ جائیں مٹھائی منگوائیں اور حویلی میں دیں۔"

زینب خوشی سے اٹھ کر چلی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

وجاہت اس لمحے شاہ حویلی میں کھڑا ہوا تھا۔ آج شاہ حویلی میں ایک بہت پرانا راض کھلنے والا تھا جس کے منتظر اس حویلی کے مکین کئی سالوں سے تھے۔

"سلام نائل شاہ کیسے ہیں آپ۔"

وجاہت کے ساتھ کھڑے دو لوگوں کو دیکھ کر شاہ نائل حیران تھے۔ ایک کو تو وہ پہچانتے تھے جو بڑے شاہ کا خاص وفادار تھا اور ان کے ساتھ تیس سالوں سے تھا۔

"شاہ نائل آپ بڑے شاہ اور اس حویلی کے لوگوں کو بلا دیں میں نے بہت اہم بات کرنے ہیں۔"

وجاہت کی بات پر شاہ نائل بہت زیادہ حیران ہوئے۔

"وجاہت ہماری حویلی کی عورتیں کسی کے سامنے نہیں آتی اور ہم تمہاری بات کیوں بات مانیں۔"

وہ اس لیے شاہ نائل کے آج اس حویلی کی دیواریں انصاف دیکھیں گی۔ آج سے بہت سال پہلے میری بہن کو قتل کیا گیا۔ اس حویلی کہ بیٹی اور ملازمہ کو بنا قصور ہی سزا دی گئی۔ آج اس سب کا حساب ہو گا۔"

"تم جانتے ہو تم کیا باتیں کر رہے ہو۔"

"بابا ہم جانتے ہیں یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ ہم نے ہی انہیں آنے کے لیے کہا تھا۔"

میر آگیا۔ آج میر کی آنکھیں گہری سرخ تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"میر ہم اپنے خاندان کے فیصلوں کا حق کسی کو نہیں دیتے۔"

"انصاف کا حق تو دیتے ہیں نہ بابا۔ ملازمہ جانو بڑے سائیں اور حویلی والوں کو بلا کر لاؤ۔"

ملازمہ میر کا حکم سنتے ہی چلی گئی۔ نائل پریشان سے بیٹھے بیٹے کو دیکھ رہے تھے جو نا جانے اب کیا کرنے والا تھا۔

بڑے شاہ کے ساتھ راحیل شاہ آگئے۔ یہ رات کا وقت تھا اس لیے حویلی میں سب ہی موجود تھے۔ علیزہ اور امو

بھی بے جی کے ساتھ آئی۔ آن کو سویا ہوا چھوڑ کر آیا تھا میر۔ میر نہیں چاہتا تھا کہ وہ آن کو اس سب میں شامل

کرے۔ آن کی طبیعت بھی ایسی نہیں تھی کہ اسے اس قسم کی پریشانیاں دی جائیں۔

"چھوٹے چوہدری کیسے آنا ہوا تمہارا۔"

علیزہ نقاب سے بڑے شاہ اور اپنے بھائی کے بیٹے کو دیکھ رہے تھے جن کے درمیان شاید لڑائی ہونے والی تھی۔

"آج سے سولہ سال پہلے میری بہن کو اس حویلی کی دیواروں میں جلایا گیا۔ بے قصور تھی وہ اس کو سزا دی گئی۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہو تم چوہدری۔ اس بات کو گزرے بہت سال ہو گئے ہیں اور میر انہیں خیال کہ اب اس

بات کو چھیڑا جائے۔ اس دن جس وقت تمہاری بہن کی وفات ہوئی تھی ہماری پوتی بھی مری تھی ہماری ملازمہ

کے ساتھ۔"

"نہ نہ بڑے شاہ اس دن آپ نے اپنی پوتی کو دفنایا تھا۔ یاد ہے آپ کو اس کی چیخوں کی آواز دور تک آتی تھی۔"

"بکو اس بند کرو تم اپنی۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے اس قسم کی بات کرنے کی۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہمت کی بات مت کریں آپ۔ میں نے بہت سال اپنی ماں اور باپ کو اپنی بیٹی کے لیے روتے دیکھا ہے۔ آپ کو تو فرق نہیں پڑا مگر جانے والی معصوم لڑکیوں کی جانیں بہت قیمتی تھیں۔ کیا قصور تھا میری بہن کا یا آپ کی پوتی کا۔ اس معصوم عورت کا جو آپ کی حویلی کی ملازمہ تھی۔"

"بند کرو اپنی بکواس۔ تمہیں اس حویلی میں صرف اور صرف چوہدری خاندان سے تعلقات کی وجہ سے برداشت کیا جا رہا تھا ورنہ تم اپنا انجام دیکھتے۔"

"بس کر دیں دادا۔ میں خود گواہ ہوں اس بھیانک دن کا۔ میں پانچ سال کا بچا تھا اور آگ آپ نے میرے ہاتھ سے لگائی تھی۔"

"میرے بچے تھے اور تمہارے دماغ پر اس حادثے نے گہرا اثر کیا تھا۔ تم بھول گئے ہو سب کچھ۔"

"نہیں میں نہیں بھولا۔ آپ نے دروازہ بند کرتے ہوئے میرے ہاتھ سے آگ لگاوائی تھی۔"

"میرے شاہ رک جائیں اگر انہیں اپنے پوتے کی گواہی پر یقین نہیں تو اپنے اس ملازم پر یقین تو ہو گا نہ۔ اپنی بیوی پر بھی تو یقین ہو گا نہ جو اپنی پوتی کی موت کے وقت اپنے شوہر کے ساتھ تھی۔"

بے جی کے بارے میں یہ بات سنتے ہی ہر طرف خاموش ہو گئی۔ امو سوچ نہیں سکتی تھی کہ بے جی اتنی سخت کیسے ہو سکتی ہیں کہ ان کی بیٹی کو مرتا ہوا دیکھیں۔

"جھوٹ ہے یہ سب ہمارا کوئی وفادار ایسی گواہی نہیں دے سکتا۔"

Posted on Kitab Nagri

دانیال کے والد اس دانیال کے ساتھ حویلی میں آئے۔ بڑے شاہ کو عجیب تو لگ رہا تھا کہ نجانے کیا ہونے والا تھا۔

"میری بیوی زندہ تھی شاہ سائیں جب آپ نے بے دردی سے اسے مارا۔ مجھے یاد ہے وہ کہا کرتی تھی کہ بڑے شاہ عمارہ بی بی کو نہیں چھوڑیں گے۔ عمارہ بی بی شادی نہیں نہیں کرنا چاہتی تھی۔ بڑے شاہ کو جب بتا چلا کہ شیزہ بی بی ان کی مدد کرنے کو ان کے سسرال گئی ہیں تو انہیں نے نہ صرف اپنی پوتی بلکہ شیزہ بی بی کے ساتھ میری بیوی کو بھی مار دیا۔"

"تیری جرات کیسے کوئی ہمارے خلاف بولنے کی۔ ساری زندگی تو نے ہمارا نمک کھایا ہے اور آج تو ہمیں ہی ڈسنا چاہتا ہے۔"

نائل اور راحیل خاموش کھڑے تھے۔ عورتیں پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔

"شاہ سائیں وفاداری کا صلہ آپ نے بڑا ہی برادیا ہے۔ ہم غریب ضرور ہیں جی مگر ہمیشہ محنت کر کے کھاتے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

"دیکھ راحیل کل کو جو لوگ ہمارے سامنے نظریں نہیں اٹھاتے تھے آج وہ لوگ ہمارے سامنے آواز اٹھا رہے ہیں۔"

"کیونکہ میں شاہ خاندان کے وارث نے اب لوگوں کو حق دیا ہے۔ یہ غریب ہیں تو کیا ہے انصاف ان کا بھی حق ہے۔ ہم پیسے دے کر اپنے اعمال نہیں چھپا سکتے۔ ہمیں اپنے کیئے کا حساب دینا ہوتا ہے دادا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ مجھے اپنے ہی دادا کے خلاف جانا پڑ رہا ہے۔ میرے لیئے آسان نہیں مگر کیا کروں میں انصاف کا

Posted on Kitab Nagri

ساتھ دوں گا۔ آپ کے سارے ملازم میرے پاس ہیں دادا وہ سب جو کبھی آپ کے وفادار تھے آج وہ اپنے مالک کے ہی خلاف ہو گئے ہیں۔"

"یہ رہا آپ کا خاص ملازم بڑے شاہ جس نے آپ کے ساتھ معصوم لوگوں کے قتل میں ساتھ دیا تھا۔"

وجاہت نے بڑے شاہ کا خاص ملازم ان کے آگے پھینکا۔

"جھوٹ ہے یہ سب میرے خلاف سازش ہے۔ تم دونوں یوں خاموش کیوں کھڑے ہو۔ تمہارے باپ پر اتنے زیادہ الزامات لگا رہے ہیں یہ لڑکے اور تم دونوں خاموشی سے کھڑے ہو۔"

"یہ آپ کا اپنا ہی قول ہے نہ کہ جس دن میرے خلاف تم لوگوں کو ثبوت ملیں گے اس دن میں خود کو سزا دے لوں گا ابو جان۔"

راحیل شاہ نے بڑے شاہ کی کہی ہوئی بات انہیں یاد کروائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"راحیل۔۔۔۔۔"

بڑے شاہ چیخے۔

"دادا مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے آپ کا وقت ختم ہوا۔ برائی کا انجام ایک دن ہوتا ہی ہے۔ میں اپنے لوگوں کو اب ظلم نہیں سہنے دوں گا۔ میں اپنے لوگوں کو ان کے وہ تمام حق ان کو دوں گا جن کے وہ حقدار ہیں۔ معصوم لڑکیوں کی شادیاں خود سے بڑے یا بہت چھوٹے بندے سے کراوتے تھے نہ آپ اور میرے لوگ خاموشی سے سب قبول کرتے تھے۔ ان لوگوں کے بیٹوں کو تعلیم کے بجائے اپنی خدمت میں لگاتے تھے۔ کبھی آپ نے ان

Posted on Kitab Nagri

لوگوں کے بچوں کے سر پر ہاتھ رکھا جس کے وہ حقدار تھے۔ میرا دل روز میرے لوگوں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ ان کے بچوں کو میں اپنی اولاد سمجھاتا ہوں۔ ان کی بیٹیاں اور بیٹے میرے لوگ ہیں میری عزت ہیں۔ میرے گائوں کا ہر ایک فرد میرا ہے۔ آپ نے کبھی ہمارے غریب لوگوں کے گھر جا کر دیکھا کہ کیا دو وقت کی روٹی کھانے کو موجود ہے ان کے گھروں میں یا نہیں۔"

"تم اپنے دادا کے خلاف جانو گے۔"

"بلکل جائوں گا۔ میں علیزہ شاہ کا بیٹا ہوں۔ میری تربیت آپ نے یا بے جی نے نہیں اموجان نے کی ہے۔ میں اچھے برے کا ہر فرق جانتا ہوں۔ میں آرام سے محلوں میں رہوں اور میرے لوگ تپتی دھوپ میں میری خاطر کام کریں۔ میں ان کے ساتھ ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میری آنے والی نسلیں غریب کے ساتھ ہوں۔ میں ظلم کا ساتھ نہیں دوں گا۔ آپ کے بیٹے کمزور تھے دادا جان مگر میں نے۔"

"جی دادا جان وہ میں ہی ہوں آپ کی ہر ناکامی کی وجہ۔ جانتے ہیں میرا ساتھ کون دیتا تھا میری ماں اور میری
امو۔ اس حویلی کے آدھے سے زیادہ ملازم میرے ہیں۔ جائیں پوچھیں جا کر میرے لوگوں سے آدھے سے زیادہ
لوگ میرے ہیں۔"

میر تم beast وہ لڑکا جو۔۔۔۔۔"

"جی بلکل میں وہی beast ہوں جس نے نہ صرف اپنے لوگوں کے انصاف کے لیئے آواز اٹھائی ہے بلکہ ان کا ساتھ بھی دیا ہے۔ میرا بازو میری ماں اور اموہیں۔ میں چھوٹا سا تھا تو امو جان نے مجھے کہا تھا یہ خاندان تمہیں

Posted on Kitab Nagri

سامنے کچھ نہیں کرنے دے گا بلکہ جو کرنا ہے پیچھے کرو۔ ان سب کے سامنے یہی ظاہر کرو تم بہت چھوٹے ہو اور تمہیں ابھی مدد کی ضرورت ہے۔"

"میر تم۔۔۔۔۔"

"تایا جان میں چھوٹا نہیں ہوں۔ عمر انسان کی کامیابی ظاہر نہیں کرتی بلکہ اس کا دماغ کرتا ہے۔ میں چھوٹا ضرور تھا مگر بچہ نہیں۔ میں نے آپ سب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں نے ایک ہی بات سیکھی ہے ظلم کے خلاف آواز اٹھانے میں ہی ہماری بقا ہے ورنہ آنے والی نسلیں بھلائی سے دور ہوں گی۔"

علیزہ اور امو دونوں میر کا نور سے بھرا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ میر کو اس خاندان کی گدی کے قابل بنانے والی امو تھی۔ اس گدی کا حقدار تھا میر۔

"آپ اپنی سزا کا تعین خود کریں بڑے شاہ۔"

وجاہت نے بڑے شاہ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا۔ بڑے شاہ اس وقت خاموشی سے کھڑے تھے اور پھر چپ چاپ اپنے کمرے میں چلے گئے۔ بے جی ان کے پیچھے ہی گئی۔ راحیل اور نائل دونوں سر جھکا کر کھڑے تھے۔ میر نے سب ملازمین کو حویلی سے جانے کا اشارہ کیا۔ یہ اپنی ماں کی طرف آیا۔

"ماں جان۔"

علیزہ میر کے سینے سے لگی۔ آج علیزہ کو لگا کہ جیسے انہیں دنیا مل گئی ہے۔ امو بھی میر کے پاس آئی۔

"امو جان میری پیاری امو۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے امو کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میری تربیت بہت بہترین کی آپ نے۔ میری خواہش ہے کہ آپ ارش کی تربیت مجھ سے بھی اچھی کریں۔ اس خاندان کی گدی اسی شخص کو ملی گی جو اس کا حقدار ہو گا۔ میری اولاد، سالار اور ارش میں سے مستقبل میں وہی اس گدی کو میرے بعد لے گا جو اس گدی کے قابل خود کو بنائے گا۔"

"آنے والا مستقبل بہت بہتر ہو گا میر۔ تمہاری اولاد بھی تم جیسی ہی ہو گی۔"

علیزہ نے میر کی پیشانی چومی۔

"یار یہ بوڑھوں والا بے ہیومت کیا کریں میرے ساتھ۔ ابھی تو آپ بالکل جوان ہیں ماں۔ میں آپ کی بہو کو دیکھ آؤں ذرا کیا کر رہی ہے بہت تنگ کرتی ہے وہ ماں آپ ذرا رو ب تو ڈالیں اس پر۔"

"بد تمیز میرے اور میری بھتیجی میں لڑائی کا سوچ رہا ہے۔ چلو جائو دیکھو وہ جاگ گئی ہے تو کھانا کھلا دو اسے شام سے سو رہی تھی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ علیزہ وجاہت کے پاس آئی۔

"وجی آج چوہدری حویلی میں سب کو کہنا علیزہ نے اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر ہر اس رسم کو توڑا ہے جس نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے۔"

"آپ بہت بہترین خاتون ہیں علیزہ پھوپھو۔ آپ کی مثال اس بہترین شاخ جیسی ہے جو جہاں بھی نئے پھول کھلاتی ہے وہاں بہار آ جاتی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"ایسی بات نہیں وجاہت۔ آج سے بائیس سال پہلے مجھے میری حویلی سے جب رخصت کیا گیا تھا تو میں نے اس دن دعا کی تھی کہ مجھے اتنی ہمت ملے کہ آنے والی ہر چوہدری خاندان کی لڑکی کو رسموں کی پھینٹ نہ چڑھنے دوں۔ میری خواہش تھی کہ میرے ساتھ جو ہوا وہ مستقبل میں کسی کے ساتھ نہ ہو۔ تمہاری آنے والی بیٹی، ارسلان کی آنے والی بیٹی ہر رسم سے محفوظ رہیں گے۔"

"مجھے آپ کا بھتیجا پونے پر فخر رہے گا۔"

وجاہت نے علیزہ کا ہاتھ چوما۔ نائل اور راحیل شاہ حویلی سے باہر تھے۔ سب اپنے کمروں میں تھے۔ علیزہ وجاہت کے جانے کے بعد اپنے کمرے میں چلی گئی۔ آن جو سو کر جاگی تھی اس کو صبا نے باہر جانے سے منع کیا تھا کہ کوئی آیا ہوا ہے حویلی۔ میرے کمرے میں ہی کھانا لے کر آیا۔

"میرے کب سے منتظر ہوں تمہاری۔ کیا ہو ابابا ہر مجھے باہر جانے کی اجازت کیوں نہیں تھی۔"

"وجاہت لالہ آئے تھے آن۔"

"وجی آیا تھا تم نے مجھے نہیں بتایا۔ ابھی باہر ہی ہے کیا۔"

"نہیں جا چکا ہے۔"

"میرے مجھ سے ملنے کیوں نہیں دیا اسے۔"

"آن آج بڑے شاہ اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ انہوں نے اپنی سزا کا تعین خود کرنا ہے۔ وجاہت نے اور میں نے اپنی اپنی حویلی کی بیٹیوں کو انصاف دلا دیا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"مجھے کیوں نہیں بتایا تم نے میرے میں۔۔۔۔۔"

"میں نہیں چاہتا آپ کسی بات کی پریشانی لیں۔ وجاہت کی طرف جائیں گے ہم مگر پہلے آپ کی گود بھرائی اور میری دستار سازی ہوگی۔ جس دن میری دستار سازی ہوگی اسی دن ارش کا عقیقہ ہے۔ اس کے بعد آپ کہ گود بھرائی کریں گے۔"

"میرے۔۔۔۔۔"

"تم اتنے سکون سے کیسے ہو اتنا سب کچھ ہو گیا آج۔"

"اس دن کا انتظار میں نے سالوں سے کیا ہے۔ مجھے آج ہی تو سکون ملا ہے۔ جو ہوا اسے ایک بھیانک خواب سمجھ کر بھول جائیں ہم تو بہتر ہے۔ آن میں چاہتا ہوں اس حویلی میں رونق ہو ہر طرف۔ ہماری حویلی نے خوشیاں نہیں دیکھی سالوں سے اب میں چاہتا ہوں یہاں خوشیاں دوبارہ سے آئیں۔ آپ سے کیا اپنا وعدہ میں نے پورا کر دیا ہے آن۔ آپ کی بہن کو انصاف ملا ہے آج۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"میرے۔۔۔۔۔"

میر کے ہاتھ سے روٹی کا نوالہ لیتے ہوئے آن نے اسے بہت پیار سے پکارا۔

"تم بہت اچھے ہو۔ میری ہر خوشی پوری کرنے والے۔ میں ہمیشہ تمہارے لیے اپنی آنکھوں میں احترام رکھنا چاہتی ہوں۔ تم عزت کیے جانے کے قابل ہو۔ ایک بیوی کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے عزت۔ محبت تو

Posted on Kitab Nagri

عام زندگی میں کہیں دور جا بستی ہے۔ اس لمحے ایک پرانے گھر میں عورت کو عزت کی چاہ ہوتی ہے۔ سسرال میں بیوی کا ہاتھ پکڑ کر شوہر جب اسے معتبر کرتا ہے تو اس لمحے وہ دنیا کا خوبصورت ترین انسان ہوتا ہے۔"

"میں ہمیشہ سے ماں کے ساتھ ہوئی زیادتیوں کو دیکھتا آیا ہوں۔ بابا ان سے محبت تو کرتے ہیں مگر وہ رشتوں میں فرق کرنا نہیں جان پائے۔ بابا کی بے لوث محبت کے آگے بھی ماں نے سر نہیں جھکایا۔ یہی وجہ تھی کہ ماں کو سب ملاپیار، محبت، عزت مگر بابا نے انہیں سسرال میں ہاتھ پکڑ کر ڈیفنٹ نہیں کیا۔ بے جی کو شروع دن سے اگر وہ روکتے تو میری ماں کو یوں تکلیف نہ ہوتی۔"

"میرا ہمیشہ اپنے بچوں کو عزت کھا سکھائیں کے سب کی۔"

"بلکل۔ آپ کھانا کھائیں پھر واک پر چلیں گے۔"

جاری ہے



آن اور علیزہ دونوں پرانی حویلی میں کھڑی آنے والے مہمانوں کا استقبال کر رہی تھی۔ اموارش کو چپ کروا رہی تھی جو صبح سے رو رہا تھا۔

"کیا ہوا اموچپ نہیں ہو رہا۔"

Posted on Kitab Nagri

"کچھ نہیں ہو اعلیٰزہ بس جگہ بدلی ہے نہ اس لیے رو رہا ہے۔ تم بیٹھ جائو یوں کھڑے رہنا تمہارے لیے ٹھیک نہیں۔"

"جی امو۔ میں تھوڑی دیر بعد اندر ہی جا رہی ہوں۔ سب کا انتظار ہے آجائیں تو پھر۔"

علیٰزہ دروازے پر ہی کھڑی تھی جب چوہدری خاندان آگیا۔ علیٰزہ اپنی دونوں بھائیوں سے ملی۔ مہرماہ اور زہرہ سے مل کر انہیں آن کے پاس جانے کا کہہ کر علیٰزہ مہمانوں میں مصروف ہو گئی۔

"ارے ارے ہماری بہن صاحبہ تو بڑی خوش لگ رہی ہیں۔ آپ نے آپ نے تو موٹے ہونے کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔"

مہرماہ آن سے ملتے ہوئے شرارت سے بولی۔ آن کو امید سے ہوئے سات ماہ ہو گئے تھے۔ اب یہ کافی موٹی ہو گئی تھی۔ بھرے بھرے گالوں کے ساتھ آن بہت کیوٹ لگتی تھی۔

"میں نہ تمہاری شکایت و جی سے کروں گی تم مجھے بہت تنگ کرتی ہو مہرو۔"

"یار آپ تو ناراض ہی ہو جاتی ہیں۔ اتنی کیوٹ تو ہیں آپ۔"

"اپنی اس کی باتوں کو چھوڑیں۔ آپ کی گود بھرائی بھی آج ہے اس کے لیے کوئی تیاری کی۔"

"تیاری کیا کرنی ہے تم لوگ ہو نہ ہلا گلا ہو جائے گا۔"

ملازمہ انہیں بلانے آئی کہ سب عورتیں حویلی کی کھڑکیوں سے نیچے ہونے والی دستار سازی دیکھ رہی ہیں یہ لوگ بھی آئیں۔

Posted on Kitab Nagri

آن کو تھامے مہر اور زہرہ حویلی کی کھڑکیوں کی طرف آئی جہاں پر کھڑکیوں سے نیچے دیکھا جاسکتا تھا۔ آن میر کو لوگوں کے درمیان بیٹھا دیکھ رہی تھی۔ میر کے سر پر سندھی اجرک والی ٹوپی تھی۔ راحیل شاہ اور نائل دونوں نے اسے چادر کندھوں پر پہنائی۔ میر لوگوں کے سامنے کوئی بات کر رہا تھا۔ آن اس کے لیے اوپر کھڑی بھی دعا کر رہی تھی۔ میر نے لوگوں کی طرف سے چہرہ موڑ کر اوپر دیکھا جہاں پر دے کے پیچھے اسے معلوم تھا کہ آن ہے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ علیزہ اور امودونوں بہت خوش تھی۔ میر دستار سازی کے بعد عورتوں کی طرف آیا۔ امو اور علیزہ دونوں نے اسے بہت پیار کیا۔

"امو جان میری بہت خواہش ہے ایک۔"

میر نے امو کے ہاتھ تھام کر انہیں بڑے پیار سے کہا۔

"بولو میر کیا خواہش ہے تمہاری۔"

"شاہ بی بی کے تمام فرائض آپ پورے کریں۔ حویلی کی تمام ذمہ داری آپ لیں۔"

"میں کیسے میر اتنی بڑی ذمہ داری لے سکتی ہوں۔ تمہاری ماں اور بیوی دونوں موجود ہیں"

"میری خواہش ہے یہ امو جان۔ ماں اور آن کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجھے بیٹا بنا کر پالا ہے آپ نے۔ آپ کا

اتنا تو حق بنتا ہے نہ۔"

میر نے بڑے پیار سے امو کو معتبر کر دیا تھا۔

"امو یہ میری اور آن کی بھی خواہش ہے۔ آپ ہماری بات مان لیں۔"

Posted on Kitab Nagri

علیزہ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ان کو حوصلہ دیا۔

"تم بہت اچھے ہو میرا بلکل میرے بیٹے جیسے۔"

امونے میر کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میر کا رخ آن کی طرف تھا جو سب کچھ خاموشی سے ہوتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

"مبارک باد نہیں دیں گی آن۔"

"بہت مبارک ہو میر۔ مجھے بے انتہا خوشی ہے کہ تمہیں آج اتنی بڑی ذمہ داری دی گئی ہے۔ امید ہے اس ذمہ

داری کو بہت اچھے سے نبھائو گے تم۔"

"میں پوری کوشش کروں گا آن۔ آپ تیار نہیں ہوئی یاد ہے نہ آپ کی گود بھرائی ہے۔"

"میر میرا دل نہیں کر رہا۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔ ابھی بھی آپ اتنا تیار نہیں ہوئیں۔ چلیں آپ مہر کے ساتھ جائیں اور کھانا کھائیں۔ تھوڑا

آرام کریں پھر تیار ہونا۔ میں باہر سب کے ساتھ کھانا کھالوں گا۔"

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے۔"

مہر و آگے آئی اور آن کو لے گئی۔ آن کافی دیر تک سوتی رہی۔ شام میں مہر و اور زہرہ اسے تیار کر رہے

تھے۔ سب لوگ جاچکے تھے صرف چوہدری خاندان اور شاہ فیملی تھی پرانی حویلی میں۔ آن کو پھولوں کا زیور

پہنایا تھا مہر و نے۔ پنک رنگ کے خوبصورت جوڑے میں آن بلکل پری لگ رہی تھی۔ آن نے سر پر ڈوپٹا لیا اسی

لمحے میر اندر آہا۔

Posted on Kitab Nagri

"لیں میر سائیں آپ کی بیوی تیار ہیں۔ آپ انہیں لے کر باہر آجائیں سب منتظر ہیں۔"

مہرونے آن کا ہاتھ میر کے ہاتھ میں دیا۔ آن کے چہرے پر ممتا کا گہرا نور تھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ آن۔ آپ کی تصویریں آج کے دن کی سنبھال کر رکھوں گا میں۔"

"میر خبردار تم نے میری اس حالت میں تصویریں بنائی۔ میں کتنی موٹی لگوں گی۔"

"جی نہیں بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ۔ اپنے بچوں کو دیکھاؤں گا آپ کی تصویریں کہ کیسی لگتی تھی آپ جب وہ پیدا ہونے والے تھے۔"

آن نے میر کے سینے پر مکامارا تو پھولوں کی پتیاں نیچے گری۔ میر نے جھک کر یہ پتیاں اٹھائی اور ٹیبل پر رکھی۔

"اتنا غصہ مت کریں آن۔ آپ تو کسی بھی حالت میں اتنی پیاری لگتی ہیں۔ اب تو آپ کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے پھولوں والی پری آگئی ہے ہماری حویلی۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر نے اس کی تھوڑی پکڑ کر اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا۔

"تم مجھے تحفہ دو گے میر۔"

"بلکل لیکن ابھی نہیں۔۔۔۔۔"

"یہ کیا بات ہوئی مجھے سب سے پہلے تم سے تحفہ لینا ہے ورنہ میں باہر نہیں جائوں گی۔"

"اچھا آئیں۔"

Posted on Kitab Nagri

میر آن کو لیئے شیشے کے پاس آیا اور دراز سے پتھروں کا بنا ہوا ایک خوبصورت فریم نکالا۔

"یہ میں نے خود بنایا ہے آپ کے لیئے۔ جب ہمارے بچے پہلی بار ہماری گود میں آئیں گے تو اس لمحے کی وہ تصویر اس فریم میں لگائیں گے۔"

آن فریم کو اٹھا کر دیکھ رہی تھی جو بہت پیارا تھا۔

"بہت شکریہ تمہارا میر اس خوبصورت تحفے کے لیئے۔"

"اچھا نیچے چلیں۔"

میر آن کو نیچے لے کر آیا۔ سب دونوں کا انتظار کر رہے تھے۔ آن کو میر نے صوفے پر بٹھایا۔ سب نے آن کو بہت سارے تحفے دیئے۔ علیزہ نے آن کو اپنے سونے کے کڑے دیئے جو میر کے پیدا ہونے سے پہلے بے جی نے انہیں دیئے تھے۔ امونے آن کو اپنا ہیروں کا ہار دیا۔ نائل شاہ نے آن کے ہاتھ میں ہیرے میں چوڑیاں پہنائی جبکہ راحیل شاہ نے آن کو سیٹ ہی گفٹ کیا تھا۔ وجاہت اور ارسلان دونوں نے اپنی بیویوں کے ساتھ آن کے سونے کے بھاری سیٹ دیئے تھے۔ آن کے ماں باپ اور چچا چچی نے بھی اسے پیش قیمت تحفے دیئے میر آن کے پاس بیٹھا اور اسے کھانا کھلایا۔ یہ دن بہت خوشی سے گزرا۔ اس فنکشن میں بڑے شاہ اور بے جی شامل نہیں تھے۔ بڑے شاہ نے اپنے لیئے یہی سزا منتخب کی کی وہ اپنے خاندان اور اپنی اولاد سے دور چلیں جائیں۔ بڑے شاہ اور بے جی حویلی چھوڑ کر جا چکے تھے۔ شاہ خاندان کا پرانا ایک گھر تھا سکھر میں۔ وہاں شفٹ ہو گئے تھے بڑے شاہ۔ انہوں نے بہت عرصہ شاہ خاندان کی ذمہ داری سنبھالی تھی اب وہ الگ ہو گئے تھے۔ صرف راحیل اور نائل ان سے ملتے جاتے۔ ان کے علاوہ کوئی ان سے رابطہ نہیں رکھتا تھا۔ یہ ان کے لیئے بہت بڑی سزا تھی شاہ

Posted on Kitab Nagri

خاندان سے دوری۔ میر نے اپنی شاہ خاندان کی گدی سنبھال لی تھی اور اب شاہ خاندان میں ہر قانون بدل گیا تھا۔ جس حویلی میں پہلے کبھی خوشیاں آتی تھی اور ادھوری آتی تھی وہ حویلی اب چراغوں سے روشن تھی۔

"میر میں تم سے ایک مطالبہ کرنا چاہتا ہوں۔"

آن کی گود بھرائی پروجاہت کو یہ بات کرنا مناسب لگا۔

"بولیں ادا کیا بات کرنی ہے۔"

"میں چاہتا ہوں کہ یہ جو رسم ہے جس کے تحت چوہدری خاندان کی کوئی لڑکی شاہ خاندان آتی ہے یہ ختم کر دو۔ اس رسم سے بہت سی لڑکیوں کی زندگی تباہ ہوئی ہے۔ ہم یہ بات مانتے ہیں کہ شاہ خاندان کے وارث سے شادی ہونا ہمارے خاندان کی لڑکیوں کے لیے باعث عزت ہے مگر اگر شاہ خاندان کا وارث ہی اسے پسند نہ کرے تو اس عورت کا کیا قصور۔ میں چاہتا ہوں دونوں خاندانوں میں بچوں کی رضامندی سے رشتے ہوں۔"

"آپ نے میرے دل کی بات چھیڑ دی ادا۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ کسی کے ساتھ ظلم نہ ہو۔ آج سے یہ رسم میں ختم کرتا ہوں۔ مگر اگر ہمارے بچے آپس میں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگیں تو پھر ہمیں اعتراض نہیں ہوگا ورنہ جدھر بچے کہیں گے ان کی شادی کریں گے۔"

"مجھے خوشی ہے میرا شاہ کہ تم نے یہ فیصلہ لیا۔"

Posted on Kitab Nagri

"یہ فیصلہ میں نے آن سے شادی والے دن ہی لیا تھا۔ خیر آن سب باتوں کو چھوڑتے ہیں آپ آئیں نہ میں آپ کو اپنی پرانی حویلی دیکھتا ہوں۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted on Kitab Nagri

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

میر مردان خانے میں بیٹھا ہوا تھا جب اس کے پاس گاؤں کے کچھ لوگ آئے۔ ایک بوڑھا کسان تھا جس کے ساتھ گاؤں کے کچھ بااثر لوگ بھی آگئے۔

"کیسے آنا ہوا ۱۱ سلم آج تم لوگوں گا۔"

"شاہ جی یہ فضل ہے نہ جو آپ کے کھیتوں پر کام کرتا ہے اس نے ہم سے اپنی بیٹی کے مطلق بات کی تھی۔ اس وقت اس کی بیٹی 16 سال کی تھی۔ ہم نے اپنے بھائی سے اس کا رشتہ طے کیا تھا۔ اب اس کی دھی 19 سال کی ہو گئی ہے مگر یہ شادی کرنے سے انکار کر رہا ہے۔"

"سائیں جی انہوں نے مجھے یہ رشتہ ماننے پر مجبور کیا تھا۔ میں نے ان لوگوں سے کچھ پیسے ادھار لیا تھے تو بدلے میں جی انہوں نے مجھ سے میری معصوم دھی کو اپنے شادی شدہ بھائی کے واسطے مانگا۔ اس کے دو بچے ہیں جی میں کیسے ایک 50 سال کے آدمی کو اپنی دھی دے دوں۔"

www.kitabnagri.com

"اب بولو سلم کیا یہ سچ ہے۔"

"سائیں جی یہ خود آیا تھا ہمارے پاس۔۔۔۔"

"میں نے تم سے کیا پوچھا ہے فضل نے تم سے پیسے ادھار لیے تھے کیا۔"

"شاہ جی آج سے پانچ سال پہلے لیے تھے۔"

Posted on Kitab Nagri

"تو اس کے بدلے تم نے اس غریب کی بیٹی مانگ لی۔ تم نے کیا سوچا کہ پوچھنے والا کوئی نہیں۔ یہ مت بھولو کہ اس گائوں کہ ہر ایک بیٹی میری عزت ہے۔ تمہیں شرم آنی چاہیے اسلم۔ اپنے گھر بھی بیٹیاں ہیں تمہاری۔ دانیال بات سنو میری۔۔۔"

"جی میر شاہ۔"

"فضل کا سارا قرض ادا کرو۔ اس کی بیٹی کو حویلی امو کے پاس لانا بچی کے ماں کے ساتھ۔ امونچی کے لیے کوئی مناسب رشتہ دیکھ کر اس کی شادی کر دیں گی۔ دانیال دیکھو گائوں کی ہر پریشانی کا علم مجھے ہونا چاہیے۔ جو بات میں جان نہ سکوں مجھے وہ بتایا کرو تم لوگ میرے ساتھ ان لوگوں کو خدمت کے لیے ہو۔"

"جی شاہ سائیں۔"

"فضل سکون سے گھر جاؤ تمہارا قرض میں ادا کر دوں گا ابھی تمہارے سامنے۔ تمہاری بیٹی حویلی سے رخصت ہوگی۔ میرے گائوں کی بچیاں میری ذمہ داری ہیں۔ اسلم آئندہ ایسی کوئی حرکت تمہاری طرف سے ہوئی تو اس گائوں میں تمہاری کوئی جگہ نہیں۔"

www.kitabnagri.com

"جی سائیں۔"

میر کا فون بج رہا تھا۔ دانیال فون لے کر میر کے پاس آیا۔

"شاہ سائیں آفس سے کال ہے کہہ رہے ہیں کوئی مسئلہ آگیا ہے۔"

"بابا کو کہو وہ دیکھ لیں۔ پچھلے ہفتے چکر لگایا تھا میں نے اسلام آباد۔"

"جی شاہ سائیں۔"

میر اپنی جگہ سے اٹھا اور سامنے کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ بچپن سے اب تک اس نے اپنے لوگوں کے ہر مسئلے کو حل کرنے کا سوچا تھا اور آج اس کا یہ خواب پورا بھی ہو گیا تھا۔ ابھی تو بہت سی منزلیں باقی تھیں۔ لوگوں کو تو معلوم بھی نہیں تھا کہ جو beast نامی لڑکا ان کی مدد ہے وہ میر ہی ہے۔ میر کو کیسے سب کے مسائل کا پتا ہوتا ہے۔ یہ میر ہی جانتا تھا کہ دن رات یہ کیسے اپنے ہر ایک آدمی کے ساتھ مل کر اس گاؤں اور اس گاؤں کے مکینوں کے لیے کام کرتا ہے۔

علیزہ آن کو وجاہت کی شادی پر جانے کے لیے شاپنگ دیکھا رہی تھی۔

"کیا فائدہ پھوپھو میں ۱۰ بجوائے کہاں کر پاؤں گی۔ آپ جانتی تو ہیں نہ اس حالت میں میں چل نہیں سکتی۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا تم جانتی ہو ان سب کی بھی مجبوری ہے۔ ارسلان نے باہر جانا ہے پڑھنے کے لیے اور وہ چاہتا ہے کہ ولیمہ جلدی ہو جائے۔ لالہ کہہ رہے تھے جب ایک شادی کر رہے ہیں تو وجاہت کو بھی ساتھ ہی فارغ کر دیں۔"

پھوپھو مجھ سے بیٹھا بھی نہیں جاتا اب۔"

"ہائے پیر تو دیکھ اپنے۔"

علیزہ نے آن کے پیروں کی طرف اشارہ کیا جو کافی سوچے ہوئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"آن پیر لٹکا کر مت بیٹھا کرو۔"

علیزہ نے آن کے پیر اوپر کروائے۔

"پھوپھو میری ذمہ داریاں اتنی بڑھ گئی ہیں اس کے پاس میرے لیے اب وقت بہت کم ہوتا ہے۔"

"ابھی تم عادی نہیں ہو نہ بہت جلدی عادی ہو جائوں گی۔"

"پھوپھو آپ بابا سے راضی ہو جائیں۔ پلیز انہیں معاف کر دیں۔"

"آن میں۔۔۔۔"

"پھوپھو کتنے سال ہو گئے آپ کی شادی کو۔ آپ پلیز بابا کو وہ حقیقی خوشی دیں جس کے وہ منتظر ہیں۔ ان کی

آنکھوں میں ایک ویرانی ہے جو صرف آپ کی معافی سے ہی ختم ہو سکتی ہے۔"

"میں کوشش کروں گی کہ انہیں میری طرف سے کوئی تکلیف نہ ہو۔ دیکھو عمارہ کی آوازیں آرہی ہیں میں ذرا

اسے دیکھ لوں۔"

www.kitabnagri.com

وجاہت اور ارسلان کی مہندی تھی آج۔ زہرہ کی والدہ کی عدت پوری ہو گئی تھی۔ زہرہ اور مہرو کی مہندی اکٹھی

تھی۔ لڑکوں سے الگ انتظام کیا گیا تھا مہندی کا لڑکیوں کے لیے۔ مہرماہ کو ابھی ابھی بیوٹیشن نے تیار کیا

تھا۔ پنک نیلے اور پیلے رنگ کے کمینشن کے لہنگے میں مہرماہ بہت خوبصورت لگ تھی۔ پھولوں کا زیور پہنایا تھا

اسے زینب نے۔ چہرے پر بہت ہلکا سامیک اپ کیا تھا بیوٹیشن نے اس کا۔ زہرہ نے بھی مہر جیسا ہی لہنگا پہنا

Posted on Kitab Nagri

تھا۔ آن ان کے پاس ہی کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ آن نے پیلے رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا۔ آج سب عورتوں نے پھولوں کے ہی زیور پہنے تھے۔ لڑکوں نے سفید رنگ کے کرتوں پر گلے میں پیلے رنگ کے ڈوپٹے پہن رکھے تھے۔

"آپی دیکھیں میں کیسی لگ رہی ہوں۔"

مہر و شازیہ کے آگے آئی اور گھوم کر اسے اپنا لہنگا دکھایا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہے ہماری مہر و۔ آج تمہیں اس بات کا جواب تمہارے شوہر محترم اچھے سے دے سکیں گے۔"

"ان کی تو بات تو مت ہی کریں۔ مجھ سے بات بھی صحیح سے نہیں کرتے۔ میں جہاں ہوں وہاں سب کے سامنے ہی ڈانٹنے لگ جاتے ہیں۔"

"چھوڑ سب کچھ مہر و اب دیکھنا تمہاری حکومت ہوگی تمہارے شوہر پر۔ تم جو کہو گی وہ مانے گا۔ ذرا روپ رکھنا شروع دن سے ہی۔"

www.kitabnagri.com

"کیا باتیں سیکھا رہی ہیں آپ آپا سے۔"

آن نے شازیہ کی بات سن کے اسے تنبیہ کی۔

"تم تو بس ہی کرو تمہارا شوہر تو تمہارے قبضے میں ہی ہے۔ تم ایک آواز دے دو تو سب کچھ چھوڑ کر تمہارے پاس آ جاتا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"بس کریں میری باتیں مانتا ہے نہ میر تو اس کے بدلے میں بھی اس کی ہر بات مانتی ہوں۔ میں اس کی عزت کرتی ہوں بہت تو اس کے بدلے ہی مجھے بھی عزت ملتی ہے۔ یہ میاں بیوی کا رشتہ ایسا ہے نہ کہ اس میں دونوں طرف سے عزت بہت ضروری ہوتی ہے۔"

"تم تو بہت کمال کی باتیں کرنے لگی ہو آن لگتا ہے شاہ جی کے ساتھ کا اثر ہے۔"

شازیہ نے آن کا ناک کھینچا۔

"آپا نہ کریں نہ۔ مجھے تنگ کرنے کے بجائے دلہنوں کو ساتھ لے کر جائیں باہر۔ میں آجائوں گی اموجان کے ساتھ۔"

"اچھا چل ہم چلتے ہیں۔ چلو لڑکیو کھڑی ہو جائو تم دونوں کو باہر لے کر جائیں۔"

شازیہ اور زینب دونوں مہر اور زہرہ کو باہر لے گئی۔ پیلے ڈوپٹے کو بہت ساری لڑکیوں نے تھام رکھا تھا۔ بالکل ایسے ہی دوسری طرف ارسلان اور وجاہت کو باہر لایا گیا۔ وجاہت اور ارسلان کو لوگوں نے مہندی لگانا شروع کی تو ان کا حال ان کے دوستوں نے برا کر دیا۔ دونوں کے دوستوں نے ان کے سر پر انڈے توڑے۔ مہندی کے اختتام پر دونوں وجاہت اور ارسلان کے سر سے تیل اور انڈے تپک رہے تھے۔ لڑکیوں کی طرف ہلاکلا لگایا ہوا تھا گائوں کی لڑکیوں نے۔ زہرہ اور اس کی والدہ کو حویلی میں بہت زیادہ عزت ملی تھی۔ کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ یہ لوگ اس حویلی کے فرد نہیں تھے۔ مہر و کو اس کی دوستیں مہندی لگانے آئی تو اس کا منہ مٹھائی سے بھر دیا۔

"ظالمو آج کے دن تو چھوڑ دو مجھے۔ مجھے کچھ ہوا نہ تم سب کو پکڑ کر ماروں گی میں۔"

Posted on Kitab Nagri

"مہرو آج کی دلہن ہو تم یار کچھ خیال ہی کر لو۔"

"شادی ایک ہی بار ہوتی ہے ماما۔ آج اپنی شادی پر مزے نہ کیئے تو پھر شادی کرنے کا فائدہ۔"

مہرو نے منہ بنا کر کہا تو اس کی بات پر شائستہ بیگم سمیت سب عورتیں ہسنے لگ گئی۔

"پتا نہیں کہاں سے سیکھ کر آتی ہے یہ سب شرارتیں۔"

زینب سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ شائستہ زینب کے پاس آئی۔

"زینب کیوں پریشان ہوتی ہو۔ اپنی بیٹی ہے ہماری یہ جو مرضی کرے ہم تو خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ ہم تو

خوش قسمت ہیں کہ گھر کی رونق گھر کے اندر ہی رہ گئی ہے۔"

"بس آپ اس کی تمام غلطیوں کو معاف کر دی دیجئے گا۔"

"کیسی باتیں کرتی ہو زینب تم۔ اپنی بیٹی کو کون کچھ کہتا ہے۔ تمہاری بیٹی میری بیٹی ہے۔ میرے لیے تو اس سے

بڑھ کر خوشی کی کیا بات ہوگی کہ میرے دیور کی بیٹی میری بہو ہے۔"

www.kitabnagri.com

"بھابھی آپ بہت اچھی ہیں۔"

"چل چھوڑ ان باتوں کو۔ دیکھ کھانا لگایا نہیں۔ مہمان کب سے منتظر ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

شائستہ اور زینب دونوں کھانے کا کہنے کے لیے چلی گئی۔ کھانے کے بعد لڑکیوں کو حویلی کے اندر لے جایا گیا۔ زہرہ اور مہر و کو ان کے کمرے میں چھوڑ کر آن اپنے کمرے کی طرف چلی گئی جہاں میر تھوڑی دیر کے لیے آیا ہوا تھا۔

"آگئی ہیں آپ کب سے انتظار کر رہا ہوں۔ کھانا کھا لیا ہے آپ نے۔"

میر نے آن کو بیڈ پر بٹھایا۔

"کھا لیا تھا میر میں نے کھانا۔ مجھے اماں نے پہلے ہی کھانا کھلا دیا تھا۔"

"زیادہ تھک تو نہیں گئی آپ۔"

"میں بیٹھی ہی رہی ہوں سارے فنکشن میں۔ میر تم کہاں جا رہے ہو۔"

"سارے لڑکے باہر جمع ہوئے ہیں۔ بہت عرصہ ہو گیا ہے مجھے یوں سب کے ساتھ بیٹھے ہوئے۔"

"چلو پھر تم جاؤ۔"

www.kitabnagri.com

"اپنا خیال رکھنا۔ آن میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میر شازیہ آپا سے کہہ جائے گا میرے پاس رک جائیں تمہارے آنے تک۔"

"ٹھیک ہے میں کہہ جاتا ہوں۔"

میر باہر کی طرف بڑھا اور شازیہ کو آن کے پاس بھیج دیا۔

Posted on Kitab Nagri

مہر اپنے کمرے میں اپنی پھولوں کی جیولری اتار رہی تھی جب دروازہ کھول کر وجاہت اندر آیا۔

"یار ابھی مت اتارو سب مجھے دیکھنے تو دو کیسی لگ رہی ہو۔"

"شاہ یہاں کیا کر رہے ہیں کسی نے دیکھ لیا تو بہت مذاق اڑائیں گے۔"

"سب کی پریشانی چھوڑو میں دادی اور اماں کو پتا کر آیا ہوں۔"

وجاہت کے ہاتھ میں ابٹن اٹھایا ہوا تھا۔

"وجاہت خبردار آپ نے یہ میرے چہرے پر لگایا۔ مایوں پر ہی میرا بہت برا حال کیا تھا سب نے مل کر۔"

"کیوں مایوں بھی تم نے مجھ سے ابٹن نہیں لگا دیا تھا آج تو تم نہیں بچ پائوں گی۔"

وجاہت نے ابٹن ہاتھ میں بھرا اور مہر کے منہ پر لگا دیا۔

"میں آپ کو اس بات کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی وجاہت۔"

"نہ کرو مجھے کیا میرا کام تو بس تمہیں کل کے لیے تیار کرنا ہے۔ اب دیکھنا کل تم آج سے بھی زیادہ اچھی لگ رہی ہو گی۔"

"جی نہیں آپ بس ہی کر دیں۔ مجھے پیلا کر دیا ہے پورا۔"

"اچھا ان سب چیزوں کو چھوڑا بتاؤ مزہ آئے آج۔"

"بلکل بھی نہیں مجھے کسی نے اپنی شادی نہ خواہی ہی نہیں کرنے دی۔"

Posted on Kitab Nagri

"چلو کوئی بات نہیں تم اپنی زندگی کھل کر جینا۔"

وجاہت نے مہر و کا ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگایا۔

"اچھا آپ جائیں اب میں نے سونا ہے مجھے نیند آرہی ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں اپنا خیال رکھنا۔"

وجاہت کمرے سے باہر چلا گیا۔ مہر و اپنے چہرے سے ابٹن اتار رہی تھی۔

کچھ دیر پہلے ہی مہر و کو آن اور شنازیہ وجاہت کے کمرے میں بٹھا کر گئی تھی۔

مہر و پھولوں سے سجے کمرے میں بیٹھی آنے والے وقت کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ مہر و کو دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ وجاہت اندر آیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیسی ہو مہر و کیسا لگ رہا ہے آج اس کمرے میں آکر۔"

"میں کیسے بتا سکتی ہوں۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ کا کمرہ اور آپ میرے لیے منتظر ہیں تو دیکھیں آپ کا انتظار ختم ہو گیا ہے میں آگئی ہوں آپ کے کمرے میں۔"

"تم نے میرے ہی کمرے میں آنا تھا۔ میں نے تمہیں جب پہلی بار دیکھا تھا تو اسی دن پسند کر لیا تھا۔ میری بہت خواہش تھی کہ یہ لڑکی میرے گھر آئے اور میرے گھر میں رونق ہو۔"

Posted on Kitab Nagri

وجاہت نے مہر و کا ہاتھ تھام کولہوں سے لگاتے ہوئے بہت پیار سے اسے کہا۔

"مجھے شروع آپ سے چڑھ ہی تھی شاید آپ کی مونچھوں اور آپ کے حاکمانہ انداز سے۔"

"یار میری مونچھوں پر اعتراض مت کیا کرو۔ میرا خیال ہے اب تمہیں انہیں کے ساتھ مجھے قبول کرنا ہو گا۔"

وجاہت نے آگے بڑھ کر اپنی ڈاڑھی مہر و کے گال پر رگڑی۔

"نہ کریں نہ وجاہت مجھے چبھن ہو رہی ہے۔"

"ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں اور یہ حال ہے۔"

وجاہت نے مہر و کا سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔ مہر و نے نظریں نیچے کر لی۔

"اچھا اپنی منہ دیکھائی نہیں دیکھو گی۔"

وجاہت نے اپنی جیب سے ایک خوبصورت انگھوٹی نکال کر مہر و کو پہنائی۔

www.kitabnagri.com

"پسند آئی۔"

"بہت۔"

"وعدہ کرو مجھ سے مہر و تم ہمیشہ میرا ساتھ دو گی۔ ہمارے والدین نے زندگی میں بہت ساری مشکلات دیکھی ہیں

۔ اب اس حویلی کا وقت ہے کہ یہ خوشیاں دیکھے۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں وعدہ نہیں کروں گی کیوں کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا مگر میں اتنا لازمی کہوں گی کہ جہاں تک ہو پائے گا میں آپ کا ساتھ دوں گی۔ آپ بھی میرا ساتھ دیں گے اور باہر کی کسی لڑکی کی طرف نہیں دیکھیں گے۔"

"جس کی اتنی پیاری بیوی ہو وہ کسی کی طرف دیکھ سکتا ہے۔"

وجاہت نے اپنے ہونٹوں کا لمس مہر کے چہرے پر چھوڑا۔

"آؤ مہر وہم زندگی کہ ایک نئی شروعات کریں۔ زندگی میں ہم ایک دوسرے پر اعتبار کریں، ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔"

وجاہت نے مہر سے اس کا ہاتھ مانگا۔ مہر نے اپنا نازک ہاتھ وجاہت کے ہاتھ میں دے دیا۔

ارسلان اپنے کمرے میں آیا تو زہرہ اس کی منتظر تھی۔ زہرہ نے ڈیپ ریڈ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔ ارسلان زہرہ کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

www.kitabnagri.com

"زہرہ تم ٹھیک ہونہ۔"

"جی ارسلان میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"امید ہے تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہو اب تک اس حویلی میں۔"

Posted on Kitab Nagri

"نہیں ارسلان میں بہت خوش ہو۔ آپ اور آپ کے گھر والے بہت اچھے لوگ ہیں۔ میں جتنا سب کا شکریہ ادا کروں کم ہے۔"

"اپنوں سے کیسی باتیں نہیں کرتے زہرہ۔ ہم نے جو کیا وہ ہمارا فرض تھا۔ میری بس اتنی سی خواہش ہے کہ زندگی میں کوئی تکلیف تمہیں نہ ہونے دوں۔"

"آپ نے مجھے کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی مجھے اسی بات کی خوشی ہے ارسلان کہ میری زندگی میں آپ جیسا ہم سفر لکھا تھا۔"

"میری پوری کوشش ہوگی زہرہ کہ آپ کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو۔ میں اصولوں پر یقین رکھنے والا انسان ہوں۔ مگر رشتوں کے آگے اصول اہمیت نہیں رکھتے۔"

"ارسلان بس مجھے کبھی میری یتیمی کا طعنہ مت دینا کبھی آپ۔ جن کے باپ نہیں ہوتے وہ بچے بہت کمزور ہوتے ہیں۔ دنیا والے نجانے کیوں نہیں سمجھتے۔ کسی یتیم لڑکی کو دیکھ لیا تو بس لوگوں کے دماغ میں خیال آتا ہے کہ ساری زندگی اس کو اپنا غلام بنا کر رکھیں گے۔ جتنا بھی ظلم کر لیں یہ کچھ نہیں کہے گی کیونکہ وہ یتیم جو ٹھہری۔"

"زہرہ انسانیت کے درجے سے گرے ہوئے لوگ ہوتے ہیں وہ جو کسی کی بیٹی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ جو مرد اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھاتے ہیں نجانے یہ کیوں نہیں سوچتے وہ کہ جس بیٹی کس وہ بڑے شوق سے پال رہے ہیں کل اس کے ساتھ جب کوئی ایسا کرے گا تو کیسا لگے گا انہیں۔ جو چیز لوگ اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتے

Posted on Kitab Nagri

ہیں نجانے دوسروں کی بیٹیوں کے لیے کیوں نہیں کرتے۔ ایسے لوگ اپنی گھٹیا تربیت دیکھاتے ہیں۔ دولت کے نقاب جتنے مرضی چڑھالے انسان مگر فطرت بدل نہیں سکتا۔"

"ارسلان آپ کو معلوم ہے جب کوئی بیٹی اکیلی ہو جاتی ہے اس کے باپ کا سایہ اس کے سر سے اٹھ جاتا ہے تو لوگ اسے ایک خالی گھر سمجھنے لگ جاتے ہیں جہاں اگر پتھر ماریں گے تو کوئی اثر نہیں ہو گا۔"

ارسلان نے آگے بڑھ کر زہرہ کو سینے سے لگایا۔

"ہر انسان کی اپنی سوچ ہوتی ہے۔ کچھ لوگ اخلاقیات کے دائرے سے ہی گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ میں آپ کو کبھی ایسی تکلیف نہیں دوں گا زہرہ۔"

"آپ ہمیشہ میرا مان رکھیے گا ارسلان۔"

"میں ہمیشہ تمہارا سا بن کر رہوں گا۔ کبھی دھوپ نہیں لگنے دوں گا تمہیں۔"

ارسلان نے زہرہ کی پیشانی چومی اور ان کی نئی زندگی کا آغاز ہوا۔

www.kitabnagri.com

آن کو صبح سے ہی درد تھا۔ علیزہ کو آن نے جب بتایا تو علیزہ نے فوراً سے اموسے کہا کہ آن کو ہسپتال لے کر جانا ہے۔ آن میرا انتظار کر رہی تھی جو ماں کے فون کرنے پر فوراً ہی آگیا۔

"آن آپ ٹھیک تو ہیں نہ۔"

Posted on Kitab Nagri

آن کا ہاتھ تھام کر میر نے اس سے پوچھا۔

"میر مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے میرے ساتھ ہی رہو تم۔"

آن نے میر کا ہاتھ تھاما۔

"میں ساتھ ہی ہوں آپ کے آن۔"

آن کو ہسپتال لایا گیا۔ آن کو میر بہت حوصلہ دے رہا تھا۔ آن کو لیبر روم میں لے جایا گیا۔ سب بہت زیادہ پریشان تھے اور آن کے لیے دعا کر رہے تھے۔ آخر کار ڈاکٹر باہر آئی اور میر کو بلایا۔

"مبارک ہو شاہ جی آپ کے ہاں جڑواں بیٹوں کی پیدائش ہوئی ہے۔"

"میری بیوی وہ کیسی ہیں۔"

"بلکل ٹھیک ہیں وہ ابھی کچھ دیر میں ہم انہیں روم میں شفٹ کریں گے تو آپ ان سے مل لیجئے گا۔"

"مبارک ہو میرے بیٹے آج تمہیں بہت بڑا تحفہ ملا ہے۔"

نائل نے میر کو گلے لگا کر مبارک باد دی۔ پورے ہسپتال میں مٹھایاں بانٹی گئی۔ میر کو جیسے ہی ڈاکٹر نے کہا کہ آن سے مل سکتے ہیں یہ فوراً ہی آن کے پاس گیا۔

"آن میری شہزادی۔"

Posted on Kitab Nagri

میر نے آن کے سر پر بوسہ دیا۔

"بہت مبارک ہو آن ہمارے بیٹے پیدا ہوئے ہیں۔"

"تم نے دیکھا انہیں میر۔" آن اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔

"ابھی انہیں ڈاکٹر نرسری میں لے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد واپس کریں گے۔ آپ کو درد ہو رہا ہے بہت زیادہ۔"

آن نے میر کی بات پر سر ہلایا۔ نرس انجکشن لائی اور آن کو لگایا۔

"سر آپ تھوڑی دیر کے لیے باہر چلیں پیشنٹ کا چیک اپ کرنا ہے ڈاکٹر نے۔"

"ٹھیک ہے آپ دیکھیں میں باہر ہی ہوں۔"

میر باہر چلا گیا۔ علیزہ کو ڈاکٹر نے آن کا ایک بیٹا دیا۔ یہ بالکل میر کی کاپی تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ بنا بنایا میر ہے۔

"میر ذرا اس کو گود میں تولو۔"

www.kitabnagri.com

علیزہ نے میر کے آگے اس کا بیٹا گیا جسے میر نے ڈرتے ہوئے اٹھایا۔

"بہت چھوٹا سا ہے یہ تو۔ ماں دیکھیں ہنسنے لگ گیا ہے میں نے اسے اٹھایا ہے تو۔"

"بیٹا ہے نہ تمہارا اس لیے۔"

"میر ادوسرا بیٹا وہ کیسا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"ابھی نرس دے گی تو دیکھ لینا۔ بہت پیارے بچے ہیں بلکل تمہاری طرح۔"

"یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہے ماں۔ آپ کو معلوم ہے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اپنی زندگی میں اتنا خوشگوار دن دیکھوں گا۔ آج مجھے لگ رہا ہے کہ دنیا کی تمام نعمتیں میرے پاس آگئی ہیں۔ اولاد سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔"

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم بیٹا اولاد سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ تم نے اب اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کرنی ہے۔ انہیں وہ سب کچھ سیکھانا ہے جو تم نے زندگی میں سیکھا ہے۔ اچھے کام کریں گے تو مستقبل میں تمہارا نام بنے گا۔"

"میں انہیں سب سے پہلے ایک اچھا انسان بناؤں گا پھر یہ خود جان جائیں گے کہ زندگی کیسی ہے۔ آپ جانتی ہیں میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ آن اور میں اتنے دور اتنی بڑی منزل تہ کر کے آجائیں گے۔ آن نے مجھے مکمل کر دیا ہے۔ آن میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہیں۔"

"جاؤ اندر آن کے پاس۔ ڈاکٹر آگئی ہے باہر۔ چیک اپ ہو گیا ہے اس کا۔ بلکل ٹھیک ہے وہ۔ سو جائے گی تھوڑی دیر میں۔ بچے دکھا دو آن کو۔"

علیزہ کے کہنے پر میرے بچے کو لے کر آن کے پاس چلا گیا۔ جبکہ علیزہ خود بیچ پر بیٹھ گئی۔ ان کے ساتھ ہی نائل آکر بیٹھ گئے۔

Posted on Kitab Nagri

”علیزہ آج اتنے سالوں بعد کیا آپ مجھے معاف نہیں کریں گی۔ آج تو آپ کے یہاں پوتے پیدا ہوئے ہیں انہیں کی خوشی میں مجھے معاف کر دیں۔ میں نے بہت سال آپ کی بے رخی برداشت کی ہے مگر اب برداشت نہیں کر سکتا پلیز علیزہ مجھے معاف کر دیں۔“

”میں تو آپ کو کب کا معاف کر چکی ہوں نائل۔ شاید جب ہمارا بیٹا پیدا ہوا تھا میر۔ مگر کچھ ایسے لمحے ہوتے ہیں جنہیں انسان زندگی میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ لوگ سمجھتے ہیں تکلیف دے کر ایک مرتبہ معافی مانگ لیں تو معافی مل جائے گی۔ شاید ہم معاف بھی کر دیتے ہیں مگر زخم تو وہیں رہتا ہے نہ۔“

”میں جانتا ہوں کہ ہماری شادی عجیب طریقے سے ہوئی تھی۔ علیزہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ مستقبل میں آپ کو ہر خوشی دینے کی کوشش کروں گا جو آپ کو شاید میں نہیں دے پایا۔ میں نے آپ کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے اپنے خاندان کے پیچھے، اپنی روایات کے پیچھے۔ مگر میں نہیں چاہوں گا کہ مستقبل میں میرے خاندان کا کوئی بیٹا اپنی بیوی کے ساتھ زیادتی کر جائے۔“

”ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ مستقبل میں آنے والی بچے میرے میر کے ہوں گے مجھے پوری امید ہے کہ میران کی بہت اچھی تربیت کرے گا۔ میں یہی امید کرتی ہوں کہ ہم اپنے بیٹے سالار اور بیٹی عمارہ کو محسوس نہیں ہونے دیں گے جو ہم نے میر کو انجانے میں تکلیف دی ہے۔“

”بہت شکریہ آپ کا علیزہ آج آپ نے میرے دل کا بہت بڑا بوجھ اتار دیا ہے۔“

Posted on Kitab Nagri

"جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ تو ہونا ہی ہوتا ہے نہ ناکل۔ بس ہمیں اچھے طریقے سے اپنی قسمت کے فیصلے کو قبول کرنا چاہئے۔ یاد رکھیں برائی اچھائی کا لبادہ اوڑھ کر آئے بھی تو وہ برائی ہی رہتی ہے کبھی اچھائی نہیں بنتی۔ ہم یہ کہہ دیں گے اچھائی کے لیے ہم نے برائی کر دی تو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔"

"آپ ٹھیک کہتی ہیں لیزے سے ہماری آنے والی نسل بہت اچھی ہوگی مجھے پوری امید ہے۔"

علیزہ نرس کے بلانے پر اپنے دوسرے پوتے کو لینے چلی گئی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Digest

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔
دس سال بعد

مہروپوری حویلی میں اپنے شرارتی بیٹے کو ڈھونڈ رہی تھی جو اس کی پکڑ میں نہیں آ رہا تھا۔ چودھری حویلی کالا ڈلا بیٹا اس وقت اپنی ماں کو پوری حویلی کے چکر لگوا رہا تھا۔

”بڑی ماں اپنے پوتے ڈھونڈیں۔ جب بھی میں کھانے کے لیے کچھ لیکر آؤں تو آپ کا پوتا فوراً بھاگ جاتا ہے۔ اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں اس کے پیچھے بھاگوں یقین کریں میرا دس کلو وزن کم ہو گیا ہے بھاگ بھاگ کر اس کے پیچھے۔“

”کھیل رہا ہو گا کہیں۔“

”بڑی ماں آپ نہیں جانتی اس کی بہن تو مجھے بالکل تنگ نہیں کرتی مگر اس نے میری زندگی عذاب کر رہی ہے۔ آنے دیں آج وجاہت کو کہوں گی جہاں دل کرتا ہے لے جائیں اسے۔“

Posted on Kitab Nagri

”ارے بیٹا بچوں کے بارے میں ایسے نہیں کہتے۔ ماشاء اللہ سے تین بچے ہیں تمہارے سنبھالا ناسیکھ جاؤ اب۔ تم دیکھو کتنے بڑے ہو گئے ہیں اب شور تو کریں گے نہ۔ بچے ہیں۔ یہ شرارتیں نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔“

”بھابی اس سے زیادہ کوئی شرارتی تھا بچپن میں۔ پوچھیں تو سہی ذرا ارسلان کو ہر وقت تنگ کرتی رہتی تھی مجھے آج بھی یاد ہے کبھی اس کی گاڑی لے کر بھاگ جایا کرتی تھی کبھی اس کے کندھے پر چڑھ جاتی تھی ایسے ہی اس کا بیٹا بھی کرتا ہے۔“

آپ کے جوتے بھی تو بہت کھانے کو ملے تھے نا پھر ماما۔ آپ نہیں جانتی آپ کا نواسہ بہت بڑی چیز ہے۔ آپ نے جانا ہی کہاں ہے اسے۔ آنے دے ذرا ارسلان بھائی کو کہوں گی اسے اپنے ساتھ ہی لے جائیں مجھے نہیں چاہیے۔“

”کس کو نہیں چاہئے ہمارا بیٹا۔“

”آگئے ہیں نہ آپ اب دیکھ لیں اپنے بیٹے کو۔ غنی باہر آجاؤ بابا آگئے ہیں۔“

غنی گھر کے کسی کونے سے شور مچاتا ہوا نکلا اور آتے ہی باپ کی ٹانگوں سے چپک گیا۔

”کیا حال ہے میرے شیر جوان کا۔“

”بابا ماما نے مارا۔“

چار سالہ غنی نے اپنا چہرہ آگے کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"چھوٹے ٹھہرو ذرا تم۔ شرم نہیں آتی۔"

مہرو غنی کو پکڑنے آگے آئی۔

"مہرو کنٹرول یار بیٹا ہے ہمارا۔"

"بہت اچھا لگتا ہے نہ آپ کو اپنا بیٹا تو سنبھالیں اسے خود۔ میں جا رہی ہوں اب نہ آئے میرے پاس واپس یہ۔"

مہرو ناراض ہو کر کمرے میں چلی گئی۔

"یار کیا کرتے ہو ماما کو ناراض کر دیا نہ۔ اماں آپ پکڑیں اسے آتا ہوں میں۔"

وجاہت غنی کو اس کی دادی کے حوالے کر کے مہرو کو منانے کمرے میں آیا۔ آگے اس کی بڑی بیٹی شیزہ کھڑی ہوئی تھی۔

"باباجان۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شیزہ نے باپ کو بڑھ کر سلام کیا۔

"کیسا ہے میرا بچہ۔"

"میں ٹھیک ہوں بابا لیکن ماما ٹھیک نہیں۔ غنی بہت تنگ کرتا ہے ماما کو۔"

"میں آپکی ماما کو دیکھتا ہوں۔ آپ جائو غنی کی پٹائی کرو ذرا۔ داور کہاں ہے۔"

"وہ سو رہا ہے بابا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ماما بے اسے سلا یا تھا۔"

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے آپ نیچے جائو آتا ہوں میں۔"

وجاہت نے اپنی آٹھ سالہ بیٹی کو پیار کیا اور نیچے سب کے پاس بھیجا۔ داور اس کا ایک سالہ بیٹا اپنے بے بی کاٹ میں سویا ہوا تھا۔ وجاہت نے جھک کر اسے پیار کیا۔ یہ ہو بہو مہرو کی کاپی تھا اسی لیے مہرو کالا ڈلہ تھا۔ مہرو واش روم سے نکلی۔

"اب سارا پیار اپنی اولاد کے لیے ہی تو رہ گیا ہے۔ میں کہاں یاد رہوں گی آپ کو۔"

"ارے میری جان یہ سب بعد میں آتے ہیں بھلا تمہاری جگہ میری زندگی میں کوئی لے سکتا ہے۔ یہاں آؤ میرے پاس۔"

وجاہت نے مہرو کو اپنے پاس بلایا اور اپنے سینے سے لگایا۔

"بہت تھک گئی ہو۔"

"بہت زیادہ غنی بہت تنگ کرتا ہے۔ آپ کو بتا ہے ہر وقت اسے وہی کام کرنے ہوتے ہیں جن سے میں اسے منع کرتی ہوں۔"

"چھوٹا ہے نہ ابھی جلدی ہی سیکھ جائے گا۔ میری جان تو آج بہت پیاری لگ رہی ہے کہیں جانے کا اردا ہے۔"

"جی ہاں گائوں میں جو کالج بنوایا ہے نہ وہاں آج ایک چکر لگانا تھا۔ آپ جانتے تو ہیں نہ کہ جب تک سب کچھ خود نہ دیکھو سب خراب ہی رہتا ہے۔"

یہ لوگ بات ہی کر رہے تھے کہ غنی موبائل لیے آگیا۔

Posted on Kitab Nagri

"مامامو کی کال۔"

ارسلان نے ویڈیو کال کی تھی۔

"بھیا کیسے ہیں آپ۔"

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو میری گڑیا۔ ماما بتا رہی ہیں تمہارے ہونہار سپوت نے تمہیں بہت تنگ کر رکھا ہے۔ ایسا کرو اسے یہاں میرے پاس بھیج دو ہم بڑے اچھے سے رکھیں گے اسے۔"

اسلام آباد میں زہرہ اور اس کی والدہ کے ساتھ ارسلان شفٹ ہو گیا تھا۔ ارسلان کی جاب ایسی تھی کہ اسے گائوں کے بجائے شہر رہنا پڑتا۔ شوروم کو چلانے کے لیے شہر آنے جانے کی ضرورت پڑتی اس لیے یہ شہر ہی شفٹ ہو گیا۔

"غنی کو آپ ہی لے جائیں بھیا۔ ویسے بھی آپ کے بہت قریب ہے یہ۔ نور کیسی ہے اور آیت۔"

"دونوں ٹھیک ہیں اور اس ویک اینڈ پر آرہے ہیں ہم۔ پھوپھو کی طرف چلیں گے۔"

www.kitabnagri.com

"ہاں جانا تو ہے۔ ہم چلیں گے آپ آجائیں پھر اکٹھے ہی چلیں گے۔"

وجاہت ارسلان اور مہرو کو باتیں کرتا دیکھ خود چینج کرنے چلا گیا کیوں کہ وہ جانتا تھا اب یہ بہن بھائی دیر تک باتیں کرتے رہیں گے۔ دادی صاحب کو گزرے پانچ سال بیت گئے تھے۔ شہیر زیادہ تر گائوں کے مسئلے میں مصروف رہتے تھے جمیل کے ساتھ جبکہ وجاہت زمینیں دیکھتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

شاہ حویلی میں بہت رونق تھی۔ فاطمہ اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی اپنے کھلونوں سے کھیل رہی تھی۔ ان کے ساتھ ہی امو صوفے پر بیٹھے ان دونوں کو کھیلتے دیکھ رہی تھی۔ عمارہ اور سالار دونوں ابھی سکول سے آئے تھے جنہیں علیزہ نے کمروں میں بھیجا کہ چیچ کر کے آئیں۔ ان کے ساتھ ہی عیسیٰ اور موسیٰ بھی سکول سے واپس آئے تھے۔ عیسیٰ اور موسیٰ دونوں آن اور میر کے بڑے بیٹے تھے۔ پھر ان کی بیٹی فاطمہ شاہ اور آخر میں عائشہ شاہ تھی جو ایک سال کی تھی۔ ارش واپس نہیں آیا تھا۔

"سالار پتر ارش کہاں ہے۔"

"امو جان وہ رستے میں دانیال چچا مل گئے تو ان کے ساتھ ہی زمینوں پر چلا گیا۔ تایا بھی وہاں ہی ہیں۔"

"یہ لڑکا ایک جگہ نہیں رہتا۔ اب کھانا بھی نہیں کھایا ہو گا اس نے۔ صبح بھی پیچھے نہ بھاگو تب تک ارش نے ناشتے کو ہاتھ نہیں لگانا ہوتا۔"

علیزہ عمارہ اور سالار کو ٹیبل پر لے کر گئی۔

"امو آپ کو بتا تو ہے اپنی مرضی کا مالک ہے۔ ٹھیک ہو جائے گا ابھی 14 سال کا تو ہے۔"

"علیزہ ہر وقت مجھے اس کی فکر رہتی ہے۔ ماں ہوں نہ۔"

"آتا ہی ہو گا وہ امو۔"

آن اپنے بیٹوں کو کھانا کھلا رہی تھی۔ سالوں بیت گئے تھے اس حویلی میں اسے۔ آج بھی یہ ویسی ہی خوبصورت تھی جیسی اس حویلی میں آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ارش زمینوں پر اکیلا بیٹھا ہوا تھا جب میرا اس کے پاس آیا۔

"کیا ہو گیا اور بیٹیاؤں کیوں بیٹھے ہو۔"

"ادد ایک بات تو بتائیں۔"

"بولو کیا پوچھنا ہے تمہیں۔"

"امو میری حقیقی والدہ نہیں ہیں کیا۔"

"تمہیں کس نے کہا۔"

"مجھے معلوم ہوا ہے۔ بتائیں نہ ادا میری ماں کون تھی۔"

"ارش حقیقت بہت تلخ ہوتی ہے۔ امو تمہاری سوتیلی والدہ ہیں مگر انہوں نے ہمیشہ تمہیں ماں سے بڑھ کر پیار دیا

ہے۔ کسی چیز کی کمی تمہیں آج تک نہیں دی۔ اگر تم اپنی والدہ کے بارے میں جاننا چاہتے ہو تمہارا حق ہے۔ میں

تمہیں ان کی قبر پر لے جاؤں گا۔ مگر ایک بات یاد رکھو امو کا مقام ہمیشہ وہی رہے گا جواب ہے۔ وہ تمہاری ماں

www.kitabnagri.com

ہیں انہوں نے تمہیں پالا ہے۔"

"میں جانتا ہوں ادا امو ہی میری ماں ہیں۔ میں اپنی حقیقی والدہ کی قبر پر ایک بار جانا چاہتا ہوں۔"

"میں لے جاؤں گا تمہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

ارش کو میر نے حویلی واپس بھیجا۔ راحیل اور اموسا ساتھ رہے تھے مگر فاصلے آج بھی ان میں قائم تھے۔ بڑے شاہ اور بے جی تین سال پہلے اس دنیا سے چلے گئے۔ شاہ حویلی میں اب راحیل شاہ بڑے تھے۔ ارش بہت سنجیدہ بچا تھا۔ اسے سب نے بے تحاشا پیار دیا اور اموسا کی تو یہ جان تھا۔

میر حویلی آیا اور اپنے بچوں سے ملا۔ آن کو تلاش کرتے ہوئے یہ اپنی بیٹیوں کے کمرے میں آیا جہنیں آن سلا چکی تھی۔

"آن چھوٹی کو تو نہ سلاتی۔ میرے ساتھ کھیلنا تھا اس نے۔"

"شاہ صاحب تنگ کرتی ہے رات میں پھر یہ بہت۔ آپ صبح کھیل لیجئے گا۔ کمرے میں جائیں میں کھانا لاتی ہوں۔"

"یار بات تو سنیں۔"

"میر۔۔۔"

میر نے آن کو ڈوپٹا پکڑا تو آن نے اسے آنکھیں دیکھائیں۔

"یار میں باہر سے آؤں تو آپ بات ہی نہیں کرتی کوئی نارضگی چل رہی ہے کیا۔"

"جی نہیں میں دن میں اتنا مصروف رہتی ہوں کہ وقت ہی نہیں ملتا۔ خیر روم میں جائیں آتی ہوں میں۔"

میر نے آن کو بازو سے تھام رکھا تھا جب ان کی چھوٹی بیٹی کے رونے کی آوازیں آنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"جائیں میر صاحب سنبھالیں اسے آتی ہوں کھانا لے کر میں۔"
آن میر کو اشارہ کرتی باہر چلی گئی جبکہ میر ہنستا ہوا اپنی بیٹی کی طرف آگیا۔

The End

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

samiyach02@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)